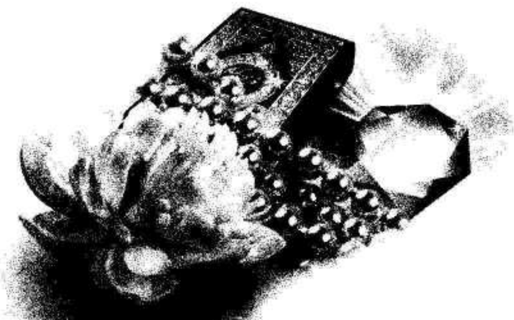
خَيْرُ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ



# دنیا کی سب سے خوش نصیب عورت

دُنیا کی سب سے خوش نصیب محبوب و محترم اور آئیڈیل مومنہ عورت کیسے بنا جاسکتا ہے؟

اعداد و اضافہ محمد طاہر نقاش تحقیق و تخریج نصیر احمد کاشف



# دنیا کی سب سے خوش نصیب عورت

DARULIBLAGH

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ



# دُنیا کی سب سے خوش نصیب عورت


تالیف: ........................ ڈاکٹر عائض القرنی

اُردو قالب: ........................ محمود عالم

اعداد واضافہ: ........................ محمد طاہر نقاش

تحقیق وتخریج: ........................ نصیر احمد کاشف

اشاعت اول: ........................ جولائی 2013ء

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

- لاہور۔ دارالاندلس 37230549 ۔ دارالسلام شوروم 37232400 ۔ مکتبہ قدوسیہ 37230585 ۔ مکتبہ سلفیہ 37237184 ۔ کتاب سرائے 37320318 ۔ اسلامی اکیڈمی 37357587 ۔ نعمانی کتب خانہ 37321865 ۔ مکتبہ رحمانیہ 37224228 ۔ مکتبہ دارالھدیٰ 37639557 ۔ البلاغ 35717842 ۔ البلاغ (جیل روڈ 042-35717842 گلبرگ 042-35717842 ماڈل ٹاؤن 042-35942233 )
- راولپنڈی۔ تجلیات طیبہ کشمیری بازار۔ 5535168 ۔ دارالفکر اسلامی 0321-5216287 ۔ مکتبہ عائشہ 051-5551014, 0321-5075075 ۔
- اسلام آباد۔ المسعود اسلامک بکس 2261356 ۔ البلاغ 2281420 ۔ دارالسلام شوروم 0321-5370378 ۔ الھدیٰ انٹرنیشنل 051-4434615, 0321-8014008 ۔
- کراچی۔ فضلی سنز 32212991 ۔ مکتبہ دارالقرآن، 021-32211998 علمی کتب خانہ اردو بازار 32628939 ۔
- فیصل آباد۔ مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار، 631204 ۔ مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار 0300-6628021,041-2629292
- پشاور۔ معراج کتب خانہ 214720 ۔ حیدرآباد۔ مکتبہ دعوت السلفیہ 0333-2607264 واہ کینٹ البلاغ 051-4541148
- سیالکوٹ۔ مکتبہ رحمانیہ، ناصر روڈ سیالکوٹ 052-4591911 مکتبہ الاذان 0332-8787866

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

0300-4453358, 042-37361428


ضروری نوٹ: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور انسانی بساط وطاقت کے مطابق ہم نے اس کتاب کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ خاص طور پر عربی عبارات میں تصحیح اغلاط میں پوری طرح احتیاط کی ہے۔ لیکن پھر بھی بشری تقاضے کے تحت اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو از راہ کرم مطلع فرمائیں۔ آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ (ادارہ)

خَيْرُ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ اَلْمَرْءَةُ الصَّالِحَةُ

انسان جو خزانے جمع کرتا ہے ان خزانوں میں سے
بہترین خزانہ نیک عورت ہے۔ (ابوداؤد:1664)

تالیف: ڈاکٹر عائض القرنی



# دُنیا کی سب سے خوش نصیب عورت

دنیا کی سب سے خوش نصیب محبوب ومحترم اور آئیڈیل مومنہ عورت کیسے بنا جا سکتا ہے!

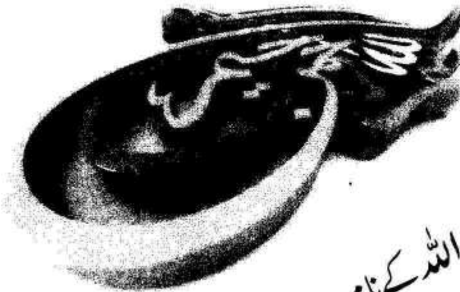

اردو قالب
محمود عالم

اعداد واضافہ
محمد طاہر نقاش

تحقیق وتخریج
نصیر احمد کاشف



دار الابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان
فون: 4453358 -0300 0321-8402494



اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں

جو بڑا ہی مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے

## خَيْرُ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ
## الْمَرْءَةُ الصَّالِحَةُ

انسان جو خزانے جمع کرتا ہے

ان خزانوں میں سے بہترین خزانہ

**نیک عورت ہے۔**

(ابوداؤد:1664)

آئینہ

# دنیا کی سب سے خوش نصیب عورت

## ۲ ...... موتیوں کے ہار



## ۳ ...... انمول گھر

## ۴...... گھرھائے گراں مایہ



## ۵...... گھر درخشاں

## ٦......نوادرات



## ٧......لعل بدخشاں

## ۸...... جواہر پارے



## ۹...... خواتم نگاراں

## ۱۰ ...... نادر جواہرات



## ۱۱ ...... لؤلؤ ومرجان

## ۱۲......انمول جواھرات



## ۱۳......لعل وگھر

حرف تمنا

# عرض ناشر

اس عارضی دنیا میں مختلف ممالک میں مختلف قوموں میں خوش نصیبی کے معیار مختلف ہیں۔ کوئی دولت کی فراوانی کو خوش نصیبی کی علامت جانتا ہے تو کوئی سامان تعیش کوٹھی، کار، بنگلہ، زمینوں وغیرہ کو...... کوئی اونچے حسب ونسب کو تو کوئی اعلیٰ وممتاز کلیدی عہدوں کے مل جانے کو خوش نصیبی کا باعث بتاتا ہے...... کوئی عورت خاوند کی محبوبہ بن جانے کو اور کوئی زیادہ تعداد میں بیٹوں کے ملنے اور مستقبل میں اپنے دست و بازو بننے کو اپنی خوش قسمتی کی ضامن سمجھتی ہے...... کوئی اپنے عارضی اور چندروزہ حسن کو اپنی خوش نصیبی کا باعث سمجھتی ہے اور کوئی اعلیٰ عصری تعلیم کی ڈگریوں کو اپنی خوش نصیبی کا سبب گردانتی ہے...... ایسے ہی اور بہت سے معیار مروج ہیں دنیا کے مختلف حصوں میں جن کو خوش نصیبی کا ضامن اور سبب جانا جاتا ہے۔

حقیقت اس کے برعکس ہے، خوش نصیبی وہ نہیں جو دنیا والے سمجھے بیٹھے ہیں۔ ایسے مذکورہ بالا خوش نصیب لوگوں کی بدنصیبی یہ ہوتی ہے کہ ان کو زندگی بھر روحانی سکون نصیب نہیں ہوتا، پریشانیاں اور مشکلات ان کو گھیرے رہتی ہیں۔ سکون و راحت اور اطمینان کی دولت سے ان کا دل ہمیشہ محروم و معدوم ہی رہتا ہے...... حقیقی خوش نصیب عورت وہ ہے جس کی دنیاوی زندگی بہتی ندیا کی طرح پرسکون ہو۔ خوش نصیب عورت نہ کسی سے خائف ہوتی ہے، نہ کسی سے بے جا امیدیں اور غرضیں وابستہ رکھتی ہے بلکہ ہر کسی سے بے غرض ہوتی ہے، وہ کسی سے کچھ لینے کی بجائے اس کو کچھ دینے میں خوشی وسکون محسوس کرتی ہے۔ وہ ہمیشہ خوش اخلاق وخوش اطوار اور خوش گفتار وخوش مزاج ہوتی ہے۔ ہر دلعزیزی، ہر دل محبوبی، احترام وتقدس اس کی شخصیت کی پہچان بن کر رہ جاتی ہے۔ یوں اپنے کردار واعلیٰ سیرت کی بنا پر وہ دوسروں کے لیے آئیڈیل و نمونہ بن جاتی ہے۔ لوگ اس کو ستارہ شب سمجھتے ہیں اور اپنے سفر زندگی میں منزل کی سمت کا تعین اسے دیکھ کر کرتے ہیں۔ اس کی سیرت کے سانچے میں ڈھل جانے کو اپنے لیے باعث اعزاز وفخر جانتے ہیں۔ حقیقی خوش نصیب وہی عورت ہے جو دنیا میں رہتے ہوئے اور چلتے

پھرتے اعلیٰ محاسن کا نمونہ ہو۔ اور یوں وہ دنیا میں بھی کامیاب ہو اور آخرت میں کامیاب ہو کر اللہ کریم کی رضا کا سرٹیفکیٹ حاصل کر اور حسین جنتوں کی وارث بن جائے۔

......محترمہ اور مومنہ بہنو! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم ایسی کیسے بن سکتی ہیں کہ یہ کہہ سکیں ''ہم دنیا کی سب سے خوش نصیب عورت بن گئی ہیں'' ...... اس کتاب میں دنیا کی سب سے خوش نصیب عورت بننے کا فن ہی تو بیان کیا گیا ہے۔ قرآن وسنت تاریخ اور مشاہدات وتجربات کی دنیا کی روشنی میں وہ راز، قاعدے کلیے اور طریقے بتائے گئے ہیں کہ جن کو اپنا کر آپ دنیا کی خوش نصیب عورت بن سکتی ہیں۔

مشہور عرب سکالر جناب عائض القرنی کی کتاب ''غم نہ کریں'' پاکستان میں سب سے پہلے دارالبلاغ نے شائع کر کے غم کے ماروں سے دعائیں لیں اور اب فاضل مصنف اور انٹر نیشنل مقبول ترین سکالر عائض القرنی کی دوسری مشہور عالم تصنیف اَسعَدُ المَراۃِ کو اردو قالب میں ڈھال کر آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ عنقریب آپ فاضل مصنف کی چار مزید معرکۃ الاراء کتب ہمارے ادارے سے شائع ہونے کے بعد پڑھ سکیں گے۔ ان شاء اللہ اور اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

اب آپ دنیا کی خوش نصیب ترین عورت بننے کے سربستہ رازوں سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے ہماری ٹیم کی رات دن جانفشانی کے بعد تیار کردہ اس کتاب کے مطالعہ میں مصروف ہو جائیں۔ ان شاء اللہ آپ علم وعمل کے خزانوں سے مالا مال ہو جائیں گی۔

والسلام

خادم کتاب وسنت

محمد طاہر نقاش

9 مئی 2013

# مصنف ایک نظر میں

- عائض بن عبداللہ بن عائض آل مجدوع القرنی
- سن پیدائش 1379ھ
- امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی، کلیہ اصول الدین سے بی اے کیا۔
- 1408ھ میں حدیث نبوی میں ایم اے کیا۔ ایم اے میں آپ کے مقالے کا عنوان تھا: ''بدعت اور روایت و درایت پر اس کے اثرات''
- 1422ھ میں امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی (ریاض) سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ مقالے کا عنوان تھا: ''امام قرطبی کی تلخیص، صحیح مسلم کے مشکل مقامات کی تشریح، مطالعہ و تحقیق۔''
- آٹھ سو سے زیادہ ویڈیو اور آڈیو کیسٹیں ان کے خطبات، مواعظ اور دروس پر مبنی ریکارڈ کیے گئے ہیں۔
- انہوں نے حدیث شریف، تفسیر، فقہ، ادب، سیرت اور تذکرہ جیسے موضوعات پر متعدد گراں قدر کتابیں تالیف فرمائی ہیں۔
- انہوں نے درجنوں خطبات، لکچروں، سیمیناروں، کانفرنسوں میں شرکت کی ہے جنہیں مسلم عرب یوتھ ایسوسی ایشن، قرآن اور سنت سوسائٹی امریکہ نے منعقد کیا تھا۔ انہوں نے مختلف ادبی انجمنوں اور کلبوں میں خطبات بھی دیے ہیں اور بہت ساری یونیورسٹیوں کے سیمیناروں میں بھی مقالے پیش کیے ہیں۔
- ان کی کتاب ''لَا تَحْزَنْ'' (غم نہ کریں) دنیا کی متعدد زبانوں میں ترجمے ہو کر مقبولیت کا ایک ریکارڈ قائم کر چکی ہے۔ صرف انگریزی ترجمہ ''ڈونٹ بی سیڈ'' (Do Not Be Sad) لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو چکی ہے۔ عربی کے دس لاکھ سے زیادہ نسخے فروخت ہو چکے ہیں۔

پاکستان میں ادارہ دارالبلاغ ان کی قیمتی اور شہرہ آفاق کتب اردو قالب میں ڈھال کر بہت جلد منظر عام پر لا رہا ہے۔ انشاء اللہ۔

محمد طاہر نقاش

# انتساب

## ان تمام مسلم خواتین کے نام

- جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنا رب
- اسلام کو اپنا دین
- محمد ﷺ کو اپنا رسول
- دل کی گہرائیوں سے مانتی ہیں
- اور اس بات پر وہ فخر وانبساط محسوس کرتی ہیں

## ان تمام دخترانِ اسلام کے نام

- جو زندگی بھر صراط مستقیم پر چلنے اور دوسروں تک حق کا پیغام پہنچانے کا فیصلہ کر چکی ہیں

## ان تمام معلمات اور ماؤں کے نام

- جو کلمہ حق کے لیے جدو جہد کرنے، اسے قائم کرنے اور اپنی روح کا تزکیہ کرنے کا عزم کر چکی ہیں۔
- جو اپنی اولاد کی تربیت تقویٰ کی اساس پر کرتی ہیں اور سنت نبوی ﷺ کی بنیاد پر انہیں پروان چڑھاتی ہیں، اور ان کی نظروں میں اچھے اخلاقی اوصاف کو پسندیدہ بناتی ہیں۔

## ان تمام غمزدہ اور پریشان حال مستورات کے نام

مبارک باد اور خوش خبری...... غم واندوہ سے نجات...... اللہ کی عنایت...... اجر عظیم...... مغفرت اور بخشش ان کے انتظار میں ہے۔

محبت کے شرر سے دل سراپا نور ہوتا ہے
ذرا سے بیج سے پیدا ریاضِ طور ہوتا ہے
اقبالؔ

# تقدیم

حمد وثنا اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے جو کل کائنات کا رب ہے۔ صلاۃ وسلام رسول اکرم محمد مصطفی ﷺ، آپ کے اہل بیت، اصحاب کرام اور ان تمام لوگوں کے لیے جو قیامت تک آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی پیروی کریں گے۔

❀ یہ کتاب دراصل ایک صاحبِ ایمان عورت کو اپنے دین کی سعادت اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وعنایت سے بہرہ ور کرنے کے لیے لکھی گئی ہے۔

❀ یہ غم زدہ اور مایوس دلوں کو امید اور شادمانی سے ہمکنار کرنے والی ہے۔

❀ یہ مسلم خواتین کو غموں سے نجات کی راہ دکھاتی ہے اور ان کے اندر ناامیدی سے امید ویقین کی طرف پیش قدمی کا حوصلہ پیدا کرتی ہے تاکہ بادِ نسیم کے خنک جھونکوں کے ساتھ امید ویقین کا سورج ان پر طلوع ہو۔

❀ یہ کتاب شکستہ دل، غموں سے نڈھال اور اندیشوں میں گرفتار خواتین کو تمام تر پریشانیوں سے نجات کی طرف دعوت دیتی ہے۔

❀ یہ کتاب ان کے عقلِ سلیم، قلبِ وسیع، روحِ لطیف اور نفس زکی کو غور وفکر کی دعوت دیتی ہے اور ان کو پکار پکار کر کہتی ہے کہ صبر کرو اور اللہ سے اجر کی امید رکھو، اللہ کی رحمت سے مایوسی مت اختیار کرو کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر حال میں تمہارے ساتھ ہے، اللہ رب العزت تمہارے لیے کافی ہے، اللہ رب العالمین تمہارا ولی، نصیر، حامی وناصر اور نگہبان ہے۔ اس سے امید لگائے رکھو اور اسی پر توکل کرو۔

اے اسلام کی علمبردار بہنو!...... اس کتاب کا مطالعہ کرو، یہ قرآن پاک کی محکم آیات، حدیث نبوی ﷺ کی صحیح نصوص، حکیمانہ اقوال زریں، سبق آموز قصص، دل نشین اشعار، صحیح افکار اور بیش بہا نصیحت آمیز واقعات وتجربات ومشاہدات پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ کرو اور حزن وملال، مایوسی اور پژمردگی اور اندیشہ ہائے دور دراز کو اپنے

دل و دماغ سے نکال باہر کرو۔

اس گنجینہ حکمت کا مطالعہ کرو، یہ تمہارے حافظہ سے توہمات اور شیطانی وسوسوں کو صاف کردے گا اور باغِ الفت، چمنستانِ سعادت، دیارِ ایمان اور گلستان نشاط کے گلشن بے خار میں داخل کرے گا۔

ممکن ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں دونوں جہاں کی خوش بختی، کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار کرے اور اپنے جود و کرم اور فضل و احسان سے شاد کام کرے۔ بے شک وہ مالک ارض و سماوات بڑا ہی کریم بخشنے اور عطا کرنے والا ہے۔

میں تمہارے سامنے علم و حکمت کا ایسا خزانہ پیش کر رہا ہوں جس میں بیش قیمت جواہرات کے خوبصورت زیورات، حق و صداقت کے ایسے انمول موتیوں اور جواہرات پر مشتمل ہیں جن کے مقابلے میں چاندی اور سونے کے طلائی زیورات ہیچ ہیں۔ یہ وہ بیش بہا زیورات ہیں جو تمہاری سیرت و کردار کے حسن و جمال کو دوبالا کر دیں گے اور اسی وجہ سے میں نے اس کتاب کے ابواب اور فصلوں کو زیورات کے نام دیے ہیں۔

جب یہ قیمتی خزانہ تمہارے پاس ہے تو پھر تمہیں دنیا کی مصنوعی سجاوٹ، بناوٹ مصنوعی اور نمائشی چیزوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ان قیمتی جواہرات سے تم اپنی سیرت کو سنوار لو، ان کو زندگی کی خوش گوار تقاریب اور محفلوں میں زیب تن کیے رہو، ان شاء اللہ تم دنیا کی خوش نصیب ترین عورتوں میں شمار کی جاؤ گی۔

اے کہ ترا جمال ہے دین و ادب سے آشکار
لعل و گہر میں ہے کہاں حسن و جمالِ دل نگار

نغمۂ دل نشین ترا اور تری ثنائے رب
جیسے سحابِ، صبح نو، جیسے نزول آبشار

نالۂ نیم شب ترا اور دعائے صبح و شام
فکر و نظر میں نور اور لوح و قلم کا ہے وقار

غار حرا کے نور سے عرب و عجم میں روشنی
حامل سنت رسول تجھ پہ ہیں عظمتیں نثار

تیری سعادتوں کے پیش ہیچ ہے ساری کائنات
مخزنِ دل میں ہے ترے مہر و وفائے کردگار

خوش نصیبی کا راز علم ومعرفت اور تعلیم وتربیت کی صفائی اور پاکیزگی میں پنہاں ہے۔رومانی ناول اور فرضی کہانیاں جو اپنے قارئین کو حقائق سے بہت دور خوابوں کی دنیا میں لے جاتی ہیں اور وہاں وہ خود کو تخیلات کے مہکتے گلابوں کے درمیان پاتے ہیں اور خوش گمانیوں کے جام سے مخمور اور سرمست ہوجاتے ہیں لیکن انجام کار کہ وہ مایوسی، نامرادی اور پژمردگی کے شکار ہوجاتے ہیں اور ان کی شخصیت جمود، تعطل اور ذہنی انتشار کا نمونہ بن جاتی ہے۔اس قسم کی کتابیں اخلاق کے لیے سم قاتل ہوتی ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک۔ مثلاً اگاتھا کرسٹی کے جاسوسی ناول جو جرائم، رہزنی، چوری، دھوکہ دہی اور جعل سازی سکھاتے ہیں۔ ''دنیا کی بہترین کہانیاں'' کے نام سے سلسلہ کتب کی اشاعت کا اہتمام کیا گیا تھا جس کے تحت نوبل انعام یافتہ ناولوں کی اشاعت ہوئی تھی۔ میں نے ان تمام ناولوں کا بالاستعاب مطالعہ کیا ہے اور آخر کار میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان میں متعدد ہمالیائی غلطیاں اور احمقانہ باتیں موجود ہیں۔اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان عالمی ادبیات میں بعض ادبی لحاظ سے اور ناول نگاری کے فنی محاسن کے لحاظ سے نہایت اہم ہیں۔ جیسے ''بوڑھا اور سمندر'' مؤلفہ ارنسٹ ہمنگوئے اور اس طرح کے چند ناول جن میں اخلاقی انحطاط، فحاشی، پستی اور گھٹیاپن اور دیگر ادبی جمود وتعطل کی علامتوں سے بچنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تمام ہدایت یافتہ مومنات کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان اسلامی ادبیات کا مطالعہ کریں جو ہمارا علمی وادبی ورثہ ہیں۔ مثلاً علی طنطاوی، نجیب کیلانی، منفلوطی اور رافعی اور ان جیسے دیگر اسلامی ادیب جن کی تحریروں میں پاکیزگی ہے، جن کے ضمیر زندہ ہیں اور جو اپنے اندر اسلامی بیداری کا پیغام رکھتے ہیں۔ میں ایسا اس لیے لکھ رہا ہوں کہ میری شدید خواہش ہے کہ میری یہ کتاب بیرونی اثرات، انحراف کے سمیت اور بیکار اور لغو باتوں کی کمزوریوں سے پاک ہو۔

اللہ کی پناہ! کتنے ہیں جو ادب کے نام پر زہر آلود مضامین کے شکار ہوئے اور کتنے ہیں جن کی زندگیاں قصص، ناول اور ڈراموں نے تباہ کر دیں۔

بہرحال، کتاب اللہ میں بیان کیے گئے قصص اور رسول اللہ ﷺ کی سنتِ مطہرہ میں مذکورہ واقعات، تاریخِ اسلامی کے نیک حکمرانوں، علماء اور صالحین کے سبق آموز حالات سے بہتر کہانیاں اور واقعات بھلا اور کیا ہو سکتے ہیں!!؟

تمہاری خوش بختی اور خوش نصیبی تو انہی چیزوں میں ہے جو تمہارے پاس دین، ہدایت اور عقیدہ اور اجداد کے علمی ورثہ کی شکل میں ہیں۔ اس لیے اللہ کی برکت اور خوش نصیبی ان ہی چیزوں میں تلاش کرو۔

ڈاکٹر عائض القرنی

## ......استقبالیہ......

خوش آمدید...... اے تقویٰ شعار، عبادت گزار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، پر اعتماد اور پرامید بہن!

خوش آمدید...... اے قابلِ احترام، دانشمند، عقلمند اور پردہ نشین خاتون!

خوش آمدید...... اے ہدایت یافتہ، باخبر، علم کی طلبگار اور ذوقِ مطالعہ سے سرشار ادیبہ!

خوش آمدید...... اے حق گو اور حق پسند، وفا شعار، امانت دار مومنہ صادقہ!

خوش آمدید...... اے صبر کرنے، اللہ سے اجر کی امید رکھنے، کثرت سے توبہ کرنے اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والی نیک بندی!

خوش آمدید...... اے ذکر الٰہی میں مشغول، باخبر، شکر گزار داعیہ!

خوش آمدید...... اے آسیہ، مریم، عائشہ اور خدیجہ رضی اللہ عنہن کے نقش قدم پر چلنے والی!

خوش آمدید...... اے سورماؤں کی ماں، اے عظیم مردوں کو نشوونما دینے والی عظیم عورت!

خوش آمدید...... اے اعلیٰ اقدار اور تہذیبی ورثہ کی امین ومحافظ!

خوش آمدید...... اے حدود اللہ کی حفاظت اور محرمات الٰہیہ سے اجتناب کرنے والی غیور خاتون!

❀❀❀

# ہاں!......

ہاں !......تمہاری خوبصورت مسکان جو دوسروں تک دوستی اور گرم جوشی کا پیغام لے جاتی ہے۔

ہاں !......تمہارے پاکیزہ کلمات جو مخلصانہ محبت اور دوستی کے قیام اور دشمنی وعناد کے خاتمہ کا سبب بنتے ہیں۔

ہاں !......تمہارے مقبول صدقات جن سے مساکین کی مدد ہوتی ہے، بھوکوں کا پیٹ بھر جاتا ہے اور فقراء کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔

ہاں !......چند لمحات قرآن مجید کے ساتھ، اس کی تلاوت، اس پر غور وفکر اور اس پر عمل کا اور توبہ اور استغفار۔

ہاں !......ذکر الٰہی کی کثرت اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی طلب، مسلسل دعائیں اور توبۃ النصوح۔

ہاں !......اسلامی نہج پر بچوں کی تربیت ونگہداشت، سنتِ نبویہ ﷺ کی تعلیم اور فلاحِ دارین کی طرف ان کی رہنمائی۔

ہاں !......پاک دامنی اور پردہ نشینی، جس کو اختیار کرنے کا حکم اللہ رب العزت نے دیا ہے اور جو حفاظتی حصار اور قلعہ ہے۔

ہاں !......نیک بندیوں کی صحبت اور دوستی اختیار کرنا جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتی ہیں، اپنے دین سے محبت کرتی اور اعلیٰ قدروں کو عزیز رکھتی ہیں۔

ہاں !......والدین کے ساتھ حسن سلوک، صلہ رحمی، پڑوسیوں کا اکرام اور یتیموں کی کفالت۔

ہاں !......مفید کتابوں کا مطالعہ اور ان کو غور سے پڑھنا اور اچھے اور مفید لٹریچر سے استفادہ۔

❀❀❀

## نہیں......

نہیں......عمرِ عزیز کو فضول کاموں میں برباد کرنا، انتقام کی آگ میں جلنا اور بے کار اور لایعنی بحث و مباحثہ میں الجھنا۔

نہیں......دولت کے حصول اور اس کو جمع کرنے کے پیچھے اپنی صحت، شادمانی، دن کا چین اور رات کا سکون برباد کرنا۔

نہیں......دوسروں کی خطاؤں، بھول چوک اور غلطیوں کے پیچھے پڑنا اور اپنے عیوب سے صرف نظر کرنا۔

نہیں......نفسانی لذتوں کے حصول کے درپے ہونا اور نفس کی ہر خواہش اور اس کا ہر مطالبہ پورا کرنا۔

نہیں......لاابالی اور بے کار لوگوں کے ساتھ لہو ولعب میں وقت برباد کرنا۔

نہیں......جسم اور مکان کی صفائی کی طرف سے غفلت کرنا اور گھر کو غلیظ اور بے ترتیب رکھنا۔

نہیں......حقہ، سگریٹ، تمباکو اور شراب نوشی اور اس طرح کی خبیث چیزیں۔

نہیں......گزری ہوئی مصیبتیں، حادثات و ناخوشگوار واقعات اور خطائیں یاد کرنا اور ان ہی میں الجھے رہنا۔

نہیں......آخرت کی جوابدی اور اس کی تیاری سے غفلت، حساب و کتاب سے بے توجہی۔

نہیں......حرام کاموں میں مال کا زیاں اور فضول خرچی، طاعت اور بندگی میں سستی اور کوتاہی۔

❀❀❀

# مہکتے گلاب!

**پہلا پھول:** جو اس کے بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اور اس کی طرف پلٹتا ہے تو اس کی توبہ وہ قبول فرماتا ہے۔ یاد رکھو! تمہارا رب بڑا کریم ہے، جو بھی اس سے مغفرت طلب کرتا ہے اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

**دوسرا پھول:** کمزوروں کے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ کرو خوشی ملے گی، حاجتمندوں کی حاجت روائی کرو تندرستی حاصل ہو گی اور بغض و کینہ مت رکھو عافیت ملے گی۔

**تیسرا پھول:** پر امید رہو، اللہ تبارک و تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے، فرشتے تمہارے لیے مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں اور جنت تمہاری منتظر ہے۔

**چوتھا پھول:** اپنے آنسو پوچھ ڈالو، اپنے رب سے خوش گمان رہو، تفکرات کو پرے رکھو، اللہ کی نعمتوں کو یاد رکھو۔

**پانچواں پھول:** ایسا مت سوچو کہ دنیا کی ساری نعمتیں سب کو حاصل ہیں۔ روئے زمین پر کوئی ایسا انسان نہیں جس کی تمام خواہشات پوری ہوتی ہوں اور جو ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ ہو۔

**چھٹا پھول:** اعلیٰ مقاصد کی حامل بنو کھجور کے بابرکت درخت کی طرح جو اذیت رسانی سے پرے ہے، اس پر جب پتھر برسائے جاتے ہیں تو جواب میں اس سے تروتازہ پھل ٹپکتے ہیں۔

**ساتواں پھول:** کیا تم نے کسی سے سنا ہے کہ حزن و ملال، ماضی کے نقصانات کی تلافی اور تفکرات، خطاؤں کی اصلاح کر سکتے ہیں؟ پھر حزن و ملال کیسا؟

**آٹھواں پھول:** فتنہ اور پریشانی کی منتظر مت رہو بلکہ اللہ سے ہمیشہ خیر کی توقع رکھو اور امن،

سلامتی اور عافیت کی توقع رکھو۔

**نواں پھول**: اپنے دل سے نفرت کی آگ کو بجھا ڈالو اور ہر اس شخص کو معاف کردو جس نے کبھی تم کو تکلیف پہنچائی تھی۔

**دسواں پھول**: غسل، وضو، مسواک، خوشبو اور تنظیم تمام بیماریوں اور پریشانیوں کی مُجرّب دوائیں ہیں۔

❀❀❀

# کھلتی اور مہکتی کلیاں

**پہلی کلی:** شہد کی مکھی کی طرح زندگی گزارو جو خوشبودار پھولوں اور تازہ پنکھڑیوں ہی پر بیٹھتی ہے۔

**دوسری کلی:** تمہارے پاس اس کے لیے وقت نہیں کہ لوگوں کے عیوب تلاش کرو اور ان کی خطاؤں کو شمار کرو۔

**تیسری کلی:** جب اللہ تبارک و تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تو پھر کس کا خوف؟ جب اللہ تعالیٰ تمہارا مخالف ہے تو پھر اب کیسی اور کس پر امید؟

**چوتھی کلی:** حسد کی آگ انسان کے جسدِ خاکی کو جلا دیتی ہے اور حد سے زیادہ رشک وغیرت قنوطیت کی سلگتی آگ بلکہ آتش فشاں ہے۔

**پانچویں کلی:** آج کی کوشش کا ثمر کل حاصل ہوگا، جس نے آج کھو دیا وہ کل بھی کھو دے گا۔

**چھٹی کلی:** لہو ولعب اور فضول مباحثہ ومجادلہ کی محفلوں سے سلامتی کے ساتھ گزر جاؤ۔

**ساتویں کلی:** تمہارے اخلاق گلشن بے خار کے پھولوں سے بہتر ہوں۔

**آٹھویں کلی:** نیکی کرو اور اس کو اپنی خوش بختی سمجھو، نیکیاں تمہیں خوشیوں سے ہمکنار کر دیں گی۔

**نویں کلی** لوگوں کے معاملات ان کے خالق کے حوالہ کرو، حاسدوں کو موت ہے اور دشمن بھلا دیے جانے ہی کے قابل ہیں۔

**دسویں کلی** ایسی لذت حرام ہے جس کا نتیجہ شرمندگی، ندامت، حسرت اور سزا ہے۔

❀❀❀

# دنیا کی سب سے
# خوش نصیب عورت

1

## تابندہ نقوش

وجودِ زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں
اقبالؔ

:''قوت اور طاقت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔''

کرنیں

## صنف نازک جوروا ستبداد کے شکنجے میں

گزشتہ ساعتیں سب مر چکی ہیں
امیدیں کل کی سب سونی پڑی ہیں
مگر لمحے جو ہیں موجود اپنے
چلو ان کو گلے سے ہم لگا لیں

جب تم قرآنی آیات اور سنتِ مطہرّہ کا مطالعہ کروگی تو تم متعدد آیات اور احادیثِ صحیحہ اس باب میں پاؤ گی کہ ان میں ایک مومنہ کی تعریف وتحسین کی گئی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ایک مومنہ صالحہ کی مدح وثنا بایں الفاظ کی ہے:

﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾

''اور اہل ایمان کے معاملے میں اللہ فرعون کی بیوی کی مثال پیش کرتا ہے جب کہ اس نے دعا کی، اے میرے رب! میرے لیے اپنے ہاں جنت میں ایک گھر بنا دے اور فرعون اور اس کے عمل سے بچالے اور ظالم قوم سے مجھ کو نجات دے۔''[1]

ذرا اس آیت کے الفاظ پر غور کرو، کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس عظیم خاتونِ عالم، سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا کو مومنین اور مومنات کے لیے ایک زندہ وجاوید مثال بنا کر پیش کیا ہے اور کس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی شخصیت کو ظاہری اور باطنی دونوں لحاظ سے مثالی بنا کر پیش فرمایا

[1] سورة التحريم: 11/16.

ہے۔ وہ ان تمام عورتوں کے لیے نمونہ ہیں جو زندگی میں ہدایت کی طلبگار ہیں اور جو اللہ کے بنائے طریقۂ ہائے زندگی سے اپنی حیات کو سنوارنا چاہتی ہیں۔ سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا کس قدر دانشمند اور کس قدر ہدایت یافتہ تھیں کہ انہوں نے اپنے رب سے تقرب کی التجا پہلے کی، جنت کے گھر کی درخواست بعد میں کی۔ انہوں نے فرعون جیسے مجرم، سرکش اور نافرمان کافر کی اطاعت شعاری سے نجات کی دعا کی اور اس کے خدم وحشم اور محل کے عیش و آرام کو لات ماردی اور ہمیشہ باقی رہنے والی جنت میں اپنے لیے رب کے قرب میں حسین وجمیل گھر کی تمنا کی۔ ایسا گھر جس میں گھنے باغات اور نہریں ہوں گی اور صاحب اقتدار شہنشاہ کائنات کے قرب میں مقامِ صدق۔ بے شک وہ ایک عظیم خاتون تھیں جن کے ایمان واخلاص نے ان کو جابر اور ظالم شوہر کے سامنے حق بات کہنے کی جرأت بخشی۔

”اللہ کی رحمت کی امیدوار رہو، اس وقت بھی جب تم طوفان و حوادث میں گرفتار ہو۔“

﴿اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾

کرنیں

''بے شک تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔''[1]

# تمہارے پاس اللہ کی نعمتوں کا وسیع ذخیرہ ہے

خدا کی عنایات کی حد نہیں
ہو لمحہ تو صدیوں سے بھی کم نہیں

میری بہنو! یقینی طور پر مشکلات کے ساتھ آسانیاں بھی ہیں اور آنسوؤں کے بعد مسکراہٹیں بھی ہیں۔ رات کے بعد دن ہے۔غم کے بادل چھٹ جائیں گے اور اللہ کے اذان و حکم سے تاریک رات روشن ہوجائے گی اور مصیبتوں کا خاتمہ ہو جائے گا، اور یقین کرو تمہیں انعام واکرام سے نوازا جائے گا۔ اگر تم ماں ہو تو تمہارے بچے دین کے حامی بن کر اٹھیں گے، ملت کے انصار و مددگار ثابت ہوں گے، ہاں اس وقت جب تم ان کی تربیت صالح بنیادوں پر کرو گی، وہ تمہارے لیے وقتِ سحر سجدوں میں دعائیں کریں گے۔ اگر تم ایک رحم دل اور مہربان ہو تو تمہارے لیے تمہاری اولاد نعمتِ عظمیٰ ثابت ہوگی۔ تمہارے لیے یہ شرف اور فخر کافی ہے کہ محمد مصطفی رسول کریم اور تمام نوع بشر کے امام اعظیم (ﷺ) کی ماں ایک عورت ہی تو تھی۔

تمہارے اندر داعیۂ دین بننے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے، تم اپنی ہم جنس بہنوں کو اللہ کے کلمۂ طیبہ کی طرف مواعظ حسنہ، حکمت اور دل پذیر بحث ومباحثہ کے ذریعہ سے دعوت دے سکتی ہو۔ تم بحث و گفتگو کے ذریعہ سے اور اپنے اچھے اخلاق اور سیرت کے ذریعے سے لوگوں کے درمیان ایک اچھی مثال قائم کر سکتی ہو۔ ایک عورت اپنے حسن اخلاق اور حسنِ عمل سے وہ کچھ کر سکتی ہے جو خطبات، لکچر اور دروس سے ممکن نہیں ہے۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ ایک مومنہ کسی

---

[1] الم نشرح: 6/49.

محلہ میں لوگوں کی ہمسایہ بن کر رہی اور لوگوں میں اس کے حسن اخلاق، دینداری، پردہ نشینی، وقار، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک اور شوہر کی طاعت وفرماں برداری کے چرچے عام ہو گئے اور اس طرح وہ دوسروں کے لیے ایک اچھی مثال بن گئی جس کے بارے سبھی لوگ اپنی اچھی رائے ظاہر کرنے لگے۔ اس طرح اس کی سیرت کی خوشبو پھیل گئی اور لوگ اپنی گفتگو میں، وعظ اور درس میں اس کا حوالہ دینے لگے یہاں تک کہ اس کا اسوہ عورتوں میں پھیل گیا۔

''عنقریب پھول کھلیں گے اور حزن وملال جاتا رہے گا اور ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں ہو جائیں گی۔''

﴿سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا﴾

کرنیں

''عنقریب اللہ سبحانہ وتعالیٰ تنگی کے بعد آسانیاں پیدا کردیں گے۔''①

## تمہارے لیے یہ شرف بہت ہے کہ تم مومنہ ہو

وقت بے وقت آہ بھرتی ہو
ہائے تقدیر ''آہ'' یا اللہ

جو کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات کی خاطر تم پر گزرے تو وہ عزوجل کے اذن وحکم سے تمہارے لیے کفارہ ہے۔ تمہارے لیے خوش خبری ہے جیسا کہ حدیث نبوی میں وارد ہوا ہے:

''جب کوئی عورت اپنے رب کی اطاعت کرتی ہے اور نماز پنج گانہ ادا کرتی ہے، اپنی عزت کی حفاظت کرتی ہے تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہوگئی۔''②

یہ تو نہایت آسان امور ہیں۔ ان کے لیے جن کے لیے اللہ تعالیٰ آسان بنادیں۔ ان نیک اعمال کو اختیار کرو تاکہ تم اپنے رب کو رحیم وکریم پاؤ جو تم کو دنیا اور آخرت دونوں جہاں میں خوش اور خوش بختی سے ہمکنار کرے گا۔ جہاں کہیں رہو شریعت کے ساتھ رہو اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ تم ایک مسلمان عورت ہو اور یہ شرف بہت بڑا شرف ہے اور یہ فخر شایان شان ہے۔ وہ عورتیں جو کفار کے ملک میں پیدا ہوتی ہیں ان کی حالت اس سے مختلف ہوتی ہے۔ وہ یا تو نصرانیہ ہوتی ہیں یا یہودیہ یا کمیونسٹ وغیرہ۔ ان کا دین ومذہب اور طریقہ اسلام کے خلاف ہوتا ہے۔ لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تم کو مسلمہ کی حیثیت سے پیدا کیا ہے اور تم کو اپنے آخری رسول محمد مصطفی ﷺ

① الطلاق: 65/7۔ ② مسند احمد: 1:191، المعجم الاوسط للطبرانی: 8805، قال الشیخ الالبانی: صحیح (صحیح الجامع: 661).

کی امت سے بنایا ہے جن کی پیروی اور اقتدا کرنے والیوں میں سیدہ خدیجہ، حضرت عائشہ، اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن تھیں۔ تم صدہا مبارک باد کی مستحق ہو کہ تم پانچ وقت نماز ادا کرتی ہو، رمضان المبارک کے روزے رکھتی ہو، بیت اللہ کا حج کرتی ہو اور اپنے چہرے کو حجاب شرعی سے چھپاتی ہو۔ مبارک باد! تم اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر دل سے راضی اور خوش ہو۔

''تمہاری دینداری ہی سونا چاندی ہے، تمہارا اخلاق ہی تمہارا زیور ہے اور
تمہارے آداب ہی تمہارے مال و متاع ہیں۔''

﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل﴾

کرنیں

''ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔''①

## مومنہ اور کافرہ کبھی برابر نہیں ہوسکتی

نہیں سرور نہ مسرور کو دوام یہاں
نہ حزن کو دلِ محزوں کے ہے قیام یہاں

تم یقینی طور پر خود کو خوش نصیب تصور کرو گی جب تم معاملہ کے ایک پہلو پر نظر ڈالو گی۔ ایک مومنہ کی حالت مسلم دنیا میں اور ایک کافرہ کی حالت کافروں کے ملک میں۔

ایک مسلمان عورت اسلامی ملک میں مومنہ، صادقہ، روزہ دار، نماز قائم کرنے والی، پردہ نشیں اور اپنے شوہر کی اطاعت شعار ہوتی ہے۔ وہ اپنے رب سے ڈرنے والی، اپنی پڑوسنوں پر فضل واحسان کرنے والی، اپنی اولاد پر بے حد مہربان، اللہ تعالیٰ کے اجرِ عظیم پر مبارک باد کی مستحق، مطمئن اور پرسکون آزادانہ زندگی کے ساتھ ہوتی ہے۔

اس کے برعکس ایک کافرہ کافروں کے ملک میں نمود ونمائش کی دلدادہ، جاہلیت نواز اور بے وقوف، گھٹیا اور ہر جگہ خود کو پیش کرنے والی، جس کی کوئی قدر وقیمت نہیں، اس کے لیے نہ کوئی شرف وفضیلت ہے اور نہ عزت و ناموس اور نہ دیانت داری۔ ان دونوں کا موازنہ کرو حالانکہ ان دونوں کے درمیان مقابلہ اور موازنہ کی گنجائش نہیں۔

ان دونوں کی ظاہری حالت اور صورتوں کا موازنہ کرو گی تو تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو گی اس لیے کہ تم خود کو ان سے کہیں زیادہ خوش نصیب، ارفع اور اعلیٰ پاؤ گی۔

---

① آل عمران: 371/3۔

﴿وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾

''دل شکستہ نہ ہو، غم نہ کرو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔''①

''تمام انسان سکونت پذیر ہیں کوئی قصرِ سلطانی میں اور کوئی معمولی جھونپڑی میں۔ تمہارا کیا خیال ہے کون زیادہ خوش ہے؟''

---

① آل عمران: 3/139۔

''اللہ میرا رب ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتی۔''[1]

کرنیں

## کاہلی اور ناکامی دونوں میں گہری دوستی ہے

دوست بہتر تو بس کتابیں ہیں
جائے عزت جہاں پہ ہو تسبیح

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے آپ کو ہمیشہ مشغول رکھو، سستی اور کاہلی کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دو، اپنے گھر، گھریلو کتب خانہ کی حفاظت کرو، اپنے فرائض اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرو، نماز پڑھو، تلاوت کرو یا مفید کتابوں کا مطالعہ کرو، فائدہ مند ٹیپ ریکارڈ سنو، اپنی پڑوسنوں کے ساتھ خوش گپیاں کرو اور ان سے اس قسم کی باتیں کرو جو ان کو اللہ تعالیٰ سے قریب کرے۔ اس وقت تم اللہ عزوجل کے اذن و اجازت سے خوش بختی، فرحت و انبساط اور انشراحِ صدر حاصل کرو گی۔

خبردار! خبردار! یونہی فارغ اور بیکار نہ بیٹھنا۔ کیونکہ یہ چیزیں تم کو حزن و ملال، غم و اندوہ، شکوک وشبہات اور رنج و کدورت میں مبتلا کر دیں گی اور ان سے نجات کی کوئی اور صورت نہیں کہ تم خود کو مفید کاموں میں مشغول رکھو۔

تم اپنی ظاہری حیثیت اور وضع قطع کو خوبصورت بنانے پر خصوصی توجہ دو۔ اپنے گھر کو آراستہ کرنے اور اپنے ڈرائنگ روم کو سلیقے سے ترتیب دینے اور اپنے شوہر، بچے، عزیز و اقارب اور ہم جولیوں اور سہیلیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا خوب اہتمام کرو۔ ان کے ساتھ خندہ پیشانی اور خوش مزاجی سے پیش آؤ اور اپنے دل میں ان کے لیے فراخی پیدا کرو۔

---

[1] سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حدیث: 1525، سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب الدعاء عندالکرب، حدیث: 3882، السنن الکبری للنسائی: 10408 قال الشیخ البانی: صحیح۔

میں تمہیں گناہوں سے بچنے کی تلقین کرتا ہوں اس لیے کہ گناہ حزن و ملال کا سبب بنتے ہیں۔ خاص طور پر ان گناہوں سے بچنے کی کوشش کرو جن میں اکثر خواتین مبتلا ہیں...... غیر محرموں کو دیکھنا، نمود و نمائش، غیر محرم کے ساتھ خلوت میں بیٹھنا، لعن طعن، غیبت، بدکلامی اور شوہر کی ناشکری اور اس کے حقوق سے روگردانی اور اس کے حسن سلوک کا عدم اعتراف...... یہ ایسے گناہ ہیں جن میں ہمارے سماج کی اکثر خواتین مبتلا ہیں۔ الا ماشاء اللہ جن پر اللہ کی خصوصی رحمت ہے۔ باری تعالیٰ کے غضب سے بچو جس کی شان بلند و برتر ہے۔ اللہ عزوجل کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہی خوش بختی لاتا ہے اور روشن ضمیری عطا کرتا ہے۔

''جب غم کا سامنا ہو اور پے در پے غم ٹوٹ پڑیں تو اس وقت تم کلمۂ طیبہ کا ورد کرو
لا الہ الا اللہ...... اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

﴿فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ﴾

کرنیں

کرنیں: ''صبر ہی بہترین ہے''[1]

# تم لاکھوں سے بہتر ہو

غم تمہیں پاپوش کا ہے دیکھتے اس کو نہیں
ہاتھ جس کا کٹ چکا جو پاؤں سے مجبور ہے

دنیا پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالو، یہاں تمہیں اسپتالوں میں ہزاروں مریض ملیں گے جو بیماری اور آلام کے شکار ہیں اور سال ہا سال سے اس مصیبت میں مبتلا ہیں۔ یہاں جیلوں کو دیکھو، ان میں ہزاروں لوگ تنگ سلاخوں کے پیچھے قیدی بنے زندگی کے بقیہ ایام گزار رہے ہیں اور ان کی زندگیاں برباد اور خوشیاں تباہ ہو چکی ہیں۔ دماغی اسپتالوں میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے ہیں، ان کی عقل کام نہیں کرتی اور وہ پاگل قرار دیے جا چکے ہیں۔ کیا یہاں بہت سے غرباء و مساکین ایسے نہیں ہیں جو خیموں، جھگیوں اور جھونپڑیوں میں رہتے ہیں اور جن کو کھانے کے لیے روٹی کا ایک لقمہ بھی میسر نہیں ہے؟ کیا دنیا میں ایسی عورتیں نہیں ہیں جن کے بچے ایک ساتھ حادثے کا شکار ہو کر داغ مفارقت دے گئے؟ کیا ایسی خواتین نہیں ہیں جن کی بینائی ہمیشہ کے لیے چلی گئی، یا جن کی سماعت جاتی رہی، یا جن کے ہاتھ اور پاؤں مفلوج ہو گئے، یا جن کا ذہنی توازن ختم ہو گیا، یا جن کو نہایت مہلک مرض مثلاً کینسر وغیرہ ہو گیا ہو؟

لیکن تمہارا جسم صحیح سلامت ہے اور تمہاری صحت اچھی ہے۔ تم امن، سلامتی، خوشی اور سکون کے ساتھ زندگی گزار رہی ہو، تم ان نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدۂ شکر بجا لاؤ اور اپنے اوقات کو ایسی باتوں میں ضائع مت کرو جن سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ خوش نہیں ہوتے۔ ٹیلی

---

[1] یوسف:18/12.

ویژن کے ان چینلوں کو کھول کر گھنٹوں ان کے سامنے مت بیٹھو جن میں بے ہودہ، فحش اور احمقانہ پروگرام پیش کیے جاتے ہیں جو روح کو بیمار کرنے والے ہیں، جن سے حزن وملال میں اضافہ ہی ہوتا ہے اور جن کی وجہ سے انسان اتنا کاہل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے کام کو انجام دینے سے کتراتا ہے۔ ہاں ان کے مقابلے میں مفید اور نفع بخش چیزوں کو اختیار کرو مثلاً لکچر، کانفرنس اور طبی پروگرام اور امت مسلمہ سے متعلق خبریں اور اسی طرح کی چیزیں۔ بیکار اور رطب و یابس فحش پروگرام دیکھنے سے بچو جو اکثر نشر ہوتے رہتے ہیں جن سے شرم وحیا، عفت ووقار اور دین داری جاتی رہتی ہے۔

''ظالموں کو آخرت کی عدالت کے لیے چھوڑ دو جہاں اللہ رب ذوالجلال کے سوا کوئی حاکم نہیں۔''

کرنیں

"ایک گھڑی کے بعد دوسری ہی گھڑی میں مشکلات حل ہونے
والی ہیں۔"

## اپنے لیے جنت میں ایک قصر تعمیر کرلو

بس کہ حرص و آز سے انساں ہوا خوار و غلام
ہے قناعت ہی اگر سمجھو تو آزادی کا نام

دیکھو، کتنی نسلِ انسانی گزر گئی؟ کیا لوگ اپنے مال و دولت ساتھ لے گئے؟ کیا وہ اپنے خوبصورت محل ہمراہ لے گئے؟ کیا وہ اپنے بلند منصب کے ساتھ گئے؟ کیا وہ اپنے چاندی اور سونے کے ذخیرے قبروں میں لے گئے؟ کیا اپنی کاریں اور ہوائی جہاز آخرت میں لے گئے؟ نہیں ہرگز نہیں! وہ اپنے کپڑے اور ملبوسات تک چھوڑ گئے۔ صرف کفن میں لپیٹ کر قبروں میں دفن کر دیے گئے اور وہاں ان سے سوالات کیے گئے: تمہارا رب کون ہے؟ تمہارے نبی کون ہیں؟ اور تمہارا دین کیا ہے؟ اس لیے اس دن کی تیاری کرو اور دنیا کے مال و متاع پر غم اور افسوس نہ کرو کیونکہ یہ سب حقیر اور آخر کار ختم ہونے والے ہیں اور نیک اعمال ہی باقی رہنے والے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

"جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے

اجران سے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔''[1]

''مرض ایک خوشی کا پیام لے کر آتا ہے، عافیت ایک زیور ہے جس کی قیمت دینی پڑتی ہے۔''

① النحل:16/97.

کرنیں

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾

"نہیں ہے کوئی خدا مگر تو، پاک ہے تیری ذات، بے شک میں نے قصور کیا۔"[1]

## اپنے ہاتھوں اپنے دل کو برباد نہ کرو

اہانت کے اسباب، اہلِ کرم کے!
زمانہ! یہ ساماں، یہ سب کچھ دیے جا

ایسی تمام چیزوں سے احتراز کرو جو تمہارے اوقات کو ضائع کرنے والی ہیں۔ غیر اخلاقی مضامین اور مواد پر مشتمل رسائل، عریاں تصویریں، برے افکار، فحش لٹریچر، غیر اخلاقی افسانے اور ناول وغیرہ۔ تم پر واجب ہے کہ مفید اور نفع بخش چیزوں کو اختیار کرو، مثلاً اسلامی مجلّات، مفید کتابیں اور کارآمد مضامین اور ایسے مقالات جو بندے کو دنیا اور آخرت دونوں میں نفع پہنچائیں۔ اس لیے کہ بعض کتب اور مقالات انسان کے ذہن میں شکوک پیدا کرتے ہیں اور دلوں میں شبہات اور انحراف کو جنم دیتے ہیں۔ یہ بے دین تمدن اور منحرف ثقافت کے اثرات ہیں جو عالمِ کفر سے ہمارے یہاں درآمد ہوئی ہے اور جس نے پورے عالمِ اسلام کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔

یاد رکھو!...... بے شک اللہ عزوجل کے پاس غیب کے خزانوں کی کنجیاں ہیں اور وہی ہے جو حزن و ملال اور غم و اندوہ کو دور کرتا ہے۔ وہ زندہ و جاوید اور دعاؤں کو سننے والا ہے۔ اس کے سامنے دستِ دعا کو پھیلاؤ اور بار بار اور ہمہ وقت یہ دعا کرتی رہو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ

---

[1] الانبیاء 87۔

وَالْكَسَلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

''اے اللہ......! میں تمہاری پناہ طلب کرتی ہوں غم وحزن سے، عاجزی اور کسل مندی سے اور بخالت اور بزدلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے قہر سے۔[1]

تم جب ان الفاظ کو بار بار دہراؤ گی اور اس کے معنی پر غور کرو گی تو اللہ تعالیٰ تمہارے رنج وغم، مصیبتیں اور پریشانیاں دور فرما دیں گے اور اللہ کے اذن سے تمہاری حالت اچھی ہو جائے گی۔

''ایک لمحہ میں اللہ کی تسبیح، ایک منٹ میں کوئی اچھی فکر اور ایک گھنٹہ میں کوئی اچھے عمل کی بنیاد ڈال دو۔''

---

① سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذة، حدیث 1555، الدعوات الکبیر للبیهقی: 305، قال الشیخ الالبانی: ضعیف، غسان بن عوف راوی ضعیف ہے۔ یہ روایت ''ضلع الدین وغلبۃ الرجال'' کے الفاظ کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھیے: صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من غلبة الرجال، حدیث: 6363۔

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ﴾
کرتیں
''کون ہے جو بےقرار کی دعا سنتا ہے جبکہ وہ اسے پکارے۔''[1]

## تمہارا معاملہ اس رب کے ساتھ ہے

کر کے پامالِ حوادث، یہ زمانہ ایک دن
ہم سبھوں کو پار کے ماحول میں لائے گا پھر

خیر کی بشادت دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى﴾
''جواب میں ان کے رب نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں خواہ مرد ہو یا عورت۔''[2]

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جس طرح کا وعدہ مردوں سے کیا ہے اسی طرح کا اجر وثواب وعدہ عورتوں سے بھی فرمایا ہے اور اس نے جس طرح مومن مردوں کی تعریف فرمائی ہے اسی طرح مومن عورتوں کی بھی توصیف کی ہے:

﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ

[1] النمل:62/16۔ [2] آل عمران:195/3۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾

''بالیقین جو مرد اور جو عورتیں مسلم ہیں، مومن ہیں، مطیع فرمان ہیں، راست باز ہیں، صابر ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں، صدقہ دینے والے ہیں، روزے رکھنے والے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں، اللہ نے ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔''[1]

یہ آیات اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ عورت مرد کی ساتھی اور اس کی دوست اور شریک حیات ہے اور اس کا اجر اللہ رب العزت کے یہاں محفوظ ہے۔ لہٰذا تمہارے لیے واجب ہے کہ گھر اور معاشرے میں ایسے اعمال کا اہتمام کرو جو اللہ عزوجل کی خوشنودی کا ذریعہ ہوں۔ تم معاشرے میں ایک اچھی مثال قائم کرو اور امت کے نونہالوں کے لیے مینارۂ نور اور ایک اعلیٰ نمونہ بن جاؤ۔

. اپنے لیے سیدہ آسیہ، مریم، خدیجہ، عائشہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہن کے اسوۂ حسنہ کو نمونہ و آئیڈیل بناؤ (اللہ ان سب سے راضی اور خوش ہو)۔ یہ دنیا کی برگزیدہ خواتین ہیں جو پاکیزہ، مومنات تھیں۔ دن کو روزے رکھتی اور راتوں میں قیام کرتی تھیں۔ اللہ ان سے راضی اور خوش ہو اور ان کو اجر عظیم سے نوازے۔ ان کے نقش ہائے قدم پر چلو اور ان کی سیرت کو اختیار کرو۔ اللہ عزوجل تم کو خیر و عافیت اور اطمینان و سکون عطا فرمائے۔

''یتیم کے آنسو پونچھو، اللہ رحمن و رحیم اپنے رضوان سے سرفراز اور جنت میں تمہاری سکونت کا سامان کریں گے۔''

---

[1] الاحزاب: 35/33.

کرنیں ﴿اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ﴾

"کیا صبح قریب نہیں ہے؟"[1]

# تم بہر حال فائدے میں ہو

مت دلا تو عار مجھ کو گردش ایام سے
عار آتا ہے تجھے شاید مگر انجام سے

تم اللہ ہی سے اجر وثواب کی امید رکھو۔ اگر تم پر رنج وغم اور حزن وملال کا پہاڑ ٹوٹے تو یقین کرو کہ یہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور اگر تم اپنی اولاد میں سے کسی کو کھو دو تو جان لو کہ وہ اللہ واحد کے حضور میں تمہاری شفاعت کرنے والا ہے۔ اور تمہارے جسم کو کوئی مرض یا تکلیف پہنچے تو یقین کرو، اس پر تم کو اللہ کے یہاں اجر ملنے والا ہے اور یہ اجر وثواب اللہ عزوجل کے یہاں محفوظ ہے۔ اللہ کے یہاں فقر وفاقہ، مرض اور بیماری پر اجر ہے اور ان مصیبتوں پر صبر کرنے والوں کے لیے اجر عظیم کا وعدہ ہے۔ اللہ وحدہ لاشریک کے یہاں کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی اور اللہ عزوجل اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ اللہ رب العزت کے یہاں اجر وثواب کی حفاظت کی جاتی ہے اور یقیناً یہ انہیں آخرت میں لوٹایا جائے گا۔

"نماز، شرح صدر کی ضمانت ہے اور غم کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔"

---

[1] هود: 81/11.

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا
اقبالؔ

# دنیا کی سب سے
# خوش نصیب عورت

2

## موتیوں کے ہار

کرنیں

﴿فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ﴾

”تو جو کچھ تم کو میں نے عطا کیا ہے اس کو لو اور شکر کرو۔“①

# ذرا ان نعمتوں کا شمار کرو جو اللہ نے تم کو دے رکھی ہیں

خدا سے رکھ امیدیں اپنی وابستہ
جمیل صبر کا پھر دیکھ تو صدقہ

جب صبح نمودار ہو تو ذرا اس پر غور کرو کہ آج کا سورج ایسے ہزاروں لوگوں پر طلوع ہوا ہے جو پریشان حال ہیں لیکن تم بے شمار نعمتوں سے بہرہ ور ہو۔ آفتاب سیکڑوں ایسی خواتین پر بھی طلوع ہوا ہے جو بھوکی ہیں لیکن تمہارے پاس کھانے کی اشیاء وافر مقدار میں ہیں۔ یہ مہر تاباں ہزاروں ایسی عورتوں پر طلوع ہوا ہے جو قید و بند میں جکڑی ہوئی ہیں لیکن تم آزاد اور خود مختار ہو۔ یہ آفتاب ہزاروں ایسی مستورات پر روشنی پھیلا رہا ہے جو مصیبت زدہ اور غم کی ماری ہوئی ہیں لیکن تم خوش نصیبی اور سلامتی کے ساتھ ہو۔ کتنی ایسی عورتیں ہیں جن کے رخسار آنسوؤں سے تر ہیں، کتنی ہیں جن کے دل رنج و الم سے لخت لخت ہیں، کتنی حوا کی بچیاں ہیں جن کے حلق سے چیخنے کی آوازیں نکل رہی ہیں، لیکن تم خوش وخرم ہو اور تمہارے لبوں پر مسکراہٹ سجی ہوئی ہے۔ اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس کا کرم اور اس کی عنایتیں اور مہربانیاں تم پر بے حساب و بے شمار ہیں۔

آؤ بیٹھو، تھوڑی دیر اپنا جائزہ لو، اعداد وشمار کی مدد سے محاسبہ کرو:

تمہارے پاس چیزیں، اموال اور نعمتیں کتنی ہیں؟

تمہارے پاس کتنی مقدار میں خوشیوں کے وسائل اور آسائش کے اسباب موجود ہیں جن سے تم لطف اندوز ہوتی ہو؟

① الاعراف: 144/7۔

حسن، دولت، اولاد، بزرگوں کا سایہ، گھر، وطن اور خوش گوار چیزیں
روشنی، ہوا، میٹھا پانی اور غذا اور دوا......؟
خوش رہو، شاد و آباد رہو اور سارے غم بھول جاؤ۔
''چند سکوں سے فقراء و مساکین کی دعائیں اور محبتیں حاصل کرلو''

کرنیں

''اللہ کی لکھی ہوئی قسمت پر راضی رہو اور لوگوں سے بے نیاز ہو جاؤ''

## قلیل بہتر ہے جو تم کو خوشیوں سے ہمکنار کرے

اس کثیر کے مقابلے میں جو باعث رنج ہو

بھولی بسری فضیلت کی تشہیر کا

ہو گئی حاسدوں کی زباں واسطہ

تمہاری زندگی کا وہ حصہ قابلِ قدر ہے جس میں فرحت و سرور، خوشی اور سکون قلب ہے، وہ زندگی جو قناعت کے ساتھ بسر ہوئی ہے۔ عمر کا وہ حصہ جو حرص و ہوس، لالچ اور دنیا طلبی میں گزرا بیکار ہے۔ وہ تمہاری صحت، آرام و سکون اور حسن و جمال کے لیے مضر بھی ہے۔ قناعت کی زندگی جو اللہ کو پسند ہے اس کو اختیار کرو، اللہ کی تقدیر پر راضی رہو اور اس کی لکھی ہوئی قسمت پر ہمیشہ مطمئن۔ اپنے مستقبل کے سلسلے میں پر امید رہو۔ تتلی کی طرح رہو جو کتنی ہلکی پھلکی ہوتی ہے لیکن کس قدر خوش نما اور خوبصورت ہے۔ غیر متعلق چیزوں سے بہت کم سروکار رکھتی ہے، ایک پھول سے دوسرے پھول پر اڑتی پھرتی ہے، ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی تک، ایک گلستان سے دوسرے چمنستان تک سیر کرتی پھرتی ہے۔ یا پھر شہد کی رانی نحلہ بن جاؤ جو پھولوں کا شفاف رس چوستی ہے اور لذیذ اور شفا بخش چیز بناتی ہے۔ جب وہ عود کی شاخوں پر بیٹھتی ہے تو اس کو توڑتی نہیں، وہ لذیذ شربت لیتی ہے لیکن اذیت نہیں پہنچاتی، محبت کے ساتھ منڈلاتی اور الفت کا مظاہرہ کرتی ہے، خوشیاں بکھیرتی اور مسرتیں لٹاتی ہے۔ گویا وہ ایک جنتی مخلوق ہے جو آسمان سے زمین پر محبت کی مٹھاس

بانٹنے کے لیے آئی ہے۔

''اللہ تبارک وتعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹنے اور رجوع کرنے والے ہیں اور ہر حال میں اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔''

کرنیں

''اللہ رب العزت کا شکر و احسان ہے جس نے میری پریشانیاں
دور کردیں۔''

## بادلوں کی طرف دیکھو، زمین میں اڑتی ہوئی دھول کی طرف نہ دیکھو

مصیبت میں ہی تیرے جوہرِ مردانہ کھلتے ہیں
جلاتے عود و عنبر کو ہیں تب خوشبو بکھرتی ہے

بلند ہمتی اور حوصلہ مندی اختیار کرو، اوپر اونچائی پر چڑھتی جاؤ اور ہمیشہ پر امید رہو۔ ناکامی کا خیال کبھی دل میں نہ لاؤ اور مایوسی کی باتوں کو ذہن سے یک لخت جھٹک دو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ زندگی لمحوں اور منٹوں کا مجموعہ ہی تو ہے۔ چیونٹی کی طرح جانفشانی کرو اور صبر و ثبات اختیار کرو، اپنی کوشش میں ہمیشہ لگی رہو اور توبہ بھی کرتی رہو۔ اگر ایک بار گناہ ہوجائے تو سو بار توبہ کرو۔ قرآن پاک حفظ کرو اور اگر ایک بار بھول جاؤ تو بار بار یاد کرو، دو مرتبہ، تین مرتبہ دسیوں مرتبہ۔ اہم بات یہ ہے کہ تم کسی بھی مرحلہ میں خود کو ناامید اور ناکام محسوس نہ کرو۔ کیونکہ تاریخ حرف آخر کو نہیں جانتی اور عقل کسی چیز کے اختتام کو تسلیم نہیں کرتی بلکہ اصلاح اور تصحیح کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے۔ تجربہ کرنا اور ٹھوکریں کھانا اور اپنی غلطیوں سے سبق لینا، یہ انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ زندگی ایک جسم کی طرح ہے اگر اس میں کوئی خرابی ہوجائے تو آپریشن کے ذریعے سے ٹھیک کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح زندگی ایک عمارت کی طرح ہے۔ اگر عمارت خستہ حال ہوجائے تو اس کی مرمت، اصلاح اور تزئین ممکن ہے اور اس کو رنگ و روغن کے ذریعہ سے نیا روپ دیا جاسکتا ہے۔

ناکامی کا خیال دل سے نکال دو، مرض کا تصور ذہن سے جھٹک دو، پریشانی اور مصیبت

کے بارے میں سوچنا چھوڑ دو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾

''اللہ پر توکل رکھو، اگر تم (واقعی) مومن ہو۔''[1]

''گناہ کو ترک کرنا جہاد ہے اور اس پر مداومت حق سے عناد ہے۔''

[1] المائدہ: 23/5.

کرنیں

﴿وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾

''تم اہل ایمان کو بشارت دے دو۔''[1]

# ایمان کے ساتھ ایک جھونپڑی سرکشی کے ساتھ ایک محل سے بہتر ہے

کیا ضرورت حاسدوں کی ہم ملامت بھی کریں
ان کے غم کے واسطے محسود کی عظمت ہے بس

ایک مومنہ جو جھونپڑی میں رہتی ہے، اپنے رب کی عبادت کرتی ہے، نماز پنج گانہ ادا کرتی ہے، رمضان المبارک کے روزے رکھتی ہے، اس غیر مسلم خاتون سے بہتر ہے جو شاندار محل میں رہتی ہے اور اس کے پاس خدّام اور عیش وعشرت کی تمام چیزیں موجود ہیں۔ لیکن مومنہ جو ایک خیمہ میں رہتی ہے، جو کی روٹی کھاتی ہے، مٹی کے گھڑے سے پانی پیتی ہے مگر اس کے پاس قرآن پاک، مصلّٰی اور تسبیح ہے اُس عورت سے بدرجہا بہتر ہے جو بلند و بالا عمارت میں مخملیں بستروں پر سوتی ہے لیکن کم نصیب اپنے رب کو نہیں جانتی اور نہ اپنے مولیٰ کو یاد کرتی ہے اور نہ اپنے پیارے نبی (ﷺ) کی پیروی کرتی ہے۔ تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ خوش بختی کی حقیقت کیا ہے اور سچی خوشی کن باتوں میں ہے۔ خوشی کا مفہوم وہ نہیں ہے جو اکثر لوگ سمجھتے ہیں۔ اکثر لوگ اس کو تنگ اور محدود معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ وہ خوش بختی کو ڈالروں، دیناروں، ریالوں اور روپیوں سے ناپتے ہیں۔ وہ قیمتی ملبوسات، مفروشات، ماکولات ومشروبات، خوبصورت مکانوں، چمکتی کاروں اور اسی قسم کی دیگر چیزوں میں خوشی

---

[1] البقرۃ:25/2.

تلاش کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں، ہزار بار ہرگز نہیں، بلکہ سچی خوشی تو دل کی خوشی اور ضمیر کا اطمینان اور روحانی انبساط ہے۔ حقیقی خوشی دل اور دماغ کے سکون اور اطمینانِ نفس میں ہے۔ ایک مومنہ کے لیے عمل صالح، حسن اخلاق، قناعت اور استقامت کا اہتمام اور بقدرِ ضرورت سامان زندگی پر خوشی اور اطمینان کافی ہے۔

''وہ آدمی کیسے خوش اور مطمئن رہ سکتا ہے جو کسی بندۂ خدا یا ایک مسلمان کو ستاتا ہے۔''

کرنیں

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ﴾

''اورتم اُس ذات پر توکل کرو جو زندہ وجاوید ہے اور جسے موت نہیں۔''①

# کامیاب زندگی کے لیے اوقات کی تنظیم کرو

بہت ممکن ہے شامِ غم کے پیچھے
مری صبح بہاراں آ رہی ہو

کوئی اچھی کتاب پڑھو یا کوئی اچھے سے لیکچر کا ٹیپ سنو، اللہ رب العزت کے کلام پاک کی تلاوت سنو...... ممکن ہے کہ ایک آیت ہی تمہارے دل کی گہرائیوں میں اتر جائے اور تمہارے ضمیر کو بیدار کر دے اور تم کو ہدایت کے نور سے بہرہ ور کر دے اور تمہارے دل میں جو شکوک و شبہات کے جالے ہیں، وہ ختم ہو جائیں۔ یا پھر رسول اکرم ﷺ کی سنت جاننے کے لیے احادیث نبویہ کے مجموعہ مثلاً ''ریاض الصالحین'' کا مطالعہ کرو۔ تم اس میں اپنے روحانی امراض کا صحیح علاج پاؤ گی اور اپنے مسائل کا مناسب حل تمہیں اس میں مل جائے گا۔ اس کتاب سے حاصل شدہ مفید معلومات تم کو خطاؤں اور لغزشوں سے محفوظ رکھیں گی اور تمہارے مسائل کا حل پیش کریں گی۔ قرآن پاک اور احادیثِ نبویہ ﷺ کا مطالعہ تمہارے امراضِ روحانی کا علاج ہے۔ تمہارے لیے ایمان کی راحت اور آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور قلب کی سلامتی راضی بہ رضا رہنے میں ہے۔ تمہارا سکون قلب قناعت میں ہے اور تمہارے چہرے کا

① الفرقان: 58/25.

حسن خندہ پیشانی میں ہے۔تمہارے وقار کی حفاظت پردے میں ہے اور طمانیتِ قلب اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہے۔

''مظلوم کی بددعا سے اور محروم کے آنسو سے بچو۔''

کرنیں

﴿لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾

''جو کچھ بھی نقصان تمہیں ہوا اس پر تم دل شکستہ نہ ہو اور جو کچھ اللہ تمہیں عطا فرمائے اس پر پھول نہ جاؤ۔''[1]

## ہماری مسرت دوسروں کے سامانِ فرحت سے مختلف ہے

بچھڑے ہوئے کو لائے گا لوٹا کے گھر وہی
ٹوٹے ہوئے مریض کو دے گا شفا وہی

تم سے کس نے کہا کہ تخریبی موسیقی، مخرب اخلاق گانے، گھٹیا ڈرامے، بے کار قسم کے رسائل اور فحش فلمیں مسرت اور سرور پیدا کرتی ہیں؟ جس نے بھی کہا، سراسر جھوٹ کہا ہے۔ یہ سارے وسائل بدبختی کے اسباب و داعی ہیں، برائی کے رستے ہیں اور رنج وغم اور حزن وملال کے دروازے ہیں جیسا کہ ان لوگوں نے اس کا اعتراف کیا ہے جن کی زندگی اس دشت ویراں کی سیاحی میں گزری ہے اور وہ ان سے تائب ہو کر صحیح راستے (صراطِ مستقیم) کی طرف پلٹے ہیں۔ تو تم اس مایوسی اور نامرادی کی زندگی سے بچو جو فضولیات، بیکار اور لایعنی چیزوں کا مجموعہ ہے اور جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے صراط مستقیم سے بھٹکانے والی ہے۔ قرآن پاک کی طرف آؤ اور اس کی تلاوت سے اللہ کی خشیت حاصل کرو اور اس کی قراءت سے نفع اٹھاؤ۔ مفید مواعظ، سبق آموز خطبات اور نفع بخش صدقات اور سچی توبہ سے زندگی کو سنوار لو۔ آؤ روحانی مجالس اور ربانی اذکار سے ایمان کو تازہ کرلو، اللہ کی طرف پلٹو تاکہ تمہارا دل سکون، طمانیت اور امن سے معمور ہو جائے۔

''قلبِ سلیم شرک، دھوکا، فریب کاری، حسد اور کینے سے پاک ہوتا ہے۔''

---

① الحدید: 23/57.

﴿رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ﴾

کرنیں

''اے میرے پروردگار...............! میرا سینہ کھول دے۔''①

## سفینۂ نجات پر سوار ہو جاؤ

تو خدائے دو جہاں ہے، میں ترا عبدِ ذلیل
رحم کر مجھ پر کہ کہتے ہیں تجھے ربِ جلیل

میں نے درجنوں فلمی ستاروں، ہیرو اور ہیروئن ناچنے اور گانے والوں کی کہانیاں پڑھی ہیں جنہوں نے لغو، فضول اور بے ہودہ کاموں میں اپنی زندگی برباد کردی۔ جن میں کچھ مرچکے ہیں اور کچھ ابھی زندہ ہیں۔ میں نے کہا ہائے افسوس! کہاں ہیں مسلمان مرد اور عورتیں، مومنین اور مومنات، سچے مرد اور سچی عورتیں، روزے دار مرد اور روزے دار عورتیں، عبادت گزار مرد اور عبادت گزار عورتیں اور اللہ سے ڈرنے والے مرد اور ڈرنے والی عورتیں۔ کیا یہ مختصر قیمتی زندگی ایسے ہی بے ہودہ کاموں میں اور فضول باتوں میں برباد کرنے کے لیے ہے؟ کیا زندگی محض اس لیے ہے کہ اسے معصیت اور مہمل قسم کی باتوں میں گزار دیا جائے؟ کیا تمہارے پاس اس دنیا میں اس زندگی کے علاوہ کوئی زندگی ہے؟ کیا تمہارے پاس ان ایام کے علاوہ بھی کچھ دوسرے ایام ہیں؟ کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد و پیمان کر رکھا ہے کہ تم کو کبھی موت نہیں آئے گی؟

نہیں، ہرگز نہیں، بخدا یہ جھوٹ ہے، وہم و گمان ہے اور ناکام تمنائیں اور آرزوئیں ہیں۔

---

① طٰہٰ:25/20.

اپنے نفس کا محاسبہ کرو اور تب اپنی زندگی کا ایک نیا قابل عمل منصوبہ بناؤ، سخت جدوجہد کرو، خطاؤں سے بچو اور قافلۂ حق میں شامل ہو کر سفینۂ نجات میں سوار ہو جاؤ۔

''ایک عقل مند عورت ایک بے آب و گیاہ صحرا کو خوبصورت گلستان میں بدل دیتی ہے۔''

کرنیں

''آرام، پریشانیوں کے بعد ہی ہے۔''[1]

# بارگاہِ الٰہی میں سجدہ خوش نصیبی کی کنجی ہے

سعادت مال کی کثرت نہیں ہے
سعادت تو حقیقت میں ہے تقویٰ

خوش بختی کی کتاب میں پہلا صفحہ اور ہر دن مقررہ فرائضِ منصبی میں پہلا عمل فجر کی نماز ہے۔ تو اپنے دن کا مبارک افتتاح اور اپنی صبح کی ابتداء فجر کی نماز باجماعت سے کرو، تب تم اللہ کی امان میں، اس سے عہد و پیمان کے ساتھ اس کی حفاظت میں اور اس کی عنایت کے ساتھ اس کی ذمہ داری کے تحت اس کی پناہ میں آ جاؤ گی اور اس وقت تم تمام مکروہات سے محفوظ رہو گی اور تمام تر فضیلت اور خیر کی طرف تم رہنمائی پاؤ گی اور تم سے ہر قسم کی بری باتیں روک لی جائیں گی۔ اس دن میں کوئی خیر و برکت نہیں جس کی ابتداء فجر کی نماز سے نہیں ہوتی۔ اس دن کو اللہ تعالیٰ زندگی نہیں بخشتا جس کی صبح فجر کی نماز سے نہ ہوئی ہو۔ یہ مقبولیت کی پہلی علامت ہے اور کامیابی کی کتاب کا یہی عنوان ہے۔ عزت، تمکنت، کامیابی، کامرانی اور فتح و نصرت کی یہی علامت ہے۔ مبارک باد ہے اس کے لیے جو فجر کی نماز پڑھتی ہے اور خوش خبری ہے اس مومنہ کے لیے جو اس کا اہتمام اور محافظت کرتی ہے۔ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں جو فجر کی نماز قائم کرتی اور اس کی حفاظت کرتی ہے۔

---

[1] مسند احمد: 307/1، مسند عبد بن حمید: 636، السنۃ لابن ابی عاصم: 316، المستدرک للحاکم: 624/3، قال الشیخ الالبانی: صحیح (الصحیحۃ: 2382)۔

اور بڑی ناکامی، بدبختی اور نحوست اس کے لیے جو اس کو ضائع کر دیتی ہے۔
''فضول بحثیں اور لایعنی باتیں صفائی قلب اور سکون کو غارت کر دیتی ہیں۔''

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾

کرنیں

''کیا ہم نے تمہارا سینہ تمہارے لیے کھول نہیں دیا؟''[1]

## وہ خواتین جنہوں نے جانباز بہادروں کو جنم دیا

ہر غم میں تیرے ساتھ اعانت اسی کی تھی
تیری دعائے شب کی اجابت اسی کی تھی

حجاج بن یوسف کے سامنے جرأت و ہمت کے ساتھ ہم کلام ہونے والی اور اپنے رب پر بھروسہ کرنے والی عورت کی طرح بنو جس کے بیٹے کو حجاج نے قید کر لیا تھا اور اس نے اس کے سامنے خدا کی قسم کھا کر کہا تھا: ''میں تمہارے بیٹے کو ضرور قتل کروں گا'' جواب میں اس جرأت مند خاتون نے کہا: ''تو اگر قتل نہ بھی کرے تو بھی اسے ایک دن مرنا ہی ہے۔''

اس عورت کی طرح ہو جاؤ جس کو اللہ پر بڑا توکل تھا جب اس کی مرغیاں اپنے ڈربے میں اس کی نظروں سے اوجھل تھیں تو اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

''اے اللہ! میری مرغیوں کے ڈربے کی حفاظت فرمائیو، تو بہترین حفاظت کرنے والا ہے۔''

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی طرح قوتِ ایمانی کی ایک مضبوط چٹان بن جاؤ جب ان کے بیٹے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو شہید کرنے کے بعد ان کی لاش کو مصلوب کر دیا گیا تو انہوں نے وہ مشہور تاریخی جملہ کہا:

''آخر یہ شہ سوار کب تک نیچے نہیں اترے گا؟''[2]

یا پھر سیدنا خنساء رضی اللہ عنہا کی طرح بنو، جن کے چار بیٹے راہِ جہاد میں شہید ہوئے تو ان سب

---

(1) المنشرح: 1/94۔ (2) الروضۃ الفیحا فی اعلام النساء: 79/1۔

کی شہادت پر انہوں نے کہا تھا:

''اس اللہ رب العزت کا شکر ہے جس نے مجھے اپنی راہ میں شہید ہونے والے بیٹوں کی ماں ہونے کا شرف بخشا۔''[1]

ان عظیم خواتین کی سیرت کا مطالعہ کرو اور ان کے شاندار تاریخی کارناموں پر نظر ڈالو۔

''نسیمِ سحر سے نرم روی، مشک سے خوشبو اور پہاڑ سے مضبوطی اور ثبات کا وصف سیکھو۔''

---

[1] الاستیعاب لابن عبدالبر: 1829/4، الاصابۃ لابن حجر: 112/8، اسد الغابۃ: 89/7.

کرنیں

﴿وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ﴾

''دل شکستہ نہ ہو، غم نہ کرو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔''[1]

## اس زمیں کی پستیوں پر آسمان بن کر رہو

طولِ غمِ حیات سے دل کیوں ہو بے قرار
ایسی بھی کوئی رات ہے جس کی سحر نہیں

تم اپنے حسن و جمال میں آفتاب سے بڑھ کر ہو، اور عطر بیزی میں عود اور مشک و گلاب سے بہتر، عزت ووقار میں چاند سے ارفع و اعلیٰ اور اپنی شفقت و رحمت میں موسلا دھار بارش سے کہیں زیادہ۔ ایمان کے ساتھ اپنے جمال کی حفاظت کرو، قناعت کے ساتھ اللہ کی خوشنودی کی، حجاب کے ذریعے سے عفت وعصمت کی۔ تمہارا زیور سونے چاندی، ہیرے جواہرات سے بنا ہوا نہیں ہے، وہ تو سحر کے وقت نماز دوگانہ ہے، اللہ کے لیے روزے رکھنا اور پوشیدہ صدقہ جس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ گرم آنسوؤں کے قطروں سے چہرے کا وضو جو خطاؤں کو دھوڈالتے ہیں۔ بندگی کی بساط پر سجدۂ طویل اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے شرم وحیا جب شیطان برے کام پر ابھارے اور گناہ کی طرف مائل کرے۔ قیمتی اور خوبصورت لباس تو تقویٰ کا لباس ہے، اس کو زیب تن کر لو تو یقینی طور پر تم دنیا کی سب سے خوبصورت حسینہ ہو جاؤ گی خواہ تمہارا ظاہری لباس معمولی پھٹا پرانا ہی کیوں نہ ہو۔ عزت ووقار کے عبا کو پہن لو کیونکہ تم دنیا کی سب سے قابل قدر خاتون ہو اگرچہ بظاہر تمہارے پاؤں ننگے ہیں۔

خبردار کافرہ، فاجرہ، ساحرہ اور آبرو باختہ عورتوں کی زندگی کی ظاہری چمک دمک تمہاری آنکھوں کو خیرہ نہ کرے کیونکہ وہ جہنم کی آگ کا ایندھن بننے والی ہیں:

[1] آل عمران: 139/3.

﴿لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى﴾

''اس (آگ) میں نہیں جھلسے جائیں گے مگر بد بخت لوگ۔''①

''تم زندگی کی ہر موڑ پر تاریکی کا سامنا کرو گی، تمہارے سامنے اس کے سوا کوئی حل نہیں کہ اپنی ذات میں ہدایت کی شمع روشن کر لو۔''

① اللیل:92/15.

# دنیا کی سب سے
# خوش نصیب عورت

3

## انمول گھر

شامِ غم لیکن خبر دیتی ہے صبحِ عید کی
ظلمتِ شب میں نظر آئی کرن امید کی
اقبالؔ

کرنیں

صبح لائی ہے ایک نیا پیغام شام آئے گی انتظار نہ کر

## تمہارا مقام بلند بھی ہے اور قابلِ احترام بھی

بہت سے کام ایسے ہیں کہ جن سے بھاگتے ہو تم
نتیجہ ان کا دیکھو گے تو پھر محمود پاؤ گے

اے مسلمہ صادقہ، اے مومنہ عارفہ، اے انابت الٰہی کی جویا! سرسبز نخلہ کی طرح زندگی گزار جو شر سے بلند ہوتی ہے، اذیت اور اذیت رسانی سے دور ہوتی ہے، اس پر پتھروں کی بارش ہوتی ہے اور وہ جواباً ثمر ریز ہوتی ہے۔ موسم سرما ہو یا گرما، وہ ہمیشہ سدا بہار اور سرسبز ہوتی ہے۔ اس کی ہر چیز کارآمد اور نفع بخش ہوتی ہے۔ گھٹیا اور پست ذہنیت سے اپنے مقام کو بلند رکھ اور ہر چھوٹی بڑی ناپاکی سے خود کو دور رکھ اور ان باتوں سے خود کو محفوظ و مامون رکھ جو تم سے تمہاری شرم وحیا کے زیور چھین لیں۔

تمہاری گفتگو ذکر، تمہاری خاموشی فکر اور تمہاری نظر نصیحت پذیر ہو۔ تب تم سچی خوشی اور راحت پاؤ گی اور جہاں کہیں تم جاؤ گی لوگ تمہارا خیر مقدم کریں گے اور تمہاری تعریف ہمیشہ میں رطب اللسان رہیں گے اور تمہارے حق میں دعائے خیر کریں گے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل سے مصائب کے بادل چھٹ جائیں گے، خوف کے ہیبت ناک دیو غائب ہو جائیں گے اور پژمردگی پیدا کرنے والے فکری انتشار ختم ہو جائیں گے۔ پُرسکون نیند سو جاؤ کہ مومنین کی دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ جاگو کہ تمہاری تعریف میں ترانے گائے جارہے ہیں۔

اس وقت تمہیں احساس ہوگا کہ سچی خوشی اس بات میں نہیں ہے کہ تمہیں کیا کچھ حاصل ہوا ہے بلکہ حقیقی مسرت اللہ کی طاعت و بندگی میں ہے۔ دلی مسرت نہ تو نئے لباسوں میں ہے اور

نہ بندوں کی چاکری اوران کے سامنے حاضر باشی میں بلکہ حقیقی خوشی تو رب کریم کی اطاعت اور بندگی میں ہے۔

''اپنے آپ سے مایوس نہ ہونا، حالات بدلتے رہتے ہیں۔لیکن ان کی رفتار سست ہوتی ہے۔راہ میں ہمت شکن سنگِ گراں آئیں گے لیکن انہیں خاطر میں نہ لانا، اپنی راہ کھوٹی نہ کرنا۔''

''خبردار! راہ کی دشواریاں تمہیں مغلوب نہ کردیں۔''

﴿اُدْعُوْنِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾

کرئیں

''تم مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔''[1]

یہ بات کہتا ہے بندوں سے ربِ عرشِ عظیم
پکارو مجھ کو میں سب کی دعائیں سنتا ہوں

# نعمتوں کا اعتراف کرو اور اس کا حق ادا کرو

مصیبت میں بھی نعمتیں ہیں ہزار
ہے واجب کریں شکرِ پروردگار

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے شکر و اطاعت کے ساتھ فائدہ اٹھاؤ۔ پانی سے پیاس بجھاؤ، وضو اور غسل کرو۔ سورج سے روشنی اور گرمی حاصل کرو۔ چاند کی چاندنی اور حسن و جمال سے آنکھیں ٹھنڈی کرو۔ درختوں سے پھل اور نہروں سے سیرابی حاصل کرو۔ سمندر کے نظارے کرو اور سبزہ زار میدانوں میں چہل قدمی کرو۔ پھر اس کے بعد خدائے عزیز و غفار اور شہنشاہ جبار و قہار کا شکر ادا کرو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس احسان عظیم اور عطائے کریم سے جو اس نے تمہارے ساتھ کیا ہے، خوب فائدہ اٹھاؤ۔ لیکن خبردار! اللہ کی نعمتوں کا انکار نہ کرنا۔ وہ کیسے بدنصیب ہیں جو:

﴿یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰہِ ثُمَّ یُنْکِرُوْنَهَا﴾

''وہ اللہ کی نعمتوں کا ادراک رکھتے ہیں لیکن پھر بھی انکار کرتے ہیں۔''[2]

خبردار! کفرانِ نعمت سے بچو۔ گلاب کے کانٹوں پر نظر ڈالنے سے پہلے اس کے حسن و جمال کا مشاہدہ کرلو۔ تمازت آفتاب کا شکوہ کرنے سے پہلے اس کی روشنی سے فائدہ اٹھالو۔

---

[1] المومن: 60/40۔ [2] النحل: 83/16.

رات کی تاریکی کا گلہ کرنے سے قبل اس کے سکون اور خاموشی کا تصور کرو۔ تم ان چیزوں پر منفی اور مایوس کن گناہ کیوں ڈالو؟ رحمتوں اور زحمتوں میں کیوں تبدیل کرو جیسا کہ کہا گیا:

﴿اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ بَدَّلُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ کُفۡرًا﴾

''کیا تم نے ان لوگوں کے حال پر غور نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کفران نعمت میں بدل دیتے ہیں۔''[1]

تم ان نعمتوں کو حسنِ قبولیت کے ساتھ لو اور ان پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

''خطا سے صواب کی طرف پلٹنا۔ طویل اور پُرخطر سفر ہے۔ لیکن یہ ایک حسین وادی کی طرف ہے۔''

---

[1] ابراھیم: 28/14.

''مایوسی اور اس کی رحمت سے ناامیدی، یہ بدترین کفر ہے۔''

کرنیں

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ① ''اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو''

## توبہ اور استغفار مفاتیح الرزق ہیں

جب اشکِ ندامت بہتا ہے رحمت کی گھٹائیں چھاتی ہیں
پھر رزق کی بارش ہوتی ہے جب آنکھیں اشک بہاتی ہیں

ایک خاتون نے بیان کیا:

میرے شوہر کا انتقال ہو گیا اور اس وقت میں تیس سال کی ہو چکی تھی۔ میں پانچ بچوں کی ماں تھی۔ دنیا میری آنکھوں کے سامنے تاریک ہو گئی۔ میں دن رات روتی رہتی یہاں تک کہ میری بینائی متاثر ہو گئی اور مجھے آنکھوں کی روشنی کے ختم ہو جانے کا اندیشہ ہونے لگا۔ میں مایوسی، پژمردگی اور افسردگی کا شکار ہو گئی اور اپنے آپ کو بدنصیبوں میں شمار کرنے لگی۔ میرے بچے چھوٹے تھے اور میری آمدنی گزر بسر کے لیے ناکافی تھی۔ میں اس رقم میں سے تھوڑا تھوڑا خرچ کر رہی تھی جو میرے والد میرے لیے چھوڑ گئے تھے۔ ایک دن میں نے اپنے کمرے میں ریڈیو کا سوئچ آن کیا۔ اس وقت اشاعتِ کلام مجید کا پروگرام نشر ہو رہا تھا اور اس وقت میرے کانوں سے جو آواز ٹکرائی وہ یہ تھی:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو کثرت سے استغفار کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے سارے غم دور کر دیتے ہیں اور ہر قسم کی تنگی اور پریشانی سے نکال دیتے ہیں۔''②

تو میں اس کے بعد کثرت سے توبہ اور استغفار کرنے لگی اور میں نے اپنے بچوں کو بھی

---

① الزمر: 53/39. ② سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حدیث: 1518، سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فی الاستغفار، حدیث: 3819، مسند احمد: 248/1، السنن الکبری للنسائی: 10217، قال الشیخ الالبانی: ضعیف، حکم بن مصعب راوی مجہول ہے، (الضعیفة: 705)۔

ایسا کرنے کی تاکید کی۔ بخدا ابھی چھ ماہ سے زیادہ عرصہ بھی نہیں گزرا تھا کہ میرا قانونی مشیر آوارد ہوا جس نے میری پرانی جائیداد کا سودا کیا تھا۔ اس نے کئی لاکھ کی خطیر رقم پیش کی۔ میرا بیٹا اس صوبے کا پہلا طالب علم تھا جس نے قرآن پاک کامل حفظ کیا اور لوگوں کی توجہ اور عنایت کا مرکز بن گیا۔ میرا گھر خیر و برکت سے بھر گیا۔ اور میں آرام و آسائش کے ساتھ خوشیوں سے بھرپور زندگی گزارنے لگی۔ میرے تمام بیٹے اور بیٹیاں سعادت مند اور صالح ہیں۔ رنج وغم، مصیبت و آلام اور تنگی اور تنگ دستی سب دور ہو چکی ہیں اور اب میں اپنے آپ کو خوش نصیبوں میں شمار کرتی ہوں۔''

''اگر تم نے خود کو مایوسی کے حوالہ کر دیا تو تم کچھ بھی نہیں کر سکتیں اور کبھی خوش بختی اور کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتیں۔''

کرنیں

﴿اِنَّهٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ﴾

کرنیں: ''اللہ کی رحمت سے کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔''[1]

## دعائیں، بلائیں دور کرتی ہیں

بلائیں بھیجتا ہے دوستوں پر
کبھی ہے آزماتا نعمتوں سے

میرے ایک عابد و زاہد اور نیک طینت دوست ہیں جن کی اہلیہ کو کینسر کی بیماری لاحق ہو گئی۔ ان کے تین بیٹے تھے۔ وہ مایوسی کا شکار ہو گئے اور دنیا ان کی آنکھوں کے سامنے تاریک ہو گئی۔ کسی عالمِ دین نے ان کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی بیوی کے لیے راتوں میں قیام کا اہتمام کریں اور دعائے سحر گاہی اور استغفار کا سہارا لیں اور قرآن پاک پڑھ کر آبِ زمزم پر دم کریں۔ چنانچہ وہ برابر یہ عمل کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کے لیے قبولیت کے دروازے کھول دیے۔ انہوں نے زمزم سے اپنی اہلیہ کو غسل دیا اور اس پر دم کیا ہوا پانی پلاتے رہے۔ وہ فجر کی نماز کے بعد سے اشراق تک اپنی اہلیہ کے ساتھ ذکر کرنے کے لیے بیٹھتے اور مغرب کی نماز کے بعد سے عشاء تک ساتھ ساتھ ذکر میں مشغول ہوتے، توبہ و استغفار اور دعاؤں کا اہتمام کرتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کی دعائیں سن لیں اور جو مرض تھا اللہ تعالیٰ نے اسے دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا یاب کر دیا اور کینسر کے مہلک مرض سے عافیت دی۔ ان کی جِلد اور زلفوں کو پہلے سے زیادہ حسین و جمیل بنا دیا۔ اس کے بعد توبہ اور استغفار اور قیام لیل ان کی زندگی کا ایک لازمی جزو بن گیا۔

سبحان اللہ......! ساری حمد و ثنا اسی کے لیے ہے جو بیماری سے شفا دیتا ہے اور صحت و توانائی عطا کرتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے سوا کوئی پالنہار نہیں۔

---

[1] یوسف: 87/12.

تو اے میری بہن! جب تو بیمار ہو تو اسی کی طرف رجوع کر اور دعا، توبہ اور استغفار کثرت سے کر۔ تمہارے لیے بڑی خوش خبری ہے کہ اللہ تمہاری دعاؤں کو سن رہا ہے اور انہیں قبول کر رہا ہے، مصیبتوں کو دور کر رہا ہے اور برائیوں کو دفع دور کر رہا ہے۔

﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ﴾

''ذرا سوچو تو، کون ہے جو مضطر کی پکار سنتا ہے جب وہ پکارتے ہیں۔''[1]

''ماضی اور حال کا جائزہ لو۔ زندگی تجربات کا مجموعہ ہے۔ تو انسان کے لیے ان تجربات سے کامیاب گزرنا ضروری ہے۔''

---

① النمل: 27/19.

﴿إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾

کرنیں

کرنیں: ''بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے۔''①

# یک نا امیدی ہزار امید است

مایوسی اور ناامیدی کو اپنے قریب پھٹکنے نہ دو!

تنگی اور بدحالی میں یاد کرو اس مالک کو
جس نے ہر ہر موقع پر فضل کیا، انعام دیا
زندگی میں ہیں جو نشیب و فراز
نعمتوں کا یہ سلسلہ ہے دراز

ایک نوجوان جیل کی آہنی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا گیا۔ اپنی ماں کا وہ اکلوتا بیٹا تھا جو اس کے بڑھاپے کا واحد سہارا تھا۔ ماں کی راتوں کی نیند اڑ گئی اور دن کا سکون غارت ہو گیا۔ وہ گریہ وزاری کرتی رہی جس حد تک وہ کر سکتی تھی۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی اس عظیم کلمہ کی طرف رہنمائی کی: ''لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ'' اللہ کے سوا کسی میں کوئی طاقت اور قوت نہیں ہے۔ یہ وہ بابرکت کلمہ ہے جسے جنت کے خزانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ وہ بڑھیا اس مبارک کلمہ کا بار بار ورد کرتی رہی۔ کچھ ہی دنوں کے بعد جب کہ وہ اپنے بیٹے کی رہائی کی طرف سے مایوس ہو چکی تھی اس کے دروازے پر دستک ہوئی۔ اس کا بیٹا اس کے سامنے تھا۔ اس کا دل خوشیوں سے بھر گیا۔ یہ تعلق باللہ اور اپنے امور کو اللہ کے حوالہ کرنے کا نتیجہ تھا۔ یہ دعاؤں کا ثمرہ تھا جو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے مانگا کرتی تھی۔

① الاحزاب: 33/33. ②صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء اذا علاء عقبة، حدیث: 6384، صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب استحباب خفض الصوت بالذکر، حدیث: 2704، سنن ابی داود: 1526، سنن الترمذی: 3461، سنن ابن ماجه: 38/4.

تمہارے لیے یہ ضروری ہے کہ ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' کی تسبیح کثرت سے پڑھا کرو۔ یہ ایک عظیم کلمہ ہے۔ اس میں خوش بختی اور کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔ بار بار اس کا ورد کرو، اس کے ذریعہ سے غم واندوہ کو دور بھگا دو، اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے سرور ونشاط کا تحفہ اور رنج وغم سے نجات کا مژدہ وصول کرو۔

خبردار! کبھی مایوسی اختیار نہ کرنا اور ناامیدی کو قریب نہ پھٹکنے دینا۔ کیونکہ ہر تنگی کے بعد فراخی ہے اور ہر بدحالی کے بعد خوشی حالی۔ اس لیے کبھی امید کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ یہ ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ اس پر بحث ومباحثہ فضول ہے۔ واللہ، اللہ تبارک وتعالیٰ بندے کے توکل اور حسنِ ظن کے مطابق فیصلہ فرماتے ہیں۔ اسی سے مانگو کیونکہ اسی کے پاس سب کچھ ہے اور اس کی رحمت کا انتظار کرو کیونکہ وہی دشواریاں دور کر کے راہیں ہموار کرتا ہے۔

رنج وغم اپنے سب نہاں رکھیے، لوگ سن کر ہنسی اڑائیں گے
اپنی باتوں سے دل کے زخموں پر وہ نمک ہی چھڑکنے آئیں گے

کرنیں

﴿إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ﴾

''بے شک آپ کا رب بڑا مغفرت والا ہے۔''[1]

# تمہارا گھر قصر محبت وعزت ہے

رحمان کے ہم سب بندے ہیں، ایمان اسی پر لاتے ہیں
ہیں ختم رسل ﷺ ہادی اپنے، جو سیدھی راہ دکھاتے ہیں

عزیزۂ گرامی قدر! گھر کی پناہ گاہ میں رہو، سوائے ضروری امور کے گھر کی دہلیز سے باہر قدم نہ نکالو۔ تمہاری خوش بختی کا راز گھر کے آنگن کی چہار دیواری میں پوشیدہ ہے (اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو)۔ تم اپنی عفت وعصمت، عزت وناموس اور حشمت وشرافت کی حفاظت اسی مضبوط قلعہ میں رہ کر ہی کر سکتی ہو۔ وہ عورتیں بے وقعت ہیں جو بازاروں میں بلاضرورت ادھر ادھر ماری ماری پھرتی ہیں۔ ان کی غرض محض نئے فیشن اور نئے ڈیزائن کا مشاہدہ کرنا ہوتا ہے۔ وہ تجارتی مراکز اور سوپر مارکیٹ میں صرف اس لیے جاتی ہیں کہ نئے اور انوکھے سامانِ زیبائش کے بارے میں استفسار کریں۔ ان سطح بیں خواتین کے سامنے نہ تو دین کی اہمیت ہے اور نہ دعوتِ دین کی اور نہ پیغام ہدایت کو لوگوں تک پہنچانے میں ان کی کوئی دلچسپی ہے، نہ تو ان کے اندر علم ومعرفت اور ثقافتِ اسلامیہ کے حصول کا عزم ہے۔ بلکہ وہ فضول خرچی کرنے والی اور مال وزر اڑانے والی بیگمات ہیں۔ ان کی تمنائیں اور آرزوئیں بس لذیذ غذاؤں اور جدید طرز کے قیمتی ملبوسات تک محدود ہیں۔ خبردار! اپنے گھر کا خیال رہے، کیونکہ یہی خوشیوں کا منبع اور پناہ گاہ ہے، امن وراحت کی جگہ، کنج عافیت اور گوشۂ انسیت ہے۔ یہی تو سلامتی کا کعبہ ہے جو انسانوں کے تصرف بے جا سے محفوظ رکھتا ہے۔ اپنے گھر کو مرکزِ محبت، محورِ الفت، عمدہ اور مبارک عطا وبخشش کا توشہ خانہ بناؤ۔

[1] النجم: 32/53.

''اپنی پریشانیاں کسی پر ظاہر نہ کر۔مگر اس غمگسار کے سامنے جو فکر و خیال سے، اپنی ہمدردانہ باتوں سے، ہمت افزا کلمات، نصیحتوں اور مشوروں سے تمہارے دکھ درد میں شریک ہو۔جو تمہارے رنج کو خوشیوں میں،غم کو راحتوں میں اور نامرادیوں کو خوش بختیوں میں بدل دے۔''

کرنیں

''مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کے تمام معاملات میں اس کے لیے خیر ہے۔''①

## بے کار باتوں کے لیے تمہارے پاس وقت کہاں ہے

یوں بھی رات کاٹی ہے زندگی کے ماروں نے
چاند نے جلا ڈالا ڈس لیا ستاروں نے
کیف بھوپالی

بے کار بحث و مباحثہ میں نہ الجھو، لایعنی فضول باتوں میں اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کرو۔ کیونکہ یہ باتیں دل میں تنگی اور کدورت کا سبب بنتی ہیں۔ جن امور میں لوگوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے ان پر کسی کو قائل کرنے اور اپنی رائے تھوپنے کی کوشش نہ کرو۔ اپنا نقطۂ نظر نہایت سادگی سے بیان کردو، منہ سے جھاگ نکالے بغیر۔ گلے پھاڑ کر، چلا کر، دھونس جما کر اپنی بات منوانے کی کوشم کرنا فضول ہے۔ دوسروں کو حرفِ تنقید بنا کر اور ان پر کیچڑ اچھال کر ان کے دلوں میں اپنے بارے میں غلط رائے قائم نہ کرو کیونکہ اس سے تم اپنا سکون کھو دوگی۔ ان باتوں سے پرہیز ہی بہتر ہے۔

تمہیں جو کچھ کہنا ہے نرم اور پیار بھرے لہجے میں شریفانہ طور پر کہہ ڈالو۔ اس طرح تم لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کروگی اور ان کے فکر و خیال پر چھا جاؤ گی۔ اس کے برعکس لوگوں کی غیبت، حزن و ملال اور رنج و غم کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ دوسروں کی عیب جوئی، ان کو حقیر سمجھنا اور ان پر طعن کرنا، اجر کی بربادی اور بار گناہ سے گراں باری کا سبب بنتے ہیں اور اطمینان قلب جاتا رہتا ہے۔ اپنے عیوب کی اصلاح کی کوشش کرو اور اگر لوگوں کے عیوب پر نظر جائے تو اس

---

① صحیح مسلم، کتاب الزهد، باب المؤمن امره كله خير، حدیث: 2999، مسند احمد: 332/4، صحیح ابن حبان: 2896، سنن الدارمی: 2777.

سے نصیحت حاصل کرو اور اس بات کی کوشش کہ وہ عیوب تم میں نہ پائے جائیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں کامل اور معصوم نہیں بنایا ہے بلکہ ہم سب گنہگار، خطا اور نسیان کے پتلے ہیں۔ خوش خبری ہے ان کے لیے جن کی نگاہیں اپنے عیوب پر پڑتی ہیں اور دوسروں کے عیوب سے وہ چشم پوشی کرتی ہیں۔

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر، رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پہ جو نظر، تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا
ظفرؔ

''ایک ماں جس کا بیٹا اونچائی سے گر کر زخمی ہو گیا ہو، رونے دھونے میں اپنا وقت برباد نہیں کرتی بلکہ وہ اس کے زخموں کے مرہم پٹی پر توجہ دیتی ہے۔''

کرنیں

''جان لو جو کچھ تمہارے ساتھ ہوا اس سے چھٹکارے کی
صورت نہیں تھی۔''[1]

# روشن ضمیر بنو، تمہیں حیات جاوداں بخشی جائے گی

غم حاصلِ حیات ہے غم جانِ کائنات
وہ دل ہی کیا نشاطؔ جسے غم ملا نہیں

داود نشاطؔ

زندگی پر پیار بھری نگاہ ڈالو، والہانہ محبت کی نظر، کیوں کہ زندگی انسان کے لیے اللہ رب العزت کا عطیہ ہے۔ اس یکتا اور بے ہمتا کا تحفہ قبول کرو اور نہایت خوش دلی، فرحت اور سرور وانبساط کے ساتھ اسے لے لو۔ صبح کو اس کی روشن کرنوں کے ساتھ اور رات کو اس کے وقار اور خاموشی کے ساتھ اور دن کو اس کی روشنی اور بڑائی کے ساتھ اپنالو۔ صاف وشفاف پانی، اللہ کی حمد بیان کرتے اور اس کا شکر ادا کرتے ہوئے پیو۔ صاف اور تازہ ہوا میں سانس لیتے ہوئے خوشی اور فرحت محسوس کرو۔ کلیوں کی تازگی اور پھولوں کی خوشبو سے مشام جان معطر کرو۔ پھر اس کے بنانے والے کی پاکی بیان کرو۔ کائنات پر عبرت کی نگاہ ڈالو اور اس کی تخلیق پر غور وفکر کرو۔ زمین رب کی ایک مبارک بخشش وعطا ہے، اس سے خوب فائدہ اٹھاؤ۔ باغوں میں، بہاروں میں، خوبصورت کلیوں، تروتازہ، حسین وجمیل پھولوں اور شفاف ہواؤں میں، آفتاب کی گرمی اور چاند کی ضیا پاشی میں رب کریم کے بے شمار عطیات ہیں، ان سے بھرپور استفادہ کرو۔ اس طرح کہ یہ نعمتیں اور عنایتیں تمہارے اندر جذبہ شکر کو ابھار دیں اور تم کو طاقت

---

[1] سنن ابی داود، کتاب السنة، باب فی القدر، حدیث: 4699، سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فی القدور، حدیث: 77، مسند احمد: 182/5، مسند ابن ابی شیبة: 130/1، 105/1 قال الشیخ الالبانی: صحیح۔

وبندگی پر آمادہ کردیں۔ یہ سب عطاو انعام اللہ کی اطاعت وبندگی پر کمر بستہ ہونے میں تمہارے مددگار ومعاون ہوں۔ ساری تعریفیں اور سارا شکر اسی ذات باری تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہم پر ان نعمتوں کا فیضان کیا ہے اور ہمیں اپنے فضل وکرم سے نوازا ہے۔

خبردار! تمہارا رنج وغم اور تمہاری پژمردگی اور مایوسی تمہیں ناشکری پر آمادہ نہ کرے۔ اے اللہ کی حمد کرنے والی......! اس کا شکر بجالانے والی اس حقیقت کو خوب سمجھ لو، اللہ عزوجل جو خالق ہے اسی نے رزق کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ یہ ساری نعمتیں جو اس نے دے رکھی ہیں سب کی سب اس کی طاعت وبندگی میں ہماری استعانت کرتی ہیں، جیسا کہ اس نے خود ہی فرمایا ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا﴾

''اے پیغمبرو......! کھاؤ پاک چیزیں اور عمل کرو صالح۔''[1]

تونگری بہ دل است نہ بہ مال۔ سب سے بہتر کرم ان کا عطیہ ہے جن کے پاس کچھ بھی نہیں لیکن وہ پیار بھرے کلمات اور مخلصانہ مسکراہٹ کی قدر وقیمت سے آگاہ ہیں۔ بہت سے لوگ عطاو بخشش کرتے ہیں لیکن اس طرح گویا وہ ایک زوردار طمانچہ رسید کر رہے ہوں۔

[1] المومنون: 23/51.

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا﴾

کرنیں

''جو بھی اللہ سے ڈرتا ہے اللہ، اس کے لیے راستہ نکال دیتا ہے۔''[1]

# کسی پر خوش بختی تمام ہوئی اور نہ کسی پر بھلائیوں کی تکمیل ہوئی

اللہ بے نیاز کے ذکرِ مدام سے
حزن و ملال دور کرو اس کے نام سے

تم بہت بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہو، اگر تم یہ گمان رکھتی ہو کہ حالات ہمیشہ صد فیصد تمہارے موافق ہی ہوں گے۔ یہ بات جنت ہی میں ممکن ہے کہ انسان کی چھوٹی بڑی ہر خواہش پوری ہو جائے۔ اس دنیائے آب و گل میں خوشیاں عارضی ہوتی ہیں۔ یہاں تمہیں وہ سب کچھ نہیں مل سکتا جس کی تم خواہش رکھتی ہو۔ یہاں ہر ایک مسائل میں الجھا ہوا ہے۔ بیماریاں، بلائیں اور مصیبتیں اور ابتلاء و آزمائش کا ایک وسیع دائرہ ہے جو انسان کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔ تنگ دستی کے زمانے میں صبر اور فراخی و خوش حالی کے زمانے میں شکر ادا کرو، اور خواب و خیال کی دنیا میں مت رہو۔ صحت بغیر بیماری کے، خوشحالی بغیر غربت و افلاس کے، خوشیاں بغیر رنج و اندوہ کے، شوہر جس میں کوئی منفی بات نہ ہو، دوست جو خطاؤں سے مبرا ہو......، ایسی مثال کے پائے جانے سے اپنے ذہن کو صاف کر لو اور ان چیزوں کی تمنا نہ کرو، ان کا حصول ممکن نہیں۔ سیکھو کہ کس طرح منفی پہلوؤں پر قابو پایا جا سکتا ہے اور غلطیوں کی اصلاح کس طرح ممکن ہے۔ خطاؤں، لغزشوں اور منفی ملاحظات سے صرف نظر کرو۔ خوبیوں اور مثبت پہلوؤں پر نظر رکھو۔ حسنِ ظن سے کام لو، لوگوں کی معذرتیں سنو اور بھروسہ صرف اللہ کی ذات پر کرو کیونکہ لوگ اعتماد کے قابل نہیں ہوتے اور کوئی اس قابل نہیں کہ اپنا معاملہ اس کے تفویض (سپرد) کر دیا جائے۔

---

[1] الطلاق 2/65.

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّهُمْ لَنْ يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا﴾

''اللہ کے مقابلے میں وہ تمہارے کچھ بھی کام نہیں آسکتے۔''[1]

''اپنی زندگی کے تاریک حصوں پر نظر مرکوز نہ کرو، دوسری طرف روشنی موجود ہے تمہیں بس اس کے رخ کو اپنی طرف موڑ دینا ہے اور روشنی حاصل کرنا ہے۔''

---

[1] الجاثیۃ: 19/45

کرنیں

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا﴾

"جو اللہ کا تقویٰ (ڈر و خوف) اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے
معاملات آسان کر دیتے ہیں۔"[1]

## بستانِ معرفت میں داخل ہو جاؤ

عیب سے کب ہے مبرا تیری ذات
عیبِ دوراں سے گزر اے باصفات

نیک بختی کے مختلف اسباب ہیں، ان میں ایک دینی شعور "تفقہ فی الدین" بھی ہے۔ دینی تعلیم شرح صدر کا ذریعہ اور اللہ کی خوشنودی کا وسیلہ ہے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تبارک وتعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے تفقہ فی الدین
عطا فرماتے ہیں۔"[2]

پڑھو آسان علمی کتابوں کو جو نفع بخش ہیں، جو تمہارے علم و دانش اور فہم و عقل میں دین کے تعلق سے اضافہ کا باعث بنیں گی۔ مثلاً: ریاض الصالحین، فقہ السنہ، فقہ الدلیل اور آسان عام فہم تفاسیر اور دیگر مفید کتابیں۔ تمہیں معلوم ہے اعمال میں سب سے بہتر عمل کون سا ہے؟ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب میں اللہ تعالیٰ کے منشا و مراد کی معرفت ہے اور احادیثِ نبویہ میں رسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ اور آپ ﷺ کے منشا اور مراد کو سمجھنا ہے۔ اس لیے تمہارے لیے ضروری ہے کہ اللہ کے کلام قرآن پاک پر تدبر کرو اور اپنی بہنوں کے ساتھ اس کا اجتماعی مطالعہ اور اس کو پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی کوشش کرو۔ جہاں تک بآسانی ممکن ہو اسے حفظ

---

[1] الطلاق: 4/65. [2] صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا...، حدیث: 71، صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب النھی عن المسالۃ، حدیث: 1037، سنن ابن ماجہ: 221، مسند احمد: 98/4۔

کرنے کی کوشش کرو، قرآن پاک سننے اور اس پر عمل کرنے کا اہتمام کرو۔ شرعی احکام سے عدم واقفیت قلب کی تاریکی اور دل کی تنگی کا سبب ہے۔ تمہارے پاس ایک گھریلو لائبریری ضرور ہو۔ خواہ وہ چھوٹی سی ہی کیوں نہ ہو۔ اس میں مستند مفید کتابیں ہو، عمدہ اسلامی خطبات اور مواعظ پر مشتمل کیسٹ ہوں۔ بے ہودہ گانوں کے سننے میں اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کرو۔ ٹی وی سیریل دیکھنے سے پرہیز ضروری ہے۔ زندگی کا ہر لمحہ قیمتی ہے اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کو دینا ہے۔ وقت کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی مرضی کے مطابق استعمال کرو۔ وقت ایک قیمتی سرمایہ ہے اس کو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ بناؤ اور اس کی قدر و قیمت میں اضافہ کرو۔

''ایک خوداعتماد انسان کی مسکراہٹ سخت سے سخت مشکل کو آسان بنا دیتی ہے۔''

دنیا کی سب سے
خوش نصیب عورت

4

گھر ہائے گراں مایہ

شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے
اقبالؔ

﴿لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا﴾

کرنیں

''ممکن ہے اللہ اس کے بعد کوئی نئی صورت پیدا کردے۔''①

## شکستہ دلوں اور اشک بار آنکھوں کو یاد کرو

نویدِ صبحِ درخشاں، نسیم بادِ بہار
شبِ سیاہ و فصلِ خزاں کے بعد تو ہے

ادیبوں میں سے ایک نے لکھا ہے:

''اگر تم سمجھتی ہو کہ زمانہ سے تم نے یہ عہد و پیمان کر رکھا ہے کہ تمہارے لیے وہی کچھ ہوگا جو تم چاہتی ہو، تمہاری زندگی کے ہر شعبہ اور ہر معاملہ میں وہی ہوگا جو تمہاری پسند ہے یا جو تمہاری دیرینہ آرزو ہے، یہ خیال تمہارے اندر ایک ایسے احساس کو جنم دے گا جو ہر لمحہ تمہیں دکھی رکھے گا۔ تم اپنے آپ پر حکمرانی کرتی رہیں لیکن تم نے وہ کچھ حاصل نہیں کیا جو تم چاہتی تھیں۔ خاص طور پر جب رکاوٹیں تمہارے عزائم کا راستہ روکیں گی۔ لیکن اگر تم نے اس حقیقت کو مان لیا کہ زمانے کی روش یہی ہے کہ کبھی دیا جاتا ہے اور کبھی چھین لیا جاتا ہے، کبھی عطا و کرم کی بارش ہوتی ہے اور کبھی روک لیا جاتا ہے۔ زندگی جب تمہیں کوئی چیز بخشتی ہے تو اپنی بخشش کو بھولتی نہیں، وہ اس کا بدلہ کبھی نہ کبھی وصول کر لیتی ہے۔ زندگی کا یہ رویہ کچھ تمہارے ساتھ خاص نہیں، یہ تو اولاد آدم کا مقدر ہے، خواہ وہ محلوں میں رہتی ہوں یا جھونپڑیوں میں، خواہ وہ آسمان کی حدود کو چھو رہی ہوں یا فرش زمین ان کا بستر ہو۔ تو اپنے غم کو ہلکا کرنے کی کوشش کرو اور اپنے آنسوؤں کو پوچھ ڈالو کیونکہ تم تنہا نہیں جس کو زمانے کے تیر نے زخمی کیا ہے۔ جریدۂ ہستی پر ایک تم ہی نہیں ہو جس سے رنج و الم کی ابتدا ہوئی ہے۔ تمہارے مسائل اور تمہارے

① الطلاق: 1/65.

رنج والم کوئی انہونی اچھنبے بات نہیں ہے۔

''اپنے گناہوں پر غور وفکر کر کے خود کو مایوسی کا شکار نہ بناؤ بلکہ ان نیکیوں کے بارے میں سوچو جو ان برائیوں کو مٹا کر ان کی جگہ لے لیں گی۔''

کرنیں

''مصیبت میں ایک اللہ ہی یاد آتا ہے''

# یہ لوگ شادماں نہیں ہیں!

دن جن کے گزرتے ہیں یہاں عیش و طرب میں
وہ خوابِ پریشاں سے، پریشان بہت ہیں

عیش وعشرت، مادی آسائش اور دولت کو پانی کی طرح بہانے والوں کی زندگی کی طرف حسرت بھری نگاہ نہ ڈالو۔ وہ قابل رحم ہیں، قابل رشک نہیں۔ ایسے لوگ جو اپنی ذات پر بے تحاشا خرچ کرتے ہیں اور مسرت کے حصول میں اپنی ہر خواہش، ہر تمنا اور ہر لذت وشہوت کی تکمیل چاہتے ہیں۔ اس سے کوئی غرض نہیں کہ ان کی یہ خواہش جائز ہے یا ناجائز، حلال ہے یا حرام۔ ہرگز نہیں، یہ لوگ نہ تو خوش ہیں اور نہ خوش بخت۔ یہ لوگ تو حقیقتاً رنج والم کی دلدل میں دھنستے جارہے ہیں۔ کیونکہ جو لوگ اللہ تبارک و تعالیٰ کے بتائے طریقے سے منحرف ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں وہ کبھی شادماں نہیں رہ سکتے، کبھی خوش نہیں رہ سکتے۔ اس لیے ہرگز یہ گمان نہ کرنا کہ فضول خرچی کرنے والے اور عیش وعشرت کی زندگی گزارنے والے شادماں اور مطمئن ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ ایسی غریب خواتین جو مٹی کے بنے جھونپڑوں میں رہتی ہیں ان سے زیادہ خوش وخرم و شادماں ہیں جو نرم وملائم ،آراستہ وپیراستہ آرام دہ بستروں پر سوتی ہیں اور اطلس وکمخواب، حریر وابریشم ان کا اوڑھنا بچھونا ہے اور جو مخملی لباسوں میں قصر نشیں ہیں۔ بے شک ایک مسکین مومنہ، عابدہ اور زاہدہ خوش بخت اور خوش وخرم ہے ان کم نصیب عورتوں کے مقابلے میں جو

اللہ کی راہ سے بھٹکی ہوئی ہیں۔

''خوش بختی تمہارے اندر ہی کہیں چھپی ہے، اس لیے اپنی ذات کو اپنی جدوجہد کا محور بناؤ۔''

کرنیں

﴿فَاعۡلَمۡ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾

''خوب جان لو، معبود حقیقی تو صرف اللہ ہے۔''[1]

## سب سے اچھا راستہ، اللہ کا راستہ ہے

غم کی ہر آہٹ سے ڈر جانا نہیں مردانگی
دفعِ مشکل گرچہ آساں ہو تمہارے بس کا ہو

نیک بختی کیا ہے؟ کیا خوش بختی مال وزر سے ہے؟ کیا وہ حسب ونسب اور جاہ ومنصب سے ہے؟ اس سوال کے متعدد جوابات ہوسکتے ہیں۔ لیکن ہمیں اس خاتون کی شادمانی پر غور کرنا چاہیے۔

ایک شوہر نے اپنی بیوی سے بحث ومباحثہ کے دوران کہا:

''میں تم کو مشقت میں ڈالنے والا ہوں۔ بیوی نے نرم لہجہ میں عرض کیا: تم ایسا نہیں کر سکتے۔ شوہر نے کہا: وہ کیسے؟ بیوی نے جواب دیا: اگر مسرت وشادمانی مال سے وابستہ ہوتی تو تم مجھے اس سے محروم کر دیتے، یا حقیقی خوشی زیورات سے وابستہ ہوتی تو تم انہیں چھین لیتے۔ لیکن تم اور سارے انسان کسی چیز کے مالک نہیں ہیں۔ میں مسرت وشادمانی اپنے ایمان میں پاتی ہوں اور ایمان میرے دل میں ہے اور دل پر سوائے رب العالمین کے کسی کا اختیار نہیں۔''

یہی سچی خوشی اور حقیقی خوش بختی ہے یعنی ایمانی شادمانی۔ اور اس ایمانی مسرت اور حلاوت کو صرف وہی محسوس کرسکتا ہے جس کا دل ودماغ اور ذہن وفکر اللہ کی محبت سے سرشار ہے۔ وہی حقیقی مسرت سے ہمکنار ہے۔ وہ جو یکتا اور بے ہمتا ہے اسی سے سعادت ونیک بختی طلب کرو

[1] محمد: 19/47.

اوراس کی بندگی میں زندگی کی حقیقی مسرت حاصل کرلو۔

حقیقی مسرت اور خوش بختی کے حصول کا بس ایک ہی طریقہ ہے، اپنے سچے دین کی معرفت جس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تھے۔ ایک بار جس کی لذت آشنائی اس ایمانی مسرت سے ہوگئی اس کے لیے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ جھونپڑی میں سوتا ہے یا فٹ پاتھ پر۔ وہ روٹی کے ایک معمولی ٹکڑے پر قانع و صابر ہوسکتا ہے اور وہ دنیا کا سب سے خوش بخت انسان بن سکتا ہے۔ لیکن جو اس راہ مستقیم سے بھٹک گیا وہ محسوس کرے گا کہ اس کی پوری زندگی رنج و الم سے بھری ہے۔ اس کی دولت اس کی محرومی کا باعث، اس کے اعمال خسران اور گھاٹے کا سودا اور اس کا انجام ذلت و رسوائی ہے۔

''مال و دولت زندگی کی آسائشوں کے لیے ہے، زندگی محض مال و دولت کے حصول کے لیے نہیں ہے۔''

کرنیں

''اے اللہ میں آپ سے عفوودرگزر اور عافیت کی طلبگار ہوں۔''①

## جب مشکلات بڑھ جائیں تو مشکل کشا سے مدد طلب کرو

راستے مسدود ہیں تو غم نہ کر
پڑھ الم نشرح کریں گے شرح صدر

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ایک معاملہ ایسا پیش آیا کہ جس نے مجھے تنگی میں مبتلا کر دیا۔ میرے اوپر ایک ایسا غم مسلط ہو گیا جو دائمی تھا۔ میں نے ہر ممکن تدبیر کر ڈالی کہ رنج والم سے نجات حاصل کروں اور تمام طریقے آزما لیے لیکن گلوخلاصی کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ اچانک قرآن پاک کی اس آیت پر میری نظر گئی:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا﴾

''جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لیے راہ نکال دیں گے۔''②

تو مجھے اس بات کا ادراک ہوا کہ تقویٰ خوفِ خدا ہی ہر قسم کے غم سے نکلنے کا ذریعہ ہے۔
تو میں نے تقویٰ کی حقیقت پر غور کرنا شروع کیا اور میں نے غم سے نجات کا راستہ ڈھونڈ لیا۔

تو میں اسے علی الاعلان کہتا ہوں کہ تقویٰ ہی دانشمندوں کے نزدیک تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔ مصیبت گناہوں کے پاداش میں آتی ہے اور وہ توبہ کے نتیجہ میں دور کردی جاتی ہے۔ حزن وملال، پریشانی اور پریشان حالی اور تنگی اور بدحالی شامت اعمال کا نتیجہ ہی تو ہیں۔ ان میں نماز میں کوتاہی اور کمی، مومنات کی غیبت اور پردے کے معاملہ میں تساہل یا حرام

---

① سنن ابی داود، کتاب الادب، باب ممایقول اذا اصبح، حدیث: 4705، سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب ما یدعو به الرجل اذا اصبح، حدیث: 1783، السنن الکبری للنسائی: 52301، مسند احمد: 5/52، قال الشیخ الالبانی: صحیح.
② الطلاق: 2

کاموں کا ارتکاب ہوسکتا ہے۔ کیونکہ جو کوئی اللہ تبارک وتعالیٰ کے طریقے سے انحراف کرتا ہے لازماً اس کو اپنی کوتاہیوں کی قیمت چکانی پڑتی ہے۔ اور شریعت الٰہی کو نظر انداز کرنے کا بل ادا کرنا پڑتا ہے۔ جو خوشی اور خوش بختی کا خالق ہے وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ تو تم کسی دوسرے سے سچی خوشی کی کیسے طلب گار ہوسکتی ہو؟ خوش بختی اگر ہر انسان کے اپنے اختیار میں ہوتی تو پھر روئے زمین پر کوئی غم زدہ، محروم اور مغموم شاید ہی ہوتا۔

''تمام مایوس کن مصنوعی یاسیت سے خود کو دور رکھو اور ان کے وجود کو فراموش کردو اور نظر کو کامیابی پر مرکوز کرلو، پھر کبھی تم کو ناکامی کا منہ نہیں دیکھنا پڑے گا۔''

کرنیں

''میں اپنے بندے کی توقع کے مطابق ہوں۔''①

# ہر دن ایک نئی زندگی کا آغاز کرو

قدم راہِ مجد و شرف میں جو رکھو
ستاروں سے بھی چندے آگے نکل جا

اللہ سے دوری، ثمر حیات میں تلخی پیدا کرتی ہے۔علم، اذہان، فہم وفراست، قوت و جمال اور معرفتِ حق میں خوبیاں ضائع ہوجاتی ہیں اور سب کی سب بدبختی اور نامرادی میں بدل جاتی ہیں جب ایک انسان توفیق الٰہی سے عاری اور اس کی برکت سے محروم ہوجاتا ہے۔ اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں کو اس بات سے متنبہ فرما دیا کہ اس سے دوری اور وحشت کے نتائج کتنے بھیانک اور کیسے سنگین ہوں گے۔تم ایک سڑک سے گزر رہی ہو اور ایک انتہائی تیز رفتار کار تمہاری طرف آرہی ہے اور تم محسوس کرتی ہو کہ قریب ہے کہ یہ کار تم کو کچل ڈالے اور تم کو مار ڈالے تو اس وقت تمہارے پاس کوئی راستہ اس کے سوانہیں کہ نہایت سرعت کے ساتھ اپنے بچاؤ کی فکر کرو اور خود کو کار کی زد سے بچاؤ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کو اس تباہی سے بچانے کے لیے متنبہ کرتے ہیں جس سے وہ اللہ تعالیٰ سے دوری کے نتیجہ میں دوچار ہوسکتے ہیں۔اللہ رب العزت نے اس بات کی تاکید فرمائی ہے کہ تمام آفتوں سے بچنے کے لیے ہم اس کی پناہ میں آجائیں:

''پس دوڑو اللہ کی طرف، میں تمہارے لیے اس کی طرف سے صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں اور نہ بناؤ اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود، میں تمہارے لیے اس کی طرف سے صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں۔''②

① صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ (ویحذرکم اللہ نفسہ) حدیث: 7405، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ، حدیث: 2675، سنن الترمذی: 2388، سنن ابن ماجہ: 3822. ② الذاریات: 50-51.

اللہ تعالیٰ کی طرف واپسی (توبہ) انسان سے کچھ خاص باتوں کا مطالبہ کرتی ہے۔ایک نئی زندگی کا آغاز، اپنی حیات کی تنظیم، تعلق باللہ میں استحکام اور نیک اعمال کی تکمیل۔ اور اسی بات کو اجمالاً اس دعا میں بیان کیا گیا ہے جسے "سید الاستغفار" کہتے ہیں: اے اللہ......! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور جس قدر مجھ سے ممکن ہے میں تیرے ساتھ کیے گئے عہد و پیمان کا پابند ہوں۔ میں ان گناہوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جو مجھ سے سرزد ہو جائیں اور میں ان نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں جو تو نے مجھ کو عطا فرمائیں اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔تو میری مغفرت فرما دے۔ بے شک تو ہی وہ ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے۔"[1]

"جب تم کسی کام کو انجام دینے میں ناکام رہو تو یہ خیال نہ کرنا کہ تم اُن مشکلات کو حل نہ کر سکو گی۔"

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، حدیث: 6306، سنن الترمذی: 3393، سنن النسائی:5522.

کرنیں

''تمہاری مسکراہٹ اپنی بہنوں کے سامنے ایک نیکی ہے۔''

# عورتیں آسمانِ زندگی کی درخشاں کہکشائیں ہیں

زمانہ لاکھ سہی دشمنی پہ آمادہ
مدد کو آئیں گے رب کے ملک فرستادہ

ایک مومنہ صالحہ صادقہ وہ ہے جو شوہر کے ساتھ حسن سلوک میں اپنا جواب نہیں رکھتی اور جو اللہ کی اطاعت اور بندگی کے ساتھ بھلائی کے کاموں میں شوہر کی اطاعت شعاری اختیار کرتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے ایسی ہی خواتین کی تعریف فرمائی ہے اور ایسی خواتین کو مثالی قرار دیا ہے، جیسا کہ مرد تلاش کرتے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیسی عورت بہترین بیوی ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے، جب اس کو حکم دیا جائے تو وہ اس کی اطاعت کرے، اور اپنی ذات اور شوہر کے مال کے سلسلے میں شوہر کی مرضی کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائے، جسے وہ پسند نہیں کرتا۔''[1]

جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾

''دردناک سزا کی خوشخبری سنا دو ان لوگوں کو جو سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔''[2]

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ سیدنا

---

① سنن النسائی، کتاب النکاح، باب ای النساء خیر، حدیث: 3231، مسند احمد: 251/2، المستدرک للحاکم: 175/2، السنن الکبری للبیهقی: 131/7، قال الشیخ الالبانی: حسن صحیح۔ ② التوبة: 34/9.

عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

''اے اللہ کے نبی! یہ آیت آپ کے اصحاب پر بڑی گراں ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تم کو اس بھلائی کی بات نہ بتاؤں جو اس سے کہیں بہتر ہے جو لوگ مال جمع کرتے ہیں۔ ایک نیکی بیوی۔ جب وہ اس کی طرف دیکھے تو خوش کر دے اور جب وہ اس کو کسی بات کا حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور غائبانہ میں وہ اس (کی ناموس) کی حفاظت کرے۔''[1]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کا جنت میں داخلہ اس کے شوہر کی خوشنودی سے مشروط قرار دیا ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی عورت اس حال میں وفات پاتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش تھا تو وہ جنت میں داخل ہو جاتی ہے۔''[2]

توتم بھی ایسی خوش بخت بیوی بننے کی کوشش کرو۔

---

① سنن ابی داود، کتاب الزکاۃ، باب فی حقوق المال، حدیث: 1664، مسند ابی یعلی: 2499، المسدرک للحاکم: 1/567، السنن الکبری للبیھقی: 140/4، قال الشیخ الالبانی: ضعیف، غیلان اور جعفر بن ایاس کے درمیان عثمان ابو یقظان راوی کا واسطہ ہے اور وہ مجہول ہے۔ الضعیفۃ: 1319۔ ② سنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأۃ، حدیث: 1161، سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب حق الزوج علی المرأۃ، حدیث: 1854، مسند ابی یعلی: 6903، المستدرک للحاکم: 7328، قال الشیخ الالبانی: ضعیف، مساور اور اس کی والدہ دونوں راوی مجہول ہیں۔ الضعیفۃ: 1436۔

صف اولیں میں جگہ تری، بہت اونچا تیرا مکان ہے
انہی مومنانہ صفات میں تیری رفعتوں کا نشان ہے

کرنیں

"رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا۔"
غالب

## موت، کارِحرام سے بہتر ہے

ایک دن تنگی ہوئی تو آہ واویلا نہ کر
ایک زمانہ عیش کا ہے منتظر، تو غم نہ کر

حدیث نبوی میں، جسے سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے، ایک قصہ بیان ہوا ہے کہ تین آدمی ایک غار میں پناہ لینے کے لیے ٹھہرے تھے کہ اچانک پہاڑ پر سے ایک چٹان لڑھکتی ہوئی آئی اور غار کا دہانہ بند ہو گیا، تو ان تینوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنے اعمالِ صالحہ کو وسیلہ بنا کر دعا کی کہ وہ ذات ان کو اس مصیبت سے نجات دلائے۔ تو ان میں سے دوسرے نے کہا: "اے اللہ...... ! میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جو لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق میں اس سے اتنی شدید محبت کرتا تھا جتنی محبت ایک مرد عورت سے کرتا ہے۔ میں نے اس کو اپنے قابو میں کرنے کا ارادہ کیا لیکن وہ آمادہ نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ وہ ایک سال میں معاشی تنگی کا شکار ہو گئی اور میرے پاس آئی۔ میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیے کہ وہ تنہائی میں مجھ سے ملاقات کرے۔ تو اس نے ایسا ہی کیا۔ یہاں تک کہ میں نے اس پر قابو پا لیا۔ اور ایک روایت کے مطابق۔ جب میں اس کی دو ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا: اللہ سے ڈرو! میری دوشیزگی کو ناجائز طور پر پامال مت کرو۔

وہ لڑکی متقی اور پرہیز گار تھی اور شروع میں وہ اس کے لیے آمادہ نہ تھی لیکن غربت وافلاس نے اس کو بے حد کمزور کر دیا اور ضرورت نے اسے حالت اضطراری میں ایسا کرنے پر مجبور اور

آمادہ کر دیا۔ تو اس نے مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ کی یاد دلائی، اس نے میرے دل میں اللہ کے تقویٰ کا خیال ابھارا اور ایمانی شعور کو بیدار کیا۔ اور اس کو احساس دلایا کہ اگر وہ اس کو چاہتا ہے تو جائز طریقہ سے نکاح کر کے حاصل کرے اور زنا کاری سے بچے۔ اس بات نے اس کو باز رکھا اور اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے توبہ کی۔ اور یہ نیکی اس کی نجات کا سبب بنی کہ اس کی وجہ سے غار کا دہانہ تھوڑا سا کھل گیا جب کہ غار کا دہانہ چٹان نے بند کر دیا تھا۔ ①

''یاد رکھو...... اگر تم خوف کے ساتھ جی رہی ہو تو عنقریب تم فنا ہو جاؤ گی۔''

---

① صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب فی حدیث الغار، حدیث: 3465، صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب قصة اصحاب الغار، حدیث: 2734، السنن الکبری للنسائی، (التحفة: 8461)، مسند احمد: 116/2۔

کرنیں

''تمہاری زندگی تمہارے افکار کی تعمیر کردہ ہے۔''

## روشن آیات

تجربہ سے میں نے دیکھا ہے یہاں
صبر کا سب کو ملا اچھا صلہ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا﴾

''عنقریب اللہ تنگی کے بعد آسانی پیدا کردے گا۔''①

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر سے کام لو، باطل پرستوں کے مقابلہ میں پامردی دکھاؤ، حق کی خدمت کے لیے کمربستہ رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔''②

﴿وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾

''ان حالات میں جو صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے، تو کہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے، انہیں خوش خبری دے دو۔''③

﴿وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ﴾

① الطلاق: 7/65۔ ② آل عمران: 200/3۔ ③ البقرۃ: 2/155-156.

''وہی ہے جو لوگوں کے مایوس ہو جانے کے بعد مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے۔''①

﴿اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

''صبر کرنے والوں کو تو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔''②

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾

''نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر تو، پاک ہے تیری ذات، بے شک میں نے قصور کیا۔''③

یہ قرآنی آیات ہیں جو ہمیں خوشی اور اطمینان قلب کی طرف بلاتی ہیں اور اللہ رب العزت پر ہمارے اعتقاد و اعتماد کو مستحکم کرتی ہیں۔ اس بات پر کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ ہمیں شرح صدر عطا کرتی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی مخلوق کو عذاب دینے کے لیے پیدا نہیں کیا ہے بلکہ اس نے اپنی مخلوقات کو آزمانے، پاک کرنے اور مؤدب ومہذب کرنے کے لیے وجود بخشا ہے۔ اللہ رب العزت ماں باپ سے کہیں زیادہ مہربان ہے۔ لہٰذا اللہ ہی سے اس کی رحمت، خوشنودی اور عنایت طلب کرو، اس کی عظمت کا اعلان کرو، اس کی کبریائی کا اعتراف کرو، اس کے احسان کو یاد کرو اور اس پر اس کا شکر ادا کرو، اس کی کتاب کی تلاوت اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کی اتباع کرو۔

''بدترین صورت حال کے لیے تیار رہو، تب تم محسوس کرو گی کہ تم بہتر حالت میں ہو۔''

---

① الشوریٰ:28/42. ② الزمر:10/39. ③ الانبیاء:87/21.

کرنیں

''عورت کے لیے یہ شرف کافی ہے کہ محمد ﷺ کی ماں بھی عورت تھی۔''

# رب ذوالجلال کی معرفت دل سے حزن وملال کو ختم کر دیتی ہے

محبت میں پنہاں ہے فوز و فلاح
نہیں تو جو ہے خاک پر خاک ہے

اللہ رب العزت بخشش کرنے والوں میں سب سے زیادہ بخشش کرنے والا اور کرم کرنے والوں میں سب سے زیادہ کرم کرنے والا ہے۔ اپنے بندوں کو مانگنے سے پہلے امید سے زیادہ عطا کرتا ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے اعمال کی قدر افزائی فرماتا ہے اور بڑھا چڑھا کر اجر عطا فرماتا ہے، بہت سارے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور نامہ اعمال سے اس کو محو کر دیتا ہے۔

﴿يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ﴾

''زمین اور آسمانوں میں جو بھی ہیں سب اپنی حاجتیں اسی سے مانگ رہے ہیں،
ہر آن وہ اک نئی شان میں ہے۔''[1]

وہ مالک حقیقی بیک وقت سب کی سنتا ہے اور اس کی سماعت پر کسی کی بات گراں بار نہیں ہوتی اور بے شمار مسائل اس کے سامنے پیش ہوتے ہیں اور ان سے اس کو ذرا بھر بھی مغالطہ نہیں ہوتا۔ پکارنے والوں کی پکار سے وہ بیزار نہیں ہوتا بلکہ وہ الحاح وزاری کے ساتھ دعا کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔ بلکہ وہ دعا کرنے والوں کو چاہتا ہے اور دعا نہ کرنے والوں سے ناراض ہوتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کا بڑا خیال رکھتا ہے جب کہ بندے اکثر اس سے غافل رہتے ہیں۔ وہ بندوں کی ستر پوشی کرتا ہے جب کہ بندے خود اپنی ستر پوشی نہیں کرتے۔ وہ ان پر رحم فرماتا ہے جب کہ بندے خود اپنے آپ پر رحم نہیں کرتے۔ اور ہمارا دل بھلا کیسے اس کی محبت سے سرشار ہو جو تمام تر خیر اور بھلائی کا سرچشمہ ہے اور برائیوں اور آفتوں کو دور کرنے والا ہے۔

---

[1] الرحمن: 29/55.

اس کے سوا اور کون ہے جو دعاؤں کو سنتا ہے اور خطاؤں سے چشم پوشی کرتا ہے، گناہوں کو معاف کرتا ہے اور پریشانیاں دور کرتا ہے، مایوسی کے عالم میں مدد کرتا ہے اور رحمتوں اور نعمتوں سے مالا مال کرتا ہے......؟

اللہ جل شانہ عطا کرنے والوں میں سب سے زیادہ عطا فرمانے والا، رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والا، سب سے زیادہ کرم فرمانے والا اور پناہ دینے والوں میں سب سے زیادہ قوی اور طاقتور ملجا ہے۔ بندے جن پر توکل کرتے ہیں وہ ان میں سب سے زیادہ خیال رکھنے والا ہے۔ اپنے بندوں پر ماں باپ سے زیادہ مہربان۔ بندوں کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہونے والا جس کی سواری، کھانا پانی اور اسباب کے ساتھ بے آب و گیاہ صحرا میں کھو جائے اور اس وقت ملے جب وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا ہو۔

کرنیں

﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ﴾

''اہل ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ فرعون کی بیوی کی مثال دیتا ہے۔''[1]

## مبارک دن

صبر کا یہ صلہ وہ پائے گا
عیش کے دن خدا دکھائے گا

تم ایک تجربہ کر کے دیکھو، فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر خشوع وخضوع کے ساتھ قبلہ رو ہو کر بیٹھو، دس یا پندرہ منٹ، اور اس وقفہ میں کثرت سے ذکر و دعا کا اہتمام کرو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس دن کے بابرکت ہونے کی دعا کرو۔ خوبصورت، مبارک اور پاک دن۔ ایک ایسا دن جو سعید ہو جس میں تمام تر فلاح اور صلاح ہو اور وہ مشکلات، حادثات اور بدبختیوں سے پاک ہو۔ ایک ایسا دن جس میں رزق کی فراوانی ہو، جس کے خیر و برکات وافر ہوں اور جس میں حفظ وامان ہو۔ ایک ایسا دن جس میں غم واندوہ، حزن وملال اور کرب نہ ہو۔ اس لیے کہ وہی ہے جس سے مسرت طلب کی جاسکتی ہے اور جس سے رزق میں کشادگی کا سوال کیا جاسکتا ہے اور جس سے خیر اور بھلائی طلب کی جاسکتی ہے۔ وہ بڑی عظمت وعزت والا اور بڑی شان والا ہے۔ تری شان جل جلالہ۔

یہ تھوڑی دیر کی نشست، اللہ کے حکم سے اس دن کو مبارک، نفع بخش، نہایت عمدہ اور خوشیوں سے معمور دن بنا سکتی ہے۔

اگر آپ کام سے فارغ ہو کر یونہی بیٹھی ہیں تو آپ کے لیے ایک قیمتی مشورہ ہے۔ آپ ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے قرآن پاک کے کیسٹ سن سکتی ہیں یا ریڈیو سے نشر ہونے والی تلاوت سے لطف اندوز ہو سکتی ہیں۔ ایک نرم وشیریں اور خوبصورت آواز میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے کلام کی

---

[1] التحریم: 11/66.

سماعت سے اپنے قلب کو ایمان سے منور کر سکتی ہیں، قرآنی آیات کی سماعت سے اللہ کی خشیت کو دل پر طاری کر سکتی ہیں جو آپ کے دل سے گناہوں کے گرد وغبار کو صاف کر کے، شکوک و شبہات کے جالے کو مٹا کر آپ کے ایمان کو تازگی بخشیں گی اور آپ کو شرح صدر عطا کر کے آپ کے احوال کو پہلے سے کہیں بہتر بنا دیں گی۔

"ان امور کے بارے میں فکر مند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں جو آپ انجام نہ دے سکیں۔ اپنی کارکردگی میں اضافہ کریں جس حد تک بھی آپ کر سکتی ہیں۔"

وہ سجدہ، روحِ زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب
اقبالؔ

# دنیا کی سب سے
# خوش نصیب عورت

5

گوہر درخشاں

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے رازی نہ صاحبِ کشاف
اقبالؔ

﴿اَلَآ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ﴾

کرنیں

''یقینی طور پر اللہ کی مدد قریب ہے۔''[1]

# ہدایت یافتہ بیوی بابرکت زندگی کی ضامن ہے

راتیں، چمکتے تاروں سے پرنور کریں گے
اے دل تجھے یہ مژدہ کہ غم دور کریں گے

یہ بیوی کے فرائض میں سے ہے کہ وہ شوہر کا استقبال والہانہ انداز میں بہتر سے بہتر طور پر کرے۔ جب وہ باہر سے آئے تو اس کا تھکا ماندہ چہرہ دیکھ کر تنگ دلی کا مظاہرہ نہ کرے۔ اس کے برعکس وہ اس کی ضرورتوں کی تکمیل میں جلدی کرے۔ یہ دریافت کیے بغیر کہ اس کی پریشانی اور اضمحلال کے اسباب کیا ہیں جیسے ہی وہ گھر آئے اس کو راحت پہنچائے۔ وہ جیسے ہی لباس تبدیل کرلے گا اور خود کو پرسکون محسوس کرے گا خود ہی اپنی پریشانیوں کے اسباب ظاہر کر دے گا۔ لیکن اس وقت وہ کچھ نہ بتائے تو اب اس سے پریشانی کے اسباب معلوم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب اس کی خیریت دریافت کرے تو اس انداز میں کہ اسے محسوس ہو کہ وہ اس کی شریک حیات اور اس کی سچی غم گسار ہے اور اس کی پریشانی کا اس کو بے حد خیال ہے۔ اس کی اس حالت زار اور اس کی اس کیفیت سے وہ خود بے حد متاثر ہے۔

اگر بیوی یہ محسوس کرتی ہو کہ شوہر جن مسائل سے دوچار ہے ان کو وہ حل کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے تو ایسا کرنے میں وہ جلدی کرے۔ اگر وہ ایسا کرتی ہے تو یقینی طور پر شوہر کے سر سے ایک بہت بڑا بوجھ کم کرتی ہے اور شوہر اس وقت محسوس کرے گا کہ اس کے گھر میں بیش قیمت لعل و جواہر موجود ہیں۔ بلکہ دنیا کے تمام جواہرات سے کہیں زیادہ قیمتی دولت اسے حاصل ہے۔

---

[1] البقرۃ 2:214.

"اس بات سے غم زدہ اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کہ تم نے دنیا کے بہت سے امور انجام نہیں دیے۔ بلکہ تمہیں یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اکثر عظیم ہستیوں کے کام بھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچے۔"

کرنیں

''اللہ تعالیٰ جس قوم سے محبت فرماتے ہیں اسے آزمائش
میں ڈالتے ہیں۔''[1]

## آج کا دن ہی بس تمہارا ہے

دشمنوں پر گلوں کی بارش ہے
دوست کی راہ میں بچھائیں خار

کسی خوش نصیب نے کیا خوب کہا ہے:

''وہ دن میرے لیے نہایت مبارک ہے جس دن معاملات میرے قابو میں رہیں نہ کہ میں اپنے معاملات کے قبضے میں رہوں۔ وہ دن ایسا ہے کہ میں اپنی شہوتوں پر قابو رکھتا ہوں اور لذتوں اور خواہشات کا میں غلام نہیں ہوتا۔''

ان خوشگوار ایام میں بعض ایسے ہیں جنہیں میں ہمیشہ یاد رکھتا ہوں اور کبھی بھلا نہیں سکتا۔

ہر وہ دن جس دن میں اپنے نفسِ امارہ (برائی پر آمادہ کرنے والا) پر قابو پالیتا ہوں اور اس کے بُرے اثر سے خود کو بچالیتا ہوں اور شکوک وشبہات کی پریشانی سے باہر نکل آتا ہوں تو وہ دن یقینی طور پر میرے لیے کامیاب ترین اور حسین وجمیل دن ہوتا ہے۔

کیا ہی خوش گوار دن ہے وہ جس دن میں کوئی نیک کام اس سے بلند ہوکر کرتا ہوں کہ لوگ اس کام کو سراہیں گے یا اس کو ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھیں گے۔ لوگوں میں اس کا چرچا ہوگا یا کسی کو اس نیک کام کی اطلاع تک نہ ہوگی۔ میں لوگوں کی مدح وستائش سے بے پروا ہوکر وہ نیک کام کرڈالتا ہوں جس کی خوش گوار یاد میری پوری زندگی میں باقی رہ جاتی ہے لیکن جس کے بارے میں کسی کو کوئی علم نہیں ہوتا۔

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی الصبر علی البلاء، حدیث: 6932، سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، حدیث: 1304، مسند الشھاب للقضاعی: 1211، شعب الایمان للبیھقی: 5239، قال الشیخ الالبانی: حسن.

وہ دن بھی کیا ہے کہ جس دن میری جیب سکوں سے بھری ہو اور میری روح خالی خالی ہو۔ اس کے برعکس میں اس دن کو ترجیح دیتا ہوں کہ جس دن میری جیب خالی ہو لیکن میرے ضمیر پر کسی طرح کا بوجھ نہ ہو۔

وہ ایام کتنے خوش گوار اور مبارک ہیں جن میں مادی اعتبار سے میرا حصہ زیادہ نہیں ہے لیکن اپنے نفس پر اقتدار کے لحاظ سے اور اعمال کے اعتبار سے اس دن میں نے بہت کچھ حاصل کیا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر واحسان کہ یہی یافت میرا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔

''جو کچھ میسر ہے اس پر خوش ہو جاؤ اور ان نعمتوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی شکر گزار بن جاؤ۔ عالم بیداری میں خواب دیکھنا چھوڑ دو اور ان چیزوں کی تمنا میں اپنا وقت برباد نہ کرو جو تمہاری کوششوں اور صلاحیتوں سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔''

﴿عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ﴾

کرنیں

''اللہ رب العالمین نے اپنے فضل سے گزشتہ خطاؤں کو معاف فرمادیا ہے۔''①

## یہ مت سوچو کہ غم کو دبایا اور کچلا جارہا ہے

خوشیوں میں اترانا کیا ہے، غم سے ہے گھبرانا کیا
جن جن کی بدایت ہوتی ہے ان سب کی نہایت ہوتی ہے

یہ ایک نہایت عمدہ صفت ہے جو پریشانیوں پر قابو پانے اور کامیابی سے ہمکنار ہونے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ دوستانہ تعلقات کی حفاظت اور اہل خاندان کے ساتھ خوش گوار زندگی کا راز اسی میں پنہاں ہے۔ کیونکہ جن لوگوں کا ذہنی افق وسیع اور فہم وبصیرت گہری ہے وہ لوگوں کی فطرت کو سمجھتے ہیں، تبدیلیوں کو محسوس کرتے ہیں اور خود کو دوسروں کی جگہ پر رکھ کر ان کے احساسات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کے ظاہر اور باطن کے احوال و کیفیات کا اندازہ کرتے ہیں۔

جہاں تک رنج و الم کا تعلق ہے، فہم وبصیرت کا حامل انسان تمام معاملات کا صحیح ادراک رکھتا ہے اور اس کو معلوم ہے کہ کبھی کبھی اس کو مشکلات کا سامنا ہوگا اور وہ جو کچھ چاہتا ہے ویسا نتیجہ برآمد نہ ہوگا کیونکہ یہ حیاتِ انسانی کی عین فطرت ہے۔ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں جس کو وہ سب کچھ مل گیا ہو جو وہ چاہتا تھا۔ بعض اوقات انسان ایک بات ناپسند کرتا ہے اور اسی میں اس کے لیے بھلائی پوشیدہ ہوتی ہے اور بعض اوقات آدمی کسی معاملے میں فرحت محسوس کرتا ہے اور حقیقت میں اس میں شر پوشیدہ ہوتا ہے۔ خیر و عافیت تو اسی میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے

① المائدہ:95/5.

لیے پسند فرمایا ہے۔

وسیع ذہنی افق اور فہم وفراست کا حامل انسان محسوس کرتا ہے کہ وہ اس وسیع کائنات کا ایک نہایت چھوٹا سا حصہ ہے اور وہ رنج والم میں برابر کا شریک ہے اور اسی طرح وہ یہاں کی خوشیوں اور خوش بختیوں میں بھی شامل ہے۔ وہ ان باتوں سے خود کو لاتعلق نہیں رکھ سکتا اور اسی طرح وہ یہ محسوس نہیں کرسکتا کہ تنہا وہی رنج والم میں مبتلا ہے جیسا کہ وہ لوگ سمجھتے ہیں جو فہم و بصیرت سے عاری ہوتے ہیں کہ وہ تنہا مسائل سے دو چار ہیں اور لوگ انہیں مشق ستم بنا رہے ہیں اور بد نصیبی ان کا مقدر بن چکی ہے۔

جو لوگ فہم وبصیرت کے حامل ہیں، جن کا ذہنی افق وسیع ہے، وہ ایسا کبھی نہیں سوچتے۔ اس کے برعکس وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ زندگی کا وتیرہ یہی ہے اور رنج والم اس کا ایک جز لاینفک ہے۔ زندگی میں کبھی دھوپ اور کبھی چھاؤں، کبھی خزاں اور کبھی بہار آتی ہی رہتی ہے۔ اس لیے وہ اس حقیقت کو قبول کر لیتے ہیں اور اپنی تمام تر کوشش خوب سے خوب تر کے لیے صرف کرتے ہیں۔

''ابھی اس وقت دل کو خوش رکھو، کل کیا ہوگا اس فکر میں غم زدہ مت رہو۔''

﴿سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ﴾

کرنیں

''سلامتی ہو تم پر اس کے سبب جو تم نے صبر کیا۔''[1]

## مشقت کے بعد کامیابی زیادہ پرمسرت ہے

شادی و غم تو ساتھی ہیں، بس آگے پیچھے چلتے ہیں
صبح کو جیتا دوڑ میں اک تو شام کو آخر ہار گیا

ایک کامیاب انسان نے اپنی آپ بیتی میں لکھا ہے:

''میں نے ایک مسکین انسان کی حیثیت سے دنیا میں آنکھیں کھولیں اور پالنے ہی سے فاقے کے مزے چکھتا رہا۔ میں روٹی کے ایک ٹکڑے کے لیے ماں سے ضد کرنے کی تکلیف سے واقف ہوں جب کہ اس کے پاس سوکھی چپاتی کا ٹکڑا بھی نہیں ہوا کرتا تھا۔ میں نے گھر کو اس وقت خیر باد کہا جب دس سال کا تھا اور محنت مزدوری شروع کی جب گیارہ سال کا تھا۔ میں ہر سال صرف ایک ماہ تعلیم جاری رکھتا تھا۔ گیارہ سال کی مسلسل مشقت کے بعد میں دو بیل اور چھ بھیڑوں کا مالک بن سکا جن کی قیمت صرف چوراسی ڈالر تھی۔ میں نے ایک پینی بھی اپنی لذت کام و دہن کے لیے خرچ نہیں کی۔ میں نے جس روز سے کمانا شروع کیا تھا اس روز سے اکیس سال کی عمر تک ایک ایک پینی جمع کرتا رہا۔ میں حقیقی تکان سے خوف واقف ہوں۔ میں نے کام کی تلاش میں میلوں پیدل سفر کیے ہیں تاکہ میں اپنے ساتھیوں سے اپنے لیے کام کی بابت دریافت کرسکوں اور میں اپنی سانس کی آمدورفت کو جاری رکھ سکوں۔ اکیسویں سال کے پہلے مہینے میں، میں نے جنگلات کی خاک چھانی اور بیل گاڑی کے ذریعے سے وہاں سے جلانے کی لکڑیاں لانے کا کام بھی کیا۔ میں طلوع فجر سے لے کر رات کا اندھیرا پھیلنے تک مسلسل مشقت کرتا تھا جس کا معاوضہ مجھے ماہانہ صرف چھ ڈالر ملا کرتا تھا۔ اور مجھے ہر ڈالر زندگی

[1] الرعد 13:24.

کی تاریک راتوں میں چودھویں کے چاند کی مانند چمکدار دکھائی دیتا تھا۔"

"تم سے ماضی میں کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے تو اس سے سبق حاصل کرو اور اس سے عبرت حاصل کرنے کے بعد اس کو ذہن سے نکال دو۔"

کرنیں

﴿قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ﴾

''آپ کہہ دیجیے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے اور ہر قسم کے کرب سے نجات دے گا۔''①

## اپنے حالات کو اپنا لو اور پھر اس پر قابو پالو

ساتھ دیتے حوصلہ زاغ و زغن میں تھا کہاں
میں سوئے منزل چلا شاہیں صفت تنہا رہا

میں ایک ایسے جواں مرد کو جانتا ہوں جس کے پاؤں زخمی ہونے کے سبب کاٹ دیے گئے تھے۔ میں اس کے پاس گیا تاکہ اس کی دل جوئی کروں۔ وہ دانشمند اور اہلِ علم انسان تھا۔ میں نے چاہا کہ اس سے عرض کروں:

''قوم آپ سے یہ توقع نہیں رکھتی کہ آپ تیز دوڑنے میں چمپئن ہوں گے یا ایک فری اسٹائل پہلوان بنیں گے۔ اس کے برخلاف قوم آپ سے یہ امید وابستہ کیے ہوئے ہے کہ آپ ان کو اپنی فکر انگیز دانشمندانہ باتوں سے رہنمائی فرمائیں گے اور الحمدللہ کہ آپ یہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔''

جب میں اس کی مزاج پرسی کے لیے حاضر ہوا تو اس نے کہا:

''الحمدللہ، میرے پاؤں کئی دہائیوں تک میرے ساتھ رہے اور وہ بڑے اچھے ساتھی تھے۔ میرا ایمان و یقین سلامت اور دل اس پر مطمئن ہے۔''

ایک دانش مند کا قول ہے: ''ہمارا ذہنی و قلبی سکون اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک ہم بدترین صورت حال کو قبول کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔''

---

① الانعام 64/6.

اس کی ایک بڑی نفسیاتی وجہ یہ ہے کہ صورت حال کو تسلیم کر لینے سے نشاط و شادمانی تمام حدود و قیود سے آزاد ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہزاروں ہزار اشخاص ایسے ہیں جو مغلوب الغضب ہو کر اپنی زندگیاں تباہ کر لیتے ہیں کیونکہ وہ تلخ حقائق کو قبول کرنے سے گریز کرتے ہیں اور جو باقی ماندہ ہے اسے بچانے کی فکر نہیں کرتے۔ اس کے بجائے کہ وہ اپنی آرزوؤں کا محل دوبارہ تعمیر کریں اپنے ماضی کی تلخیوں سے معرکہ آرائی میں الجھے رہتے ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے آپ کو ایسی مشقت میں ڈال لیتے ہیں جس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔

اسلامی نقطۂ نظر سے ماضی کی ناکامیوں پر ماتم کرنا اور آنسو بہانا اور ماضی کی الم ناکیوں اور شکست پر رونا دھونا، ناشکرے پن کی دلیل ہے اور اس قسم کی مایوسی کفر اور اللہ رب العزت کی تقدیر سے انکار اور انحراف ہے۔

''مایوسی بدترین دشمن ہے جو تمہارے قلبی سکون کو غارت کر دیتی ہے۔''

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلۡنٰكُمۡ اُمَّةً وَّسَطًا﴾

کرنیں

''ہم نے تم کو معتدل امت بنایا ہے۔''①

# عقل مند ماں کی اہم اور مفید نصیحتیں

مصیبت کے مارے جو کل تک یہاں تھے
وہی آج ہیں عیش و عشرت میں ڈوبے

عرب کی خواتین میں سے ایک عقل مند ماں کی اہم اور چند مفید نصیحتیں ہیں جو نہایت مختصر اور جامع ہیں۔ یہ وصیت امامہ بنت حارث کی ہے جو اس نے اپنی بیٹی ام ایاس بنت عوف سے کی تھی جب وہ شادی کے بعد حجلہ عروسی میں بیٹھی تھی۔ یہ نصیحتیں درج ذیل ہیں:

اے میری پیاری بیٹی! عنقریب تم اس گھر کو خیر باد کہنے والی ہو جس میں تم نے پرورش پائی، جہاں تم نے پاؤں پاؤں چلنا سیکھا۔ اگر عورت باپ کی دولت اور حاجت روائی کی وجہ سے شوہر سے بے نیاز ہوتی تو تم سب سے زیادہ غنی ہوتیں۔ لیکن عورتیں مردوں کے لیے اور مرد عورتوں کے لیے تخلیق کیے گئے ہیں۔

پہلی اور دوسری بات: اپنے شریکِ حیات کے ساتھ قناعت کے ساتھ بسر کرنا اور اس کی باتیں توجہ سے سننا اور اس کی اطاعت کرنا۔

تیسری اور چوتھی بات: اس کا خیال رکھنا کہ تم اچھی نظر آؤ اور تمہارے جسم سے اچھی خوشبو آئے۔ اس کی نگاہ تمہارے جسم کی کسی ایسی چیز پر نہ پڑے جو بد ہیئت نظر آئے اور اس کی ناک میں تمہارے جسم کی خوشبو ہی جائے۔

پانچویں اور چھٹی بات: اس کے کھانے اور سونے کے اوقات کا لحاظ کرنا۔ شدید بھوک شعلہ غضب کو بھڑکائے گی اور بے سکونی اس کے اندر شدید غصہ کو ابھارے گی۔

① البقرة:2/143.

ساتویں اور آٹھویں بات: اس کے خادموں اور بچوں کا خیال رکھنا اور اس کی دولت کی حفاظت کرنا۔ اس کے مال کی حفاظت اس بات کی دلیل سمجھی جائے گی کہ تم اس کو چاہتی ہو اور خادموں اور بچوں کا خیال اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تم میں تنظیمی صلاحیت بھرپور ہے۔

نویں اور دسویں بات: نہ تو اس کے کسی راز کو فاش کرنا اور نہ کبھی اس کے کسی حکم کو ٹالنا۔ کیونکہ راز فاش کر دینے کی وجہ سے تم اس کی سرد مہری سے محفوظ نہیں رہ پاؤ گی اور تم اس کی نافرمانی کرو گی تو اس کے دل میں تمہاری طرف سے نفرت بیٹھ جائے گی۔ میری بیٹی! خبردار اس کے سامنے اپنی خوشی ظاہر نہ کرنا جب وہ پژمردہ اور اداس ہو اور کبھی اپنا چہرہ اس کے سامنے مغموم نہ بنانا جب وہ خوش ہو۔ ①

''تمہاری خوش بختی کہیں اور نہیں بلکہ خود تمہارے ہاتھوں میں ہے۔''

---

① صید الخاطر لابن جوزی، ص: 217.

کرنیں

''کل سورج طلوع ہوگا اور روح مسرت سے ہمکنار ہوگی۔''

## اس نے اپنی روح کو بالیدہ کیا اور اپنے رب کو راضی کرلیا

کفر ہیں مایوسیاں اللہ سے امید رکھ
آج غم تو کل خوشی، دنیا کا یہ دستور ہے

کیا تم نے قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون کا واقعہ سنا ہے۔ اس جنت مکانی سے ایک لغزش سرزد ہوئی کہ اس سے زنا کا ارتکاب ہوگیا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس سے توبہ کی اور اس کی طرف پلٹی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس غرض سے حاضر ہوئی کہ اس کو سنگسار کر کے پاک کردیا جائے۔ وہ اس حال میں حاضر ہوئی کہ وہ حاملہ تھی۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! میں نے ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے جس پر حد جاری کی جاتی ہے۔ اس لیے مجھ پر حد جاری فرمایئے۔''

رسول اللہ ﷺ نے اس کے ولی کو بلوایا اور فرمایا: ''اس کو اچھی طرح رکھو، جب ولادت سے فارغ ہوجائے تو میرے پاس لاؤ۔'' اس کے ولی نے ایسا ہی کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کو اچھی طرح کپڑے میں چھپا کر باندھ دو۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے جنازے کی نماز پڑھائی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں جب کہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی توبہ مدینہ کے ستر لوگوں میں تقسیم کردی جائے تو ان کی مغفرت کے لیے کافی ہوگی۔ کیا تم نے کسی ایسے کو دیکھا ہے جو اس سے بہتر ہو جس نے اللہ کی خوشنودی کے لیے اپنی جان قربانی کردی ہو؟''[1]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسہ بالزنی، حدیث: 6961، سنن ابی داود: 0444، سنن الترمذی: 5341، سنن النسائی: 7591، مسند احمد: 4/924۔

یہ اس کے ایمان ویقین کی مضبوطی تھی کہ اس نے اپنے آپ کو پاک کرنے کے لیے آمادہ کیا اور دنیا پر آخرت کو ترجیح دی۔ اگر اس کا ایمان اس قدر مضبوط نہ ہوتا تو وہ ہرگز سنگساری کے ذریعہ سے موت کو ترجیح نہ دیتی۔ کوئی یہ اعتراض کرسکتا ہے کہ آخر اس نے زنا کا ارتکاب کیوں کیا؟ کیا یہ اس کے کمزور ایمان کی دلیل نہیں ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک انسان کمزور ہوسکتا ہے اور اس سے گناہ کا ارتکاب ہوسکتا ہے کیونکہ انسان طبعاً کمزور پیدا کیا گیا ہے اور اس سے لغزشیں ہوسکتی ہیں کیونکہ وہ عجلت پسند واقع ہوا ہے، اور وہ ایک لمحے کے لیے گمراہ بھی ہوسکتا ہے کیونکہ اس میں نقص موجود ہے لیکن جب ایمان کی تخم ریزی اس کے دل میں ہوتی ہے اور اس کا شجر ثمر بار ہوتا ہے تو اس وقت اس کا اصل جوہر اور ایمان کی مضبوطی ابھر کر سامنے آجاتی ہے اور یہی سبب ہے کہ اس عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پاک کرنے کی درخواست میں جلدی کی اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی، اس کی رحمت اور مغفرت کے حصول کے لیے اپنی جان، جان آفریں کے سپرد کردی۔

''شکوہ کناں مت رہو اور دائماً شکایت کا دفتر مت کھولو۔''

کرنیں

''غم واندوہ کی شدت اس کے خاتمہ کا اعلان ہے۔''

## اس نے دین کی حفاظت کی، اللہ تعالیٰ نے اس کی جان کی حفاظت فرمائی

ہاں نہیں کچھ عار گر ہو آدمی محرومِ مال
عار ہے انساں کا ہونا بے تجمل بدخصال

ایک حسین وجمیل عورت کی کہانی ہے جو اپنے مال و دولت اور خدم وحشم کے ساتھ گھر میں محصور رہ گئی اور اسے اس وقت بھاگنے کا موقع نہیں ملا جب اسکندریہ پر صلیبیوں نے حملہ کیا تھا۔ افرنگی اس کے مکان میں ننگی تلوار ہاتھوں میں لیے داخل ہوئے اور ان میں سے ایک نے سوال کیا:

''مال کہاں ہے؟'' اس نے خوف زدہ ہوکر جواب دیا:

''مال کمرے کے اندر ٹرنک میں ہیں۔'' اور اس نے ان ٹرنکوں کی طرف اشارہ کیا جو اس کمرے میں رکھے ہوئے تھے جس میں وہ بیٹھی ہوئی تھی۔ خوف سے اس کے بدن پر لرزہ طاری ہوگیا۔ ان میں سے ایک نے کہا: ''خوف مت کرو، تم میرے ساتھ رہو گی اور میری دولت اور میری نظر عنایت کی مستحق ہوگی۔'' وہ سمجھ گئی کہ وہ اس کو پسند کرتا ہے اور اپنے لیے مخصوص کرنا چاہتا ہے۔ اس لیے وہ اس کی طرف قدرے مائل ہوئی اور کہا: ''میں بیت الخلاء جانا چاہتی ہوں اور اس نے اپنی بات میں نرمی پیدا کی۔''

اس نے سمجھا کہ وہ بھی اس کو چاہتی ہے اس لیے اس کو بیت الخلاء جانے اور رفع حاجت کرنے کی اجازت دے دی۔ وہ اندر چلی گئی اور وہ لوگ ٹرنک لے جانے میں مشغول ہو گئے۔ خاتون گھر سے فرار ہونے اور خود کو ایک اسٹور روم میں چھپانے میں کامیاب ہوگئی جہاں بے کار چیزیں پڑی تھیں۔ فرنگیوں نے گھر لوٹنے کے بعد اس کو تلاش کیا لیکن اس کو نہیں پا سکے۔ انہوں نے لوٹ کا مال اٹھایا اور چلے گئے۔ عورت اپنے اس حیلے کی وجہ سے قیدی بنے

سے بچ گئی اور محفوظ رہی۔اس کے غلام بھی چھت پر چھپ گئے اور بچ گئے۔عورت نے اس موقع پر کہا:

''اپنے ایمان ویقین اور عزت وآبرو کی حفاظت مال وزر اور ہیرے جواہرات کی حفاظت سے بہتر ہے جسے جانباز لوگ محض اسی غرض کے لیے بحفاظت رکھتے ہیں۔غربت وافلاس اس سے کہیں بہتر ہے کہ انسان کو قیدی بننا پڑے اور اپنے دین کو بدلنے کے لیے مجبور ہونا پڑے۔''

''تمہارے لیے ان ناگزیر حالات ومصائب کو قبول کرنے کے سوا چارہ نہیں جن کا سامنا تم کو اپنی زندگی میں بہرحال کرنا ہے اور جن کو بدل ڈالنا تمہارے اختیار میں نہیں ہے۔لیکن ان نامساعد حالات کا مقابلہ تم اپنی ایمانی قوت اور صبر کی مدد سے کرسکتی ہو۔''

کرنیں

''ماں ہی ایک مردِمیدان، بہادر اور رجالِ کار کو جنم دیتی ہے۔''

## آنکھوں میں وہ قطرہ ہے جو گوہر نہ ہوا تھا

زندگی کسبِ سعادت کے لیے وجہِ جمیل
از دیارِ خیر سے ہے زندگی خیرِ کثیر

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو محبوب رکھتے ہیں۔ وہ اپنے بندوں کی توبہ پر اس سے کہیں زیادہ خوشی کا اظہار فرماتے ہیں جتنا کہ وہ انسان خوشی محسوس کرتا ہے جس کا اونٹ جس پر اس کا زادِ راہ، کھانا پانی لدا ہوا تھا اور وہ اونٹ گم ہو جائے جبکہ وہ خود ایک بے آب و گیاہ چٹیل میدان میں ہو اور مایوسی کا شکار ہو کر موت کے انتظار میں ایک درخت کے نیچے تھک ہار کر بیٹھ جائے اور اس کی آنکھ لگ جائے اور جب آنکھ کھلے تو اس کی سواری سارے اسباب یعنی کھانا پانی کے ساتھ اس کے سرہانے موجود ہو۔ وہ کھڑا ہو اور اس کی رسی تھام لے اور فرطِ مسرت سے اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلیں: (بے انتہا خوشی کی وجہ سے الفاظ کی ترتیب الٹ دے) اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں...... [1]

سبحان اللہ...... سب سے بلند اس کی شان ہے اور اس کی رحمت اتنی وسیع کہ ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔ اپنے بندوں کی توبہ سے وہ کس قدر خوش ہوتا ہے کہ انہیں اپنی جنت اور خوشنودی سے نوازتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو پکار کر کہتا ہے:

﴿وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

''اور اے مومنو! تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو، توقع ہے کہ تم فلاح پاؤ گے۔'' [2]

---

① صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی الحض علی التوبۃ، حدیث: 2747، شعب الایمان للبیھقی: 6703۔
② النور: 31/24۔

توبہ کے آنسوؤں سے دل کی صفائی ہے اور یہ ایک آتش ندامت ہے جو دل میں روشن ہوتی ہے اور ایک احساس شرمندگی ہے جو آنکھوں سے سیل انفعال کو رواں کر دیتی ہے۔ یہ اللہ کی راہ میں پہلا قدم ہے اور آخرت کی کامیابی حاصل کرنے والوں کا سرمایۂ حیات ہے۔ اللہ کی طرف ارادہ کرنے والوں کا پہلا مرحلہ ہے۔ اللہ کی طرف مائل ہونے والوں کی استقامت کی کنجی ہے۔ تائب روتا ہے، گڑگڑاتا ہے اور اللہ سے مغفرت کی دعائیں کرتا ہے۔ جب لوگ پرسکون نیند کے مزے لے رہے ہوتے ہیں، تائب کا دل خوف خدا سے بے چین ہوتا ہے۔ جب خلق خدا آرام کرتی ہے تائب عیش و آرام سے محروم ہوتا ہے۔ وہ غم زدہ اور شکستہ ہو کر اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور اس کا سر بار ندامت سے جھکا ہوتا ہے اور وہ اپنے گناہوں اور خطاؤں کو یاد کر کے لرزہ براندام ہوتا ہے۔ اس پر حزن و ملال کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اس کے دل میں ایک چنگاری سی لگی ہوتی ہے اور آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اُمڈتا ہے۔ اس کا دل کل کی کامیابی کا منتظر رہتا ہے کیونکہ بارِ گناہ سے اس نے خود کو سبک دوش کر لیا ہے تاکہ وہ پل صراط کو آسانی سے طے کر لے۔

"مثبت طور پر سوچو، خاص کر جس دن تمہیں ناکامیوں کا منہ دیکھنا پڑے۔
ممکن ہے کہ اس کے بعد کا دن تمہارے لیے خوشیوں اور کامیابیوں کا مژدہ
لے کر آئے۔"

﴿حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾

"مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت ونگرانی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔"[1] کرنیں

## اللہ کی راہ میں جان دینے والی خاتونِ عالم

اکثر ایسا بھی یہ دیکھا ہے جہاں میں دوستو!
جس کو سمجھا تھا برا، انجام سے اچھا رہا

وہ اپنے زمانے کے سب سے عظیم الشان محل میں رہتی تھی۔ اپنے بے شمار غلاموں اور باندیوں کے ساتھ جو اس کے اشارے پر حرکت کرتے تھے۔ اس کی زندگی عیش وعشرت اور ناز ونعمت سے عبارت تھی۔

یہ خاتونِ عالم سیدہ آسیہ بنت مزاحم رضی اللہ عنہا ہیں جو فرعون کی زوجیت میں تھیں۔ ایک عورت، صنفِ نازک اپنے محل میں محفوظ اور مطمئن۔ اس کے دل میں نورِ ہدایت طلوع ہوا۔ اس نے جاہلی نظام کو چیلنج کر ڈالا جو اس کے شوہر فرعونِ وقت کی سربراہی میں قائم تھا۔

وہ ایمانی بصیرت سے منور تھی۔ اس نے عیش وعشرت کی زندگی اور خدم وحشم کی پروا نہیں کی۔ وہ اس عظیم مرتبہ کی حامل تھی کہ اللہ رب العزت نے اپنی کتاب قرآن مجید میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس کو اہل ایمان کے لیے ایک نمونہ بنا کر پیش فرمایا ہے:

﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾

---

[1] النساء: 34/4.

''اور اہلِ ایمان کے معاملے میں اللہ فرعون کی بیوی کی مثال پیش کرتا ہے جب کہ اس نے دعا کی اے میرے رب میرے لیے اپنے ہاں جنت میں ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچا لے اور ظالم قوم سے مجھ کو نجات دے۔''[1]

مفسرین اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی اور وہ اس بات کی مستحق تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر ان عورتوں کے ساتھ کریں جنہوں نے اپنے ایمان کی تکمیل کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''بہت سے مرد ایسے ہیں جو درجہ کمال کو پہنچے (انبیاء علیہم السلام) لیکن عورتوں میں کسی کو درجہ کمال حاصل نہیں ہوا سوائے آسیہ فرعون کی بیوی اور مریم بنت عمران کو اور عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے کہ ثرید کو دوسرے کھانوں پر۔''[2]

یہ ہیں سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا مومنہ صادقہ، قصرِ فرعون کی تاریکی میں ایک روشن چراغ۔ کون ہے جو ہمارے لیے ایسی شمع ہدایت کو منور کرے جو صبر وثبات اور دعوت الی اللہ کی حامل ہو۔

''اپنے فکر وخیال اور تفکرات پر قابو پاؤ اور خوش رہو''

---

[1] التحریم: 11/66۔ [2] صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (ضرب اللہ مثلاً...) حدیث: 1143، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل خدیجۃ ام المومنین، حدیث: 1342، سنن الترمذی: 4381، سنن ابن ماجہ: 208۔

# دنیا کی سب سے
# خوش نصیب عورت

6

نوادرات

صورتِ شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب
اقبالؔ

کرنیں ﴿اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ﴾
''بلاشبہ اللہ کی رحمت نیکوکاروں سے قریب ہے۔''①

## اپنے رب پر توکل کرو اور پرسکون نیند سو جاؤ

درد و الم سے دیتا ہے خلقت کو جو نجات
جود و کرم بھی ہیں اسی رحمن کی صفات

اس خاتون کے نام جو اپنے رب کی خوشنودی کے ساتھ اور اس کی تقدیر پر راضی بہ رضا ہو کر گہری پرسکون نیند سو چکی ہے، اپنے اردگرد کے سلگتے مسائل اور حالات سے بے پروا او محفوظ ہے۔ جس نے حزن و ملال کو کبھی دل میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی اور کبھی اس ک آنکھیں اشک بار نہیں ہوئیں۔

ہر اس عورت کے نام جس نے اپنی اولاد کو کھویا ہے اور اپنی سہیلیوں، ہم جولیوں ا والدین کا ماتم کر چکی ہے۔ ہر اس غم زدہ مومنہ کے نام جو ابتلا اور آزمائشوں سے دوچار حزن ملال کی چادر میں لپٹی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے اور تمہارے درجات بلند فرماد ہیں اور تمہارے خسارے کی تلافی فرما دی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِیْنَ﴾
''صبر اور نماز سے مدد لو، بے شک نماز ایک سخت مشکل کام ہے، مگر فرماں بردار بندوں کے لیے مشکل نہیں ہے۔''②

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

① الاعراف:56/7. ② البقرة:45/2.

''صبر ایمان کا حصہ ہے اور اس کی حیثیت دین میں ایسی ہے جیسے جسم میں سر۔''[1]

تو اے مصیبت پر صبر کرنے والی! تمہارے لیے بڑی خوش خبری ہے۔ اخروی ثواب، جنت الفردوس، ہمیشہ رہنے والی جنت میں خدائے واحد کا قرب جو صدیقین کا مقام ہے۔ یہ بدلہ ہے ان نیک اعمال کا جو تم نے دنیا کی زندگی میں رہ کر کیا اور اپنے رب کے پاس بھیجا ہے اور ان کوششوں کا جو تم نے دین حق کے لیے کی ہیں۔ مبارک باد! تمہارے صبر و ثبات پر اور ایمان و یقین کی دولت پر اور اس ایقان پر کہ جو کچھ تم کر رہی ہو اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ ضرور اجر عظیم سے نوازیں گے۔ عنقریب تم جان لوگی کہ ہر حال میں تم بڑے فائدے میں ہو۔[2]

﴿ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴾

''اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دو۔''[3]

''خود اعتمادی عمر کے ہر حصہ میں زندگی کی معنویت کی تلاش ہے اور خود کو اس قابل بنانا کہ زندگی سے مزید توانائی حاصل کریں۔''

---

① مصنف ابن ابی شیبة: 172/1، مصنف عبدالرزاق: 21031۔ ② شرح اصول الاعتقاد للالکائی: 1569، حلیة الاولیاء: 75/1۔ ③ البقرة: 155/2.

﴿اَللّٰہُ لَطِیفٌ بِعِبَادِہٖ﴾

کرنیں

''اللہ اپنے بندوں کے حالات سے نہایت باخبر ہے۔''[1]

# اصل کور چشمی دل کی بے بصیرتی ہے

ہر رات کی بھیانک ظلمت میں امید کی صبح خنداں ہے
یہ غم، یہ الم، یہ رنج و محن، کچھ دیر کا سارا مہماں ہے

ایک اندھا آدمی تھا جو اپنی ''مخلص اور محبت کرنے والی'' بیوی ''سعادت مند'' اولاد اور ''وفا شعار'' دوستوں کے ساتھ خوش و خرم زندگی بسر کر رہا تھا۔ کوئی چیز اگر اس کے لیے پریشان کن تھی تو وہ تاریکی جس میں وہ جی رہا تھا۔ اس کی انتہائی آرزو یہی تھی کہ چیزوں کو اپنی آنکھوں کے نور سے دیکھے جو اس کی خوشیوں کو دوبالا کر دے۔

ایک ماہر ڈاکٹر اس شہر میں وارد ہوا جس میں یہ اندھا رہتا تھا۔ وہ ڈاکٹر کے پاس گیا اور ایسی دوا کی فرمائش کی جو اس کی بینائی کے لوٹنے میں معاون ثابت ہو۔ ڈاکٹر نے اسے آنکھوں میں ڈالنے کے لیے دوائیں دیں اور اسے سمجھایا کہ ان کو کیسے استعمال کرنا ہے اور اس کو متنبہ کر دیا کہ اس کی بینائی کسی وقت بھی اچانک لوٹ سکتی ہے۔

اس کور چشم انسان نے ان دواؤں کو استعمال کرنا شروع کیا جب کہ کوئی آدمی ایسی حالت پر یقین نہیں کر سکتے کہ اس کی بینائی لوٹ سکتی ہے۔ ایک دن جب وہ باغ میں بیٹھا تھا کہ اچانک اس کے آنکھوں کی روشنی لوٹ آئی۔ وہ خوشی سے دیوانہ وار گھر کی طرف بھاگا کہ وہ اپنی پیاری بیوی کو یہ خوش خبری سنائے کہ اس کی آنکھیں ٹھیک ہو گئی ہیں۔ لیکن اس نے بیوی کو دیکھا کہ وہ اس کے دوست کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہی ہے۔ اس کو اپنی آنکھوں پر اعتبار نہ آیا اور وہ دوسرے کمرے میں گیا۔ وہاں اس نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ وہ اس کی تجوری سے روپے چرا

---

[1] الشوریٰ:42/42.

رہا ہے۔ اندھے نے تیزی سے سیڑھیاں طے کیں اور وہ چیخ چیخ کر کہنے لگا:

''یہ ڈاکٹر نہیں، ملعون جادوگر ہے۔''

تب اس نے ایک سوئی لی اور اپنی آنکھیں پھوڑ لیں اور اس طرح گھبراہٹ میں اس عظیم خوش بختی سے محروم ہو گیا جو اسے حاصل ہو چکی تھی۔

''روحانی بیماریاں اور نفسیاتی الجھنیں جسمانی عارضے سے کہیں بڑھ کر ہیں۔''

﴿قَالَ كَلَّا ۚ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ﴾

کرنیں

''اس نے کہا: ہرگز نہیں، میرے ساتھ میرا رب ہے وہ ضرور
میری رہنمائی فرمائے گا۔''[1]

## انتقام کے در پے مت رہو!

کفالت رہی کل تلک جس کی تم کو
وہی کل تمہاری کفالت کرے گا

کچھ لوگ سہل پسند ہوتے ہیں اور اس بات کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے کہ اپنے تمام حقوق کا مطالبہ کریں۔ وہ بہت سارے امور سے صرف نظر کرتے ہیں اور کبھی کبھی وہ خالی الذہن رہتے ہیں اور عمومی طور پر وہ سہولت پسند ہوتے ہیں اور بہت زیادہ کھوج بین میں نہیں پڑتے۔ عبارت کے پیچھے کیا ہے اور اس کے بین السطور کیا باتیں ہیں انہیں جاننے کے در پے نہیں ہوتے اور ان امور میں بہت زیادہ دماغ سوزی نہیں کرتے۔

کچھ دوسرے قسم کے لوگ ہیں جن کے مزاج میں برداشت کرنے کی صلاحیت بالکل نہیں ہوتی اور وہ کسی چیز کو نظر انداز نہیں کر سکتے اور اپنے ذرہ برابر حقوق سے دست بردار نہیں ہو سکتے۔ وہ ہمیشہ دوسروں کے ساتھ دست وگریبان رہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنا پورا پورا حق وصول کر لیں اور اکثر وہ حق سے زیادہ کے طلبگار ہوتے ہیں اور اس پر بھی وہ خوش نہیں ہوتے۔

فطری طور پر وہ انسان جس کے مزاج میں انگیز کرنے اور نظر انداز کرنے کی صلاحیت ہے وہ قلبی سکون کے ساتھ مطمئن اور خوش اور پریشانیوں سے دور ہوگا اور اسی طرح وہ لوگوں کے دلوں میں اپنے لیے جگہ بنا لے گا، لوگوں کی محبت اور توجہ کا مرکز بن جائے گا اور اس کے سامنے کامیابی کا دروازہ کھل جائے گا اور وہ ان سے زیادہ حاصل کر لے گا جو لوگ اللہ کے

[1] الشعراء 26/62.

بندوں سے جنگ وجدال کر کے حاصل کرتے ہیں۔ جو بال کی کھال اتارتے ہیں اور بد نیتی کو جاننے کے لیے صورت حال کا تجزیہ کرتے رہتے ہیں اور اسی طرح وہ اپنی ذات کے لیے ہر طرح کی پریشانیاں مول لیتے رہتے ہیں۔ لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں اور اس سے دور بھاگتے ہیں۔ آخر کار اس کے سامنے کامیابی کا دروازہ بند ہوجاتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ دو امور میں سے زیادہ آسان امر کو اختیار کرتے تھے بشرطیکہ وہ گناہ کے کام نہ ہوں اور لوگ اس کی وجہ سے دور نہ جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ایسے بندے پر رحم فرماتا ہے جو سہولت پسند ہے جب وہ خریداری کرتا ہے اور جب بیچتا ہے اور جب وہ کسی سے اپنے حق کا تقاضا کرتا ہے۔''[1]

''تم جو کچھ کرنا چاہتی ہو ابھی کر ڈالو اور کل کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان مت رہو۔''

---

[1] صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب السهولة والسماحة فی الشراء، حدیث: 2076، سنن ابن ماجه: 2203، صحیح ابن حبان: 4903، شعب الایمان للبیهقی: 7758۔

﴿مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى﴾

کرنیں

''ہم نے یہ قرآن تم پر اس لیے نہیں نازل کیا کہ تم مصیبت میں پڑ جاؤ۔''[①]

# امتیازی شان حصول و یافت سے متعین کی جاتی ہے

نہ حاصل ہو تائید غیبی جسے یاں
تو فکر و نظر اس کی سب ناصواب

ایک مالدار نے بیان کیا:

دنیا کا مالدار ترین انسان ہونے کے ناتے دولت کے بارے میں میرا کوئی مخصوص نظریہ یا احساس نہیں ہے۔ میں ایک فلیٹ میں اپنی بیوی کے ساتھ معمولی انسان کی طرح زندگی گزارتا ہوں۔ میں نہ مے نوشی کرتا ہوں اور نہ سگریٹ پیتا ہوں اور نہ ایک کھرب پتی آدمی کی طرز رہائش اختیار کرتا ہوں جس کی تصویر روزناموں میں ملتی ہے۔ خوبصورت آرام دہ شکارا، شہر سے دور عالی شان محل، دعوتوں کے ہنگامے اور کم سن خوبصورت لڑکیوں سے شادیاں جو طلاق پر منتج ہوتی ہیں اور جن کے حقوق کی ادائیگی میں لاکھوں لاکھ ادا کرنے پڑتے ہیں۔

مجھے کام سے عشق ہے اور میں اس میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ میں بالعموم کام کے دوران دفتر میں کھانا کھاتا ہوں۔ مجھے اس سے کوئی مسرت حاصل نہیں ہوتی کہ میں اربوں اور کھربوں کا مالک ہوں۔ مجھے تو بس اس تصویر سے خوشی ملتی ہے کہ میرا آبائی شہر ٹوکیو کس طرح ایک حقیر چھوٹے قصبہ سے ایک عظیم الشان شہر اور دارالسلطنت میں تبدیل ہوا، اس جدید طرز تعمیر کی وجہ سے جس میں میرا بھی حصہ ہے، یہ تجارتی مرکز پوری دنیا کے لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے...... مختصراً یہ کہ میری خوشی میری یافت میں پنہاں ہے۔''

''حسرت دیاس ایک کشتی کو سمندر کی تہ سے اوپر نہیں لاسکتی۔''

---

① طٰہٰ: 20/2.

کرنیں

﴿أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ﴾

''کیا اللہ اپنے بندوں کے لیے کافی نہیں ہے؟''[1]

## عالمِ کفر، حالتِ کرب و بلا میں کراہ رہا ہے

خلو دو بقا گر جو ہوتی جہاں کو
اکیلا میں رہتا جہاں میں ابد تک

ڈاکٹر ہارولڈ سین ہابیتن نے جو مایو اسپتال میں ہیں، ایک گشتی مراسلہ تمام ڈاکٹروں، ماہرین امراض اور سرجری اسپتالوں اور صنعتی اداروں میں کام کرنے والوں کے پاس بھیجا جس میں انہوں نے یہ انکشاف کیا کہ انہوں نے 176 اشخاص جو تجارت کے شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں اور جن کی عمر 45 سال کے آس پاس ہے، کا جائزہ لیا تو یہ بات سامنے آئی کہ ان میں ہر تیسرا آدمی تین بیماریوں میں سے ایک میں مبتلا ہے جو محض ذہنی تناؤ کا نتیجہ ہے: امراض قلب، معدے کا السر اور ہائی بلڈ پریشر۔ یہ سارے لوگ پینتالیس سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی ان میں سے کسی ایک مرض کے شکار ہو چکے ہیں۔ کیا ہم ان تاجروں کو کامیاب انسان کہہ سکتے ہیں جنہوں نے دنیاوی کامیابی کی قیمت معدے کے السر یا امراض قلب کی شکل میں ادا کی ہے؟ اسے مرض کیا نفع پہنچا سکتا ہے جب کوئی انسان پوری دنیا کا مالک بن جائے اور اپنی صحت گنوا بیٹھے۔ کوئی انسان پوری دنیا کا مالک بن بھی جائے تو زیادہ سے زیادہ ایک بستر پر سو سکتا ہے اور تین وقت کھا سکتا ہے۔ اس میں اور ایک معمولی زمین پر پھاوڑا چلانے والے مزدور میں کیا فرق ہے؟ ایک مزدور غالباً زیادہ گہری نیند سوتا ہے اور خوب ڈٹ کر کھانا کھاتا ہے بہ نسبت اس آدمی کے جو اعلیٰ عہدے پر فائز ہے اور جاہ و منصب کے لحاظ سے ہمالیہ کی چوٹی پر ہے۔

[1] الزمر: 36/39.

ڈاکٹر ڈبلیو۔ایس۔الواریز کہتے ہیں:''ہر پانچ میں سے چار امراض کے اسباب جسمانی نہیں بلکہ خوف، بغض، خودغرضی اور ذہنی پریشانی ہوا کرتے ہیں اور ان کے اثرات مستحکم ہیں۔ ایسے اشخاص اپنی زندگی اور اپنے ضمیر کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔''

''ہم نہ ماضی کو بدل سکتے ہیں اور نہ مستقبل کو اپنی مرضی کے مطابق تعمیر کر سکتے ہیں۔ان چیزوں کی حسرت میں اپنی زندگی کیوں تباہ کریں جو ہمارے اختیار سے باہر ہیں۔''

کرنیں

''غصہ نہ کرو، غصہ نہ کرو، غصہ نہ کرو''[1]

# شریک حیات اور حسن اخلاق

عسرت کی زیست کو مری، عشرت سے بدل دے
زحمت کی زیست کو مری، رحمت سے بدل دے

ایک مومنہ صالحہ اپنے شریک حیات کو بہت زیادہ فرمائشوں اور مطالبات سے دل برداشتہ نہیں کرتی۔ بلکہ وہ اس پر قناعت کرتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کا حصہ مقرر کر دیا ہے۔ ہمارے لیے اس معاملے میں رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کا اسوۂ حسنہ مثالی ہے۔ سیدنا عروہ رحمہ اللہ اپنی خالہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرمایا کرتی تھیں:

''اے میری بہن کے بیٹے! خدا کی قسم ہم مہینے کا نیا چاند دیکھتے، پھر دوسرا دیکھتے، پھر تیسرا دیکھتے، اس طرح چاند کے تین ماہ گزر جاتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔'' سیدنا عروہ نے پوچھا: ''خالہ جان! آپ لوگ کس چیز پر زندہ رہتی تھیں؟'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا:

> ''دو سیاہ چیزوں پر یعنی کھجور اور پانی، رسول اللہ ﷺ کے کچھ انصار پڑوسی تھے جن کے پاس کچھ بکریاں تھیں۔ وہ ان کا دودھ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھجوا دیتے جنہیں ہم پی لیا کرتے تھے۔''[2]

''لمحے سے لمحہ جڑا ہوا ہے اور ہر لمحہ اپنی قدر و قیمت رکھتا ہے، زندگی کا تقاضا یہی ہے کہ ہر لمحہ کو کارآمد بنایا جائے۔''

---

① صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، حدیث: 6116، سنن الترمذی: 2020، مسند احمد: 362/2۔ ② صحیح البخاری، کتاب الهبة، باب الهبة وفضلها، حدیث: 2567، صحیح مسلم، کتاب الزهد، باب الدنیا سجن للمؤمن، حدیث: 2972، سنن ابن ماجه: 4145۔

کرنیں

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی۔

## اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو کچھ پسند فرمایا ہے اس پر راضی رہو

توبہ توبہ بدگمانی اور پھر اللہ سے

مہربانی شان اس کی، مہرباں وہ ذات ہے

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بیوی اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی والدہ، بی بی ہاجرہ [ کی یہ باتیں کتنی متاثر کرنے والی ہیں جب وہ اپنے شوہر کے پیچھے پیچھے جا رہی تھیں جب وہ ان کو اور اپنے بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو وادی غیر ذی زرع ( مکہ مکرمہ ) میں چھوڑ کر سفر پر روانہ ہو رہے تھے۔ وہ بار بار کہہ رہی تھیں:

''اے ابراہیم! آپ ہمیں ایک ایسی وادی میں چھوڑ کر جہاں نہ کوئی مونس وغم خوار ہے اور نہ کوئی سامان زیست ہے، کہاں جا رہے ہیں؟''

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کوئی جواب نہ دیا تو انہوں نے سوال کیا:

''کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟''

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: ''ہاں''

تب بیوی ہاجرہ نے فرمایا: ''تب وہ ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا۔''[1]

بے شک اللہ نیکو کاروں کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ کہف میں ایک نیک جوڑے کو نعم البدل عطا کرنے کا ذکر فرمایا ہے:

﴿وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا. فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا﴾

① صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ (واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا، حدیث: 3364، السنن الکبری للنسائی: 8320، مسند احمد: 253/1۔

''رہا وہ لڑکا تو اس کے والدین مومن تھے، ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ یہ لڑکا اپنی سرکشی اور کفر سے ان کو تنگ کرے گا۔ اس لیے ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس کے بدلے ان کو ایسی اولاد دے جو اخلاق میں بھی اس سے بہتر ہو اور جس سے صلہ رحمی بھی زیادہ متوقع ہو۔''①

کیا اللہ تعالیٰ نے اس مرد صالح کے خزانہ کی حفاظت کا انتظام نہیں فرمایا جو اس نے اپنے بیٹے کے لیے رکھ چھوڑا تھا تا کہ وہ بڑا ہو کر حاصل کر لے۔ اسی لیے اللہ کے حکم سے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر دیوار کی تعمیر نو کی جس میں مرد صالح کا خزانہ پوشیدہ تھا۔

﴿وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَ يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ﴾

''اور اس دیوار کا معاملہ یہ ہے کہ یہ دو یتیم لڑکوں کی ہے جو اس شہر میں رہتے ہیں۔ اس دیوار کے نیچے ان بچوں کے لیے ایک خزانہ مدفون ہے اور ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا اس لیے تمہارے رب نے چاہا کہ یہ دونوں بچے بالغ ہوں اور اپنا خزانہ نکال لیں۔ یہ تمہارے رب کی رحمت کی بنا پر کیا گیا ہے۔''②

''ماضی جس پہ ہمارا اختیار نہیں، اس کے بارے میں حزن وملال سے کیا فائدہ اور مستقبل کے اندیشہ ہائے دور دراز سے کیا حاصل؟''

---

① الکہف: 18/80-81۔ ② الکہف: 18/82۔

کرنیں

''اللہ کی نصرت، صبر واستقامت سے مشروط ہے''[1]

# دنیا سے محبت اور اس کے نہ ملنے کا غم کیوں کریں؟

شوخ و بے پروا ہے کتنا آدمی
کفر اور انکار پھر یہ سرکشی

جو کوئی حیاتِ مستعار کی حقیقت جانتا ہے کہ وہ کس قدر مختصر ہے اور جس کو اپنی بے بضاعتی کا احساس ہے اور جو اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ دنیا کس طرح اپنا رنگ بدلتی ہے اور دنیا خود اہل دنیا کے ساتھ کس طرح پیش آتی ہے، تو انسان دنیا کی طلب میں نہ حسرت و یاس میں مبتلا ہوگا نہ اس کے کھونے پر حزن و ملال کا شکار۔ ہمارے لیے دارالآخرت ہی بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے۔ آخرت دنیا سے کہیں اجر و ثواب کے لحاظ سے عظیم اور بہتر ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ تم مسلمان ہو۔ تم کو اللہ واحد سے ملاقات کا یقین ہے۔ لیکن تمہارے سوا جو غیر مسلم عورتیں ہیں وہ تو اس وعدے کے دن کا انکار کر رہی ہیں۔ مبارک باد کی مستحق ہیں وہ جو یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں اور اس دن کی تیاری کرتی ہیں۔ تباہی ہے ان کے لیے جن کا ایمان کمزور ہے اور جو آخرت فراموشی میں مبتلا ہیں۔ جو اپنے محلوں، گھروں، خزانوں اور معمولی مال و متاع میں مگن ہیں۔ ایمان کے بغیر ان محلات، مکانات یا زیورات کی اہمیت کیا ہے؟ تقویٰ کے بغیر عہدے اور منصب کی حیثیت کیا ہے؟ ملک، امارت اور تجارت سے اگر خوش بختی خریدی جاسکتی تو پھر ہم بادشاہوں، امیروں اور تاجروں کو پریشانی میں مبتلا نہ پاتے اور ان کو مصائب و آلام اور

---

① مسند احمد: 307/1، مسند عبد بن حمید: 636، القدر للفریابی: 154، المعجم الکبیر للطبرانی: 11243۔

حزن و ملال کا شکوہ کرتے ہوئے نہ دیکھتے۔

''گزرا زمانہ ایک خواب تھا جو تاراج کر گیا اور کل حسین تمناؤں کے دھند لکے میں ہے۔ آج ہی بس حقیقت واقعہ ہے۔''

کرنیں

''عورتوں نے ہی دنیا کی عظیم شخصیتوں کو جنم دیا ہے''

# حسن و جمال رب ذوالجلال کی تخلیقات میں ہے

زمانہ جو کرے کرنے دے اس کو
خدا کے فیصلے پہ تو نظر رکھ

انسان کو دیکھو اور اس کی تخلیق پر غور کر۔ اس کی جنسیں مختلف ہیں، زبانیں الگ الگ ہیں اور اس کے نغمات بھی مختلف ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیسی اچھی اس کی خلقت بنائی ہے اور اس کو حسین وجمیل شکل سے نوازا ہے۔ اللہ رب العزت نے اس کی بہترین صورت گری کی ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ﴾

''جس نے تمہاری صورت بنائی اور بڑی ہی عمدہ بنائی۔''①

﴿يَاأَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ. الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ﴾

''جس نے تجھ کو پیدا کیا، تجھے نک سک سے درست کیا، تجھے مناسب بنایا، اور جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ کر تیار کیا۔''②

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾

''ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا۔''③

آسمان کی وسعت اور ستاروں کی رفعت پر غور کرو۔ سورج کی تابنا کی، ستاروں کی ضیا پاشی اور چاند کی چاندنی پر نظر ڈالو، وسیع وبسیط فضاؤں میں نگاہ دوڑاؤ اور زمین پر نظر ڈالو اسے

① المومن:64/40۔ ② الانفطار:82/6-7۔ ③ التین:95/4۔

کیسے فرش کی طرح بچھایا گیا ہے۔ اس کی تہوں سے پانی نکالا گیا اور اس سے پیڑ پودے اور روئیدگی پیدا ہوئی۔ پھر ذرا پہاڑ کی بلندیوں پر نظر ڈالو ان کو زمین میں کس طرح نصب کیا گیا ہے۔ سمندروں، دریاؤں اور نہروں پر نگاہ کرو۔ سہانی راتوں اور صبح کی سفیدی کو دیکھو۔ یہ روشنی اور یہ تاریکی، یہ اودے، کالے اور سفید بادلوں کے ٹکڑے۔ ان چیزوں پر غور کرو۔ ان میں کیسی حیرت انگیز ہم آہنگی اور ترتیب پائی جاتی ہے۔ یہ کلیاں، غنچے، پھول اور میٹھے رس بھرے ذائقہ مختلف انواع و اقسام کے پھل، یہ لذیذ دودھ اور یہ میٹھا شہد، یہ نخلستان اور یہ شہد کی مکھیاں، چیونٹیاں اور چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے، پانی کی مچھلیاں اور آسمان میں اڑتے ہوئے طیور اور نغمہ سرا بلبلیں، رینگنے والے جاندار اور چوپایہ جانور۔ حسن و جمال کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ یہ خوبصورت کہکشائیں جو آنکھوں کو خیرہ ہی نہیں کرتیں، تازگی اور ٹھنڈک بھی پہنچاتی ہیں۔

﴿فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ. وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ. يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ﴾

''پس تسبیح کرو اللہ کی جب کہ تم شام کرتے ہو اور جب صبح کرتے ہو۔ آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے حمد ہے۔ اور (تسبیح کرو اس کی) تیسرے پہر اور جب کہ تم پر ظہر کا وقت آتا ہے۔ وہ زندہ کو مردے میں سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ میں سے نکال لاتا ہے اور زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے۔ اسی طرح تم لوگ بھی (حالت موت سے) نکال لیے جاؤ گے۔''[1]

''زندگی کے منفی پہلو کو مت دیکھو، کائنات میں پھیلے حسن سے لطف اندوز ہوتے رہو۔''

---

[1] الروم: 30/17-19.

﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ﴾

کرنیں

''تم اپنے گھروں میں وقار سے رہو۔''①

## بے انتہا جودوکرم، بے حساب عنایتیں

شام کے پیچھے صبح ہو جیسے صبح کے پیچھے شام
خوشی کے پیچھے غم ہے پیارے، پھر خوشیوں کا جام

رومیوں نے چند مسلمان عورتوں کو قیدی بنالیا۔ منصور بن عمار تک یہ اطلاع پہنچی۔ لوگوں نے ان کے پاس پیغام بھجوایا: ''تم خلیفہ کے پاس کیوں نہیں جاتے اوران کے پاس کیوں نہیں بیٹھتے اورلوگوں کو جہاد کرنے پر کیوں نہیں آمادہ کرتے؟'' اس لیے وہ شام میں رقہ کے قریب خلیفہ ہارون الرشید کے پاس گئے اوران کے قریب بیٹھے۔

جس زمانے میں منصور لوگوں کو جہاد فی سبیل اللہ پر ابھار رہے تھے اسی زمانے میں ان کوایک بندھا ہوا بنڈل موصول ہوا جس کے ساتھ ایک سربہ مہر خط بھی موجود تھا۔ منصور نے لفافہ چاک کیا۔ خط میں لکھا تھا:

> ''میں عرب گھرانے کی بیٹی ہوں۔ اہلِ روم نے مسلم خواتین کے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس کی مجھ کواطلاع مل چکی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ آپ لوگوں کو جہاد پر آمادہ کررہے ہیں۔ میں نے اپنے جسم پر نگاہ ڈالی تو میں نے اپنی دو چوٹیوں کو سب سے قابل قدر پایا۔ اس لیے میں نے ان کو کاٹ ڈالا اوران کو لپیٹ کرآپ کی خدمت میں بھیج رہی ہوں۔ بخدا میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ دونوں چوٹیوں سے جہاد فی سبیل اللہ میں کام آنے والے گھوڑے کی لگام بنائیں۔ شاید اللہ رب العزت مجھے اس حال میں دیکھے تو مجھ پراس کورحم آجائے۔''

① الاحزاب:33/33.

منصور اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکے جس وقت اس خط کی پاکیزہ تحریر کو پڑھ رہے تھے۔ ان کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور ان کے ساتھ دوسرے لوگ بھی رو پڑے۔ ہارون الرشید نے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نفیر عام کروا دی اور خود مجاہدین کے دوش بدوش لڑے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو فتح ونصرت عطا فرمائی۔

''ماضی کے لیے آنسومت بہاؤ، بلاوجہ رونا دھونا مت کرو اس لیے کہ تم ماضی کو
کبھی واپس نہیں لاسکتیں۔''

دنیا کی سب سے
خوش نصیب عورت

7

لعل بدخشاں

نقش ہیں سب ناتمام خونِ جگر کے بغیر
نغمہ ہے سودائے خام خونِ جگر کے بغیر
اقبالؔ

کرنیں

''خبردار رہو! اللہ کی یاد ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوا کرتا ہے۔''

## رجوع الی اللہ، جس کا کوئی متبادل نہیں

صدائے گرگ درندہ سے بھی مانوس ہیں گوش
مگر انساں کی آوازوں سے اڑ جاتے ہیں ہوش

ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ اس وقت نماز کا وقت نہیں تھا۔ اس نے ایک دس سالہ لڑکے کو نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ نماز میں مشغول پایا۔ وہ انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ لڑکا نماز سے فارغ ہو گیا۔ وہ اس کے قریب آیا، اس کو سلام کیا اور اس سے کہا:

''بیٹے! تم کس کے صاحبزادے ہو؟'' لڑکے نے سر جھکا لیا اور آنسو کے قطرے اس کے رخسار پر گرے۔ اس نے سر اٹھایا اور کہا:

''چچا جان! میں یتیم ویسیر ہوں۔ میرے ماں باپ مر چکے ہیں۔''

اس آدمی کے دل میں اس کے لیے رقت پیدا ہوئی اور اس نے کہا:

''کیا تم میرا بیٹا بننا پسند کرو گے۔''

لڑکے نے پوچھا: ''جب میں بھوکا رہوں تو آپ مجھے کھانا کھلائیں گے؟''

''ہاں'' اس آدمی نے جواب دیا۔

''جب میں بیمار ہو جاؤں تو آپ مجھے شفایاب فرمائیں گے؟''

اس آدمی نے جواب دیا: ''اس پر میرا کوئی اختیار نہیں ہے میرے بیٹے!''

تب لڑکے نے جواب دیا: ''اس پر میرا کوئی اختیار نہیں۔''

لڑکے نے کہا: ''پھر تو مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجیے، چچا جان! جس نے مجھے پیدا کیا

ہے وہ مجھے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی شفا دیتا ہے۔ جس نے اطمینان دلایا کہ کل روز جزا کے دن وہ سارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔"

وہ آدمی خاموشی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا:

"میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔ بے شک جس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا، اللہ اس کے لیے کافی ہے۔"

﴿وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾

کرنیں

''میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے'' ①

# خوش بختی موجود ہے لیکن کون اس سے ہمکنار ہوسکتا ہے؟

اندیشہ ہائے غم سے اے دل نہ ہو پریشاں
باطل ہوئے ہیں اکثر اندیشہ و وساوس

انسان خوش بختی کو کہیں اور نہیں، خود اپنی ذات ہی میں پاسکتا ہے بشرطیکہ وہ اس کے حصول کے عمدہ ترین طریقے اپنائے۔ وہ طریقے ہیں اخلاص کے ساتھ صدق اور شجاعت کی صفت کو اختیار کرنا اور عمل خیر اور لوگوں سے محبت، حسن تعاون اور اندھی خودغرضی سے احتراز اور سب سے بڑھ کر یہ بات کہ اس کا ضمیر زندہ ہو۔ خوش بختی کوئی موہوم اور خیالی چیز نہیں ہے بلکہ یہ ایک حقیقتِ واقع ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو خوش بختی سے ہمکنار ہیں اور اس کا امکان ہے کہ ہم بھی اس سے مستفید ہوں۔ اگر ہم اپنے تجربات سے سیکھتے ہیں اور زندگی میں ہم پر جو کچھ گزرا ہے اس سے استفادہ کرتے ہیں، اور اگر ہم اپنی زندگی پر دیدۂ عبرت نگاہ ڈالیں گے تو اس سے بہت سے نتائج اخذ کرسکیں گے۔ علم و معرفت، صبر اور قوت ارادی کے ذریعے سے ہم خود کو بہت سارے ذہنی، نفسیاتی اور جسمانی امراض سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ ہم اس حیاتِ مستعار کو جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے، اس خوش اسلوبی سے گزار سکتے ہیں کہ اس میں تنگی، محرومی، ناشکری اور ناقدری کا شائبہ تک نہ ہو۔

''ایک عورت کے حسن و جمال کو جو چیز سب سے زیادہ تباہ و برباد کرتی ہے وہ ہے اس کی ذہنی پریشانیاں۔ یہ پریشانیاں تو ایسی غارت گر ہوتی ہیں کہ بے چاری حقیقی عمر سے کہیں زیادہ سن رسیدہ دکھائی دینے لگتی ہے۔''

① الاعراف 156/7.

کرنیں

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾

''عنقریب آپ کا رب آپ کو وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔''①

# حُسنِ اخلاق دل میں جنت کے باغات ہیں

عوام الناس ایک انسان کے لیے آئینہ کے مثل ہیں۔ اگر انسان لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتا ہے تو لوگ بھی اس کے ساتھ حسن اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس کے اعصاب پر اس کے خوش گوار اثرات مرتب ہوں گے اور وہ خوش و مطمئن ہوگا۔ وہ محسوس کرے گا کہ وہ دوستانہ خوش گوار ماحول میں زندگی گزار رہا ہے۔

لیکن جب ایک انسان دوسروں کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آتا ہے اور ان سے بے رخی سے ملتا ہے تو دوسرے لوگ اس کے ساتھ برے انداز میں پیش آتے ہیں اور سختی اور کج خلقی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ جو دوسروں کا ادب واحترام نہیں کرتا اس کا بھی ادب واحترام نہیں کیا جاتا۔

خوش اخلاق انسان طمانیتِ قلب سے قریب اور ہر قسم کی تنگی، دشواری اور پریشانیوں سے دور ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ حسن اخلاق عبادت بھی ہے جس پر نبی اکرم ﷺ نے بہت زیادہ زور دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾

''نرمی اور درگزر کا طریقہ اختیار کرو، معروف کی تلقین کیے جاؤ اور جاہلوں سے نہ الجھو۔''②

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

① الضحی: 5/93۔ ② الاعراف: 199/7۔

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾

''(اے پیغمبر) یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لیے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو۔ ورنہ اگر کہیں تم تندخو اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب تمہارے گرد و پیش سے چھٹ جاتے۔ ان کے قصور معاف کر دو، ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو اور دین کے کام میں ان کو بھی شریک مشورہ رکھو، پھر جب تمہارا عزم کسی راستے پر مستحکم ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کرو، اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں جو اسی کے بھروسے کام کرتے ہیں۔''①

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سب سے محبوب میرے نزدیک وہ شخص ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے اور جو منکسر المزاج ہے اور جو لوگوں کو چاہتا ہے اور لوگ اسے چاہتے ہیں۔ میرے نزدیک سب سے ناپسندیدہ وہ آدمی ہے جو لگائی بجھائی کرتا ہے اور باہم محبت کرنے والوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرتا ہے اور نیک لوگوں کی عیب جوئی کرتا ہے۔''②

''بغیر کسی امید کے خود کو مشکلات میں ڈالنا اور تردد اور پریشانیاں انسان کو اعصاب کی بیماری میں مبتلا کر دیتی ہیں۔''

---

① آل عمران: 3/159۔ ② المعجم الاوسط للطبرانی: 7697، والمعجم الصغیر: 835، امالی ابن بشران: 513، کتاب الصمت لابن ابی الدنیا: 253، قال الشیخ الالبانی: حسن لغیرہ، (صحیح الترغیب: 2658)۔

کرنیں

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾

''اللہ کسی نفس پر اس کی طاقت وقدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا''①

# پرمسرت زندگی کا راز: دس رہنما اصول

ایک امریکی ماہر نفسیات (د۔ دیکس) کہتا ہے کہ پرمسرت زندگی گزارنا ایک خوبصورت آرٹ ہے اور اس کے دس سنہرے اصول ہیں:

① وہ ذریعہ معاش تلاش کرو جسے تم پسند کرتے ہو۔ اگر تم ایسا نہیں کرسکتے تو ایسی مشغولیت اختیار کرو جس سے تمہارے دل کو خوشی ملے اور اس کو فارغ اوقات میں انجام دو پھر اس میں مہارت حاصل کرو۔

② اپنی صحت کی حفاظت کرو کیونکہ یہ خوشیوں کا سرچشمہ ہے۔ صحت کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ کھانے پینے میں اعتدال ہو، جسمانی ورزش کی پابندی کی جائے اور بری عادتوں سے بچا جائے۔

③ مقصدِ حیات کا ہونا لازم ہے۔ مقصد حیات سے انسان کو قوت عمل ملتی ہے اور جذبہ عمل حاصل ہوتا ہے۔

④ زندگی جیسی کچھ ہے ویسے ہی اس کو سمجھو۔ اس کے تلخ وشیریں کو قبول کرو۔

⑤ حال اصل زندگی ہے۔ ماضی کے حزن وملال اور مستقبل کے اندیشہ ہائے دور دراز میں مبتلا ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔

⑥ کسی فیصلے یا کام کے بارے میں خوب غور وفکر کرو اور اپنے فیصلے اور اس کے نتائج کے بارے میں کسی دوسرے کو موردِ الزام نہ ٹھہراؤ۔

---

① البقرة:2/286.

- ۷ ہمیشہ ان پر نگاہ رکھو جو (دنیوی اعتبار سے) تم سے کم تر ہیں۔
- ۸ مسکرانے کی عادت ڈالو اور خوش وخرم رہو۔ ان لوگوں کی صحبت اختیار کرو جو پر امید رہتے ہیں۔
- ۹ خوشیاں اور پیار بانٹتے چلو، تا کہ خوشیوں سے معطر ہوائیں تمہاری طرف پلٹ کر آئیں۔
- ۱۰ خوشی اور شادمانی کے مواقع پیدا کرو اور اپنی پر مسرت زندگی میں تازگی پیدا کرنے کے لیے اسے لازم قرار دو۔

"آج کے دن سے خوب فائدہ اٹھاؤ اور ممکنہ غارت گری سے بچنے کا ذریعہ پہلے ہی ڈھونڈ لو۔"

کرنیں

﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾

''ہر آن وہ (رب ذوالجلال) نئی شان میں ہے۔''①

## حزن وملال سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ میں آجاؤ

میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایک عقل مند آدمی کو ہنسنے مسکرانے سے پرہیز ہوسکتا ہے اور ایک مومن مایوسی اور پژمردگی کا شکار ہوسکتا ہے۔ بعض اوقات ایک آدمی ایسے حالات میں گھر جاتا ہے جو اس کی قلبی اطمینان اور خوشی کو سلب کر لیتے ہیں۔ اس وقت اس کے لیے ضروری ہوجاتا ہے کہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی حفاظت میں پناہ ڈھونڈے کیونکہ آلام و مصائب سے بچانے والا وہی ہے۔ اگر انسان پژمردگی کا شکار ہوگیا تو یہ اس کی قوت ارادی کے زوال کی ابتداء ہوگی اور اس کے سارے نیک اعمال عاجزی، مایوسی اور نامرادی کی نذر ہوکر رہ جائیں گے۔

اسی لیے رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس بات کی تعلیم دیتے تھے کہ وہ آفتوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ سے استعانت طلب کریں۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو انصار میں سے ایک شخص کو مسجد میں دیکھا جس کا نام ابوامامہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوامامہ! کیا بات ہے، میں تم کو مسجد میں دیکھ رہا ہوں جب کہ ابھی نماز کا وقت نہیں ہے؟'' انہوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! پریشانیوں اور قرض کے بوجھ سے دبا ہوا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تم کو ان کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ جب تم ان کو کہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانیاں دور فرمادیں گے اور تمہارا قرض بھی ادا ہوجائے گا؟ (ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا کیوں نہیں، ضرور، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''صبح وشام یہ پڑھا کرو،

① الرحمٰن: 29/55.

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهُمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

''اے اللہ......! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں حزن و ملال سے، تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی اور کاہلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بخالت سے اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے۔''

وہ (ابو امامہ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: ''میں نے ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے میری پریشانیاں ختم کر دیں اور میرے قرض کی ادائیگی کا سامان فرما دیا۔''[1]

---

① سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذة، حدیث: 1555، الدعوات الکبیر للبیهقی: 305، قال الشیخ الالبانی: ضعیف، غسان بن عوف راوی ضعیف ہے۔

کرنیں

﴿وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ﴾

''تم کو جو نعمت بھی حاصل ہے اللہ ہی کی طرف سے ہے۔''[1]

## مصیبت کے وقت تعاون کرنے والی شریکِ حیات

گردشِ دوراں سے پیدا روز و شب
روز و شب صبحِ مسرت، شامِ غم

کتب طبقات میں ہے کہ جگر گوشہ رسول ﷺ سیدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کئی کئی دن تک فاقہ کرتی تھیں۔ ایک دن ان کے شوہر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ ان کا چہرہ پیلا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے دریافت فرمایا:

''اے فاطمہ! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟''

''تین دن سے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں جسے میں کھا سکوں۔''

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا سیدھا سا جواب تھا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟''

انہوں نے جواب دیا:

''میرے ابا جان نے شادی کی پہلی رات کو رخصت کرتے وقت فرمایا تھا: ''اے فاطمہ! اگر علی تمہارے پاس کچھ کھانے کی چیز لائیں تو کھا لینا۔ اگر وہ نہ لائیں تو ان سے کوئی سوال نہ کرنا۔''

لیکن بہت سی عورتیں شوہر کی جیب کو خالی کرنے میں خاص مہارت رکھتی ہیں۔ جیسے ہی شوہر کی جیب میں کوئی بڑی رقم دیکھتی ہیں گھر میں ایمرجنسی کا اعلان فرما دیتی ہیں اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتیں جب تک شوہر کی جیب خالی نہیں ہو جاتی۔

[1] النحل:16/53.

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک مرد ایک آدھ بار ہی اس صورت حال کو برداشت کر سکتا ہے۔ اگر وہ ایک دو بار ایسا کر بھی لے تو اس سے مسائل حل نہیں ہوتے اور دھیرے دھیرے اختلافات رونما ہوتے ہیں جو اکثر و بیشتر طلاق پر منتج ہوتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

داغِ مفارقت ہو کہ میں دوں اسے طلاق
روتا نہیں ہے دل مرا گرچہ ہے یہ فراق

وہ ہو گئی جدا مگر دل ہے نہیں اداس
آنکھیں ہوئیں نہ نم، نہیں لب پہ مری پیاس

عجلت پسند نفس کا بگڑا ہے جب مزاج
قلبِ حزیں شکستہ کا پھر کیسے ہو علاج

وہ زندگی عذاب ہے جس میں نہ ہو وفاق
باہم یقیں ہو کیسے جو دل میں رہے نفاق

''زندگی تو خود ہی اس قدر مختصر ہے کہ اسے مزید مختصر نہیں بنایا جا سکتا، اس لیے اس کو مختصر کرنے کی کوشش نہ کرو۔''

کرنیں

''کامیابی کا ایک پیمانہ یہ ہے کہ سب کی زبان پر تمہارا ذکر خیر ہو۔''

## ایک خاتون، اہلِ جنت میں سے

دل کو اپنے شاد رکھ، فکرِ فردا سے گزر
کل خبر جس نے تری لی، کل وہی لے گا خبر

مشہور تابعی اور مفتی مکہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: ''کیا میں تم کو اہل جنت میں سے ایک خاتون کی زیارت نہ کراؤں؟'' میں نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: ''یہ کالی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بولی: مجھ پر مرگی کے دورے پڑتے ہیں اور میرے جسم کا حصہ کھل جاتا ہے، آپ میرے لیے دعا فرما دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم چاہو تو صبر کرو اور تمہارے لیے (اس پر) جنت ہے اور تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں کہ وہ تم کو اس سے عافیت عطا فرمائے۔'' اس خاتون نے کہا: ''میں صبر کروں گی۔'' پھر اس نے عرض کیا: ''میرا بدن کھل جاتا ہے، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیجیے کہ میرا جسم نہ کھلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرما دی۔''[1]

یہ پرہیزگار مومنہ اس مصیبت کو خوشی خوشی قبول کرتی رہی جو اس کی اس فانی زندگی سے لگی ہوئی تھی کیونکہ اس مصیبت پر اس کو جنت ملنے کی توقع تھی۔ اس نے اس تجارت میں خوب نفع حاصل کیا اور جنت کی مستحق قرار پائی۔ لیکن یہ مومنہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کا جسم کسی کے سامنے کھل جائے اور لوگ اس کے جسم کے کسی حصہ کو دیکھ لیں جو کسی طرح ایک نیک، تقویٰ شعار اور باوقار مومنہ کے لیے مناسب نہیں۔

---

① صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب فضل من یصرع من الریح، حدیث: 5652، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن فیما یصیبه من مرض، حدیث: 2576، الادب المفرد للبخاری: 505، السنن الکبری للنسائی: 7448، مسند احمد: 346/1۔

ہم ان خواتین کو کیا کہیں گے جو ایسا لباس زیب تن کرتی ہیں کہ لباس کے پردے میں عریاں نظر آتی ہیں۔ جو اپنے جسمانی حسن کو نمایاں کرتی ہیں، شرم و حیا کے پردے کو ہٹا دینا چاہتی ہیں اور بے حجابی اختیار کرنے میں پیش پیش رہتی ہیں؟

''اضطرابِ قلب سے بچو اور حقیقت کا سامنا کرو، زندہ رہنا ہے تو ثابت قدمی کے ساتھ اپنا کام کرتی رہو۔''

کرنیں

''دیتے ہیں بادہ ظرف قدح خوار دیکھ کر''

## صدقات، بلاؤں سے محفوظ رکھتے ہیں

برگِ درختانِ سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقِ دفتریست معرفتِ کردگار

صدقہ، رحمت کے دروازوں میں سے ایک عظیم باب ہے جو شرح صدر اور انشراحِ قلب کا ذریعہ ہے۔ صدقہ نیک اعمال کو فراخ دلی سے انجام دینے پر آمادہ کرتا ہے اس لیے صدقہ جیسے عمل کو انجام دینے والے کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا میں کافی ہو جاتا ہے۔ وہ اس کے بدلے میں اسے شرح صدر، نورِ ایمانی، وسعتِ قلبی اور خوش حالی کی دولت سے نوازتا ہے۔

صدقہ کرو خواہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اور صدقہ میں دی جانے والی چیز کو حقیر نہ سمجھو، خواہ ایک کھجور کا ٹکڑا، روٹی کا ایک لقمہ، یا ایک گھونٹ پانی یا تھوڑی سی چھاچھ۔ کسی مسکین کو ہدیہ دو یا کسی بھوکے کو کھانا کھلا دو یا کسی مریض کی عیادت کرو۔ تب تم محسوس کرو گی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پریشانیاں ختم کر دی ہیں۔ تمہارے رنج والم اور حزن و ملال کو دور فرما دیا ہے۔ صدقہ ایک ایسی آزمودہ دوا ہے جو صرف اسلامی عطار خانہ میں ہی دستیاب ہے۔

ایک آدمی نے امام عصر عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے عرض کیا:

''اے ابوعبدالرحمن! سات برسوں سے میرے گھٹنے میں ایک زخم ہے جو کسی طرح ٹھیک ہونے کا نام ہی نہیں لیتا۔ میں نے متعدد طبیبوں کی طرف رجوع کیا اور مختلف قسم کا علاج کروایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا؟''

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے جواب دیا:

''جاؤ اور ایسی جگہ تلاش کرو جہاں لوگوں کو پانی کی ضرورت ہو اور اس جگہ کنواں

کھدوادو۔ مجھے امید ہے جیسے ہی اس سے پانی ابلے گا تمہارا زخم ٹھیک ہو جائے گا۔“

اس آدمی نے ایسا ہی کیا اور اسے اس مصیبت سے نجات مل گئی۔ ①

میری قابل احترام بہن! اس پر تعجب نہ کرو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

”اپنے مرض کا علاج صدقہ سے کرو۔“ ②

اور آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک صدقہ رب کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور سوئے خاتمہ سے بچاتا ہے۔“ ③

”خالی بیٹھنا دل کو تفکرات کی آماجگاہ بنانا ہے۔“

---

① امام بیہقی رحمہ اللہ یہی واقعہ نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ہمارے شیخ امام ابو عبداللہ حاکم صاحب مستدرک کا واقعہ بھی اس نوعیت کا ہے، ان کے چہرے پر زخم ہو گیا، ہر قسم کا علاج کیا مگر شفا نہ ہوئی، اس طرح ایک سال بیت گیا، بالآخر انہوں نے امام ابو عثمان صابونی سے عرض کیا کہ میرے لیے اپنی مجلس میں جمعہ کے دن دعا کریں، چنانچہ انہوں نے دعا کی، حاضرین مجلس نے اس پر آمین کہا، دوسرا جمعہ آیا تو امام صابونی کی مجلس میں ایک عورت نے مکتوب بھیجا، جس میں لکھا تھا: میں نے بھی امام حاکم کے لیے بہت دعا کی ہے، رات کو خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئی ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا: ابو عبداللہ سے کہو کہ لوگوں کے لیے پانی پینے کا انتظام کرے۔ چنانچہ امام حاکم نے گھر کے دروازے پر ایک بڑا حوض سا بنا دیا اور اسے پانی سے بھر دیا۔ لوگ اس سے پانی پینے لگے۔ ابھی ایک ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے امام کو صحت عطا فرمائی، ان کا چہرا صاف ہو گیا، اور اس کے بعد وہ کئی سال تک زندہ رہے۔ صحیح الترغیب: 568/1 شعب الایمان بیھقی: 222،221/3 علامہ دمیری نے اس نوعیت کا ایک اور واقعہ بھی ذکر کیا ہے کہ ایک عورت اپنے بچہ کے ہمراہ جا رہی تھی، اس کے ہاتھ میں دو روٹیاں تھیں، ایک سائل نے روٹی طلب کی تو اس نے ایک روٹی اسے دے دی، اس اثنا میں ایک بھیڑیا آیا اور اس کا بچہ اٹھا کر بھاگ گیا اور وہ بھی دیوانہ وار اس کے پیچھے بھاگنے لگی تو بھیڑیے نے بچے کو چھوڑ دیا اس نے سنا (فودیت لقمة بلقمة) یعنی کہا جا رہا ہے کہ یہ لقمہ کے بدلے لقمہ ہے۔ حیاۃ الحیوان: 328/1 یعنی اس عورت نے جو ایک روٹی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی تھی اس (لقمہ) کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے اسے (بچہ) کو میرا لقمہ بننے سے بچا لیا، گویا ثابت ہوا صدقات ہر قسم کی بلاؤں سے بچانے کا سبب بنتے ہیں۔ ہمیں ہر حال اور ہر دن ضرور کچھ نہ کچھ بقدر استطاعت اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرنا چاہیے تا کہ ہم ہر قسم کی آفات و بلیات اور مشکلات سے محفوظ رہ سکیں۔ دیکھیے فلاح کی راہیں از محقق دوراں استاذی المکرم ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ صفحہ 94-95۔) حافظ تنویر الاسلام)

② المعجم الکبیر للطبرانی: 10192، والمعجم الاوسط: 1963، حلیة الاولیاء لأبی نعیم اصفہانی: 104/6، السنن الکبری للبیھقی: 536/3، مسند الشھاب للقضاعی: 691، قال الشیخ الالبانی: ضعیف جدا، موسیٰ بن عمیر کوفی راوی متروک ہے، (الضعیفة: 3492)۔ ③ سنن الترمذی، کتاب الزکاة باب ما جاء فی فضل الصدقة، حدیث: 664، صحیح ابن حبان: 3309، شعب الایمان للبیھقی: 3080، قال الشیخ الالبانی: ضعیف: عبداللہ بن عیسیٰ الخزاز راوی ضعیف اور حسن بصری مدلس ہے۔ (ارواء الغلیل: 885)۔

کرنیں

﴿حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾

''خیموں میں ٹھہرائی ہوئی حوریں۔''[1]

## کائنات کس قدر حسین وجمیل ہے، تم اپنی روح کو حسین بناؤ

دل پر شب خوں ہوا ہے کرنا کیا
غم نہ کر حادثے پہ رونا کیا

آسمان میں چمکتے ستارے بے حد خوبصورت ہیں، اس میں بھلا کسی کو کیا شک ہو سکتا ہے۔ ان کی خوبصورتی خود بخود دل کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان کی خوبصورتی ہر آن ایک جدت اختیار کرتی جاتی ہے۔ صبح سے لے کر شام تک اور سورج کے طلوع سے لے کر غروب تک۔ رات کی تاریکی میں یا چودھویں کے چاند کی چاندنی میں۔ آسمان صاف ہو یا بادلوں اور کہروں سے بھرا ہو، گھڑی گھڑی رنگ بدلتے لمحوں میں، ایک زاویہ سے دوسرے زاویہ تک، ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک، ان کی خوبصورتی ہر لمحہ برقرار رہتی ہے اور دل کو لبھاتی ہے۔

ایک منفرد ستارہ جو آسمان میں ایک خوبصورت آنکھ کی طرح چمک رہا ہے۔ ایسی چمکدار آنکھ جس سے محبت کی کرنیں پھوٹتی ہوں اور جو صدائے دل نواز دیتی ہو۔ ان دو چمکدار ستاروں کو دیکھو جو اوپر بلندی سے پھسل کر افق پر آ گئے ہیں اور ایک دوسرے سے سرگوشیاں کر رہے ہیں۔ ستاروں کے اس جھرمٹ پر نگاہ ڈالو۔ ایک دائرہ کی شکل میں دوستوں کی طرح ہاتھ میں ہاتھ ڈالے آسمان میں کھڑے ہیں اور خوش گپیوں میں مصروف ہیں۔ یہ خوابناک چاند، ہر رات سرگرداں اور حیران، کبھی خوب روشن اور چمکدار اور کبھی بجھا بجھا سا، کبھی نومولود کی طرح رات کا

---

[1] الرحمن: 55/55۔

افتتاح کرتا ہوا اور کبھی فنا ہوتا ہوا آخر شب کا ہم سفر۔ یہ فضائے بسیط جس کی سیر سے نگاہ کبھی نہیں تھکتی اور جس کی انتہا تک نظر کبھی نہیں جاسکتی۔

یہ تمام حسین وجمیل نظارے جن کو ایک آدمی نگاہ حیرت و استعجاب سے دیکھتا اور لطف اندوز ہوتا ہے، اپنے الفاظ یا تحریر میں ان کیفیات کو پیش کرنے سے قاصر ہے۔

''ان امور کو قبول کرلو جو ناگزیر ہیں، لیکن ان سے دل برداشتہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔''

کرنیں

﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ﴾

''اور سابق دور جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو۔''[1]

## ایک جانباز خاتون

گلابوں میں کانٹے ہی کانٹے نہیں ہیں
ذرا اس کے سرتاجِ شبنم بھی دیکھو

امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے رومیوں کی سرکوبی کے لیے، جنہوں نے مسلمانوں کو للکارا تھا، جس فوج کو بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا اس کا سپہ سالار سیدنا حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ بھی فوج میں شامل تھیں۔ جنگ شروع ہونے سے پہلے انہوں نے اپنی فوج کا جائزہ لینا شروع کیا۔ جب وہ اپنی بیوی کے پاس پہنچے تو بیوی نے ان سے ایک سوال کیا:

''ہم کہاں ملیں گے جب گھمسان کی جنگ ہو رہی ہوگی اور لشکر سمندر کی موجوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہوں گے؟''

سپہ سالار سیدنا حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

''مجھے تم رومی فوج کے سردار کے خیمے میں پاؤ گی یا پھر جنت میں۔''

گھمسان کی جنگ ہوئی اور خوب زوروں کا رن پڑا۔ سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی خوب بہادری اور بے جگری سے لڑے۔ ایسی جرأت مندی کے ساتھ حملہ کیا جیسا پہلے کبھی نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو رومیوں پر فتح عطا فرمائی۔ سیدنا حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ تیزی کے ساتھ رومی سپہ سالار کے خیمے تک گئے تاکہ وہ وہاں اپنی بیوی کا انتظار کریں۔ جب وہ خیمہ کے

---

[1] الاحزاب: 33/33.

دروازے پر پہنچے تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ ان کی بیوی ان سے پہلے وہاں پہنچ کر ان کی منتظر تھیں۔

صنف لطیف جب بنے شمشیرِ بے نیام
مردوں سے کیوں بڑھا ہوا اس کا نہ ہو مقام

''کوئی کام مشکل یا ناممکن نہیں جب تک تم اس کے لیے حرکت وعمل جاری رکھنے کے لائق ہو۔''

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات
اقبالؔ

# دنیا کی سب سے
# خوش نصیب عورت

8

## جواہر پارے

کرنیں

''فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ''①

دل کو میری یاد سے آباد رکھ
روزِ محشر یاد رکھوں گا تجھے

## وقت ہی زندگی ہے، جس نے وقت ضائع کیا اس نے زندگی ضائع کر دی

کثرتِ مال و زر باعثِ دردِ سر
کثرتِ مال و زر کی تمنا نہ کر

نبی کریم ﷺ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا:

''اے عائشہ! جب تم سے کوئی بھول چوک ہو جائے تو فوراً اللہ رب العزت سے مغفرت طلب کر اور اس کی بارگاہ میں توبہ کر، اس لیے کہ جب کوئی بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کرتے ہوئے ندامت کے ساتھ اپنے رب کی طرف پلٹتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ (رحمت اور مغفرت کے ساتھ) اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔''②

ذرا تصور کرو، تمہیں وہ سب کچھ حاصل ہو گیا جس کی تم نے آرزو اور تمنا کی تھی اور تمہاری تمام تر خواہشات اور آرزوئیں پوری ہو گئیں۔ پھر ایسا ہوا کہ ابھی تم ان نعمتوں سے اچھی طرح مستفید بھی نہ ہوئی تھیں کہ یکا یک سب ضائع ہو گئیں۔ حزن وملال کے ساتھ اس پر آنسو بہاؤ گی؟ کف افسوس ملو گی؟ حسرت وندامت کے ساتھ اپنے آپ کو غم میں گھلا ڈالو گی؟ آہ......! سب کچھ ضائع ہو گیا۔

① البقرة: 152/2۔ ② صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب حديث الافك، حديث: 4141، صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب في حديث الافك، حديث: 2770، مسند احمد: 6/194-195، السنن الكبرى للنسائي: 8882۔

لیکن تمہاری سب سے قیمتی چیز، تمہاری حیاتِ مستعار، تمہاری زندگی کے بیش قیمت لمحات ضائع ہو رہے ہیں، ہائے افسوس! تمہیں اس کا شعور تک نہیں؟

تمہاری عمر، زندگی کا یہ قیمتی لمحہ وہ روحانی جوہر ہے کہ کوئی قیمتی سے قیمتی مادی چیز قدر و قیمت میں اس کے برابر نہیں ہو سکتی۔ یہ زندگی تو کچھ سانسوں کا مجموعہ ہے۔ جو سانس نکلتی ہے وہ پھر واپس نہیں آسکتی۔ یہ سانس ہی تو دنیا میں تمہارا اصل سرمایہ ہے۔ ہاں ان سانسوں کے بدلے تم جنت کی نعمتیں خرید سکتی ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ ہی تمہاری عمر کو ضائع ہونے سے بچا سکتی ہے۔ توبہ اور استغفار ہی کے ذریعے سے ہر قسم کے نقصانات سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

❀ زندگی کو ''توبۃ النصوح'' کے طریقے سے ضائع ہونے سے بچالو۔
❀ ''نیک بختی اور سعادت کی طرف ایک ہی راستہ جاتا ہے۔
❀ جو ہمارے دائرہ اختیار سے باہر ہے، جو ہمارے بس میں نہیں۔
❀ ہم اس کے حصول میں سرگرداں نہ ہوں بلکہ رک جائیں اور اس کی طرف قدم نہ بڑھائیں۔''

﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ﴾

کرنیں

''ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ آپ کی حمایت کے لیے کافی ہے۔''[1]

## خوشی، دولت سے خریدی نہیں جاسکتی

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

دنیا میں بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جوانی اور صحت دولت جمع کرنے کے پیچھے گنوادی۔ تب انہوں نے خوشی حاصل کرنے کے لیے اپنی زندگی کا سارا اندوختہ خرچ کرنا چاہا تو بھی انہیں مایوسی ہوئی۔ انہوں نے اپنی جوانی کے ایام کو لوٹانا چاہا لیکن بڑھاپے نے ان کو اپنے شکنجے میں کس دیا۔ انہوں نے اپنی صحت کی بازیابی چاہی لیکن امراض نے ان کو شکست دے دی۔

ایک مشہور اداکار کہتا ہے: ''ہم زندگی بھر جس کی تمنا میں سرگرداں رہے وہ مال کے سوا کچھ اور نہ تھا۔''

اس فنکار کا خیال تھا کہ دولت کی وجہ سے وہ آئندہ سو سال کے لیے دنیا کا سب سے زیادہ خوش نصیب انسان ہوجائے گا۔ اسے یقین کامل تھا کہ اگر اس کے پاس دولت ہے تو اس سے وہ اپنی ہر خواہش اور ہر تمنا پوری کرلے گا اور دنیا کی ہر چیز اس کی دسترس میں ہوگی۔ بیس سال کے بعد اس کو اللہ تعالیٰ نے اس کی آرزو سے کہیں زیادہ بے پناہ دولت عطا فرمادی۔ لیکن اس کی جوانی، اس کی صحت اور اس کے خواب اس سے چھن گئے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ علی الاعلان کہا کرتا تھا:

[1] البقرۃ:2/137۔

"کاش! اللہ تعالیٰ سے میں نے کبھی دولت کی دعا نہ کی ہوتی۔ کاش میں نے اس سے غربت و افلاس کے ساتھ سو سالہ زندگی مانگی ہوتی جس میں میں دال روٹی کھاتا اور کرایہ نہ ہونے کی وجہ سے جست لگا کر ٹرام گاڑی کے پائیدان پر چڑھ کر سفر کرتا۔"

اس فنکار نے صحت و جوانی کی قدر و قیمت کو اس وقت سمجھا جب وہ انہیں کھو چکا تھا۔ دولت سے ہر چیز حاصل نہیں کی جاسکتی۔ اس حقیقت کا اعتراف اس نے اس وقت کیا جب وہ مصر کا سب سے مشہور اداکار بن چکا تھا۔ اس وقت اس نے محسوس کیا کہ وہ اپنی ساری دولت خرچ کر کے بھی اپنی عمر میں ایک دن کا اضافہ نہیں کرسکتا ہے۔

"زندگی بہت قیمتی ہے، اس کا ایک لحہ بھی برباد مت کرو، لیکن کچھ لوگ تو اپنی آدھی زندگی لڑنے جھگڑنے میں گنوا دیتے ہیں۔"

کرنیں
﴿وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ﴾
''صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔''[1]

# غصہ اور جلد بازی، بدحالی کے ایندھن ہیں

اس سے بڑھ کر بات کیا ہوگی کہ برآئے امید
بر نہیں آتی تو اس کے آسرے جی تو لیا

صبر و تحمل ایک فوجدار ہے جس کے ذریعے سے انسان اپنے غصہ، حماقت اور نفسانی خواہشات کو قابو میں رکھتا ہے۔ تدبّر درحقیقت جلد بازی سے پرہیز ہے اور تیقن، حکمت اور دانائی کا صحیح استعمال ہے۔ یہ دو صفات ایسی ہیں جو پریشانیوں کو شکست دے سکتی ہیں۔ ان صفات سے محرومی درحقیقت بہت سی بھلائیوں سے محرومی ہے اور بہت سی پریشانیوں کا پیش خیمہ ہے۔ ایک بردبار صابر انسان بہت سی برائیوں سے خود کو بچائے رکھتا ہے۔ لیکن ایک مغلوب الغضب احمق برائیاں مول لیتا رہتا ہے اور برائیاں اس کی حماقت سے نشوونما اور فروغ پاتی ہیں۔ ایک مدبّر انسان نامعلوم امر کے انجام سے ندامت محسوس کرتا ہے جبکہ ایک جلد باز احمق انسان ندامت، پریشانی اور برے انجام کا عادی ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک انسان جو خود اپنے لیے مہربان ہے وہ دوسروں کے نزدیک بھی یقیناً کامیاب انسان ہوگا اور اس کی حالت بہتر ہوگی اور وہ بڑے مطمئن انداز میں آرام وسکون کی زندگی گزارے گا۔

ہمارا دین اسلام ہمیں اس بات پر ابھارتا ہے کہ ہم نرمی، مہربانی، بردباری اور تدبر کو اختیار کریں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''کسی چیز میں نرمی ہوتی ہے تو لازماً اس کو خوبصورت بنا دیتی ہے اور کسی چیز میں نرمی نہ ہو تو لازماً اس کو بدہیئت بناتی ہے۔''[2]

''ہم اکثر اپنے بیش قیمت اوقات بے وقت چیزوں کے حصول میں برباد کرتے ہیں۔''

---

[1] البقرۃ:2/45۔ [2] صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، حدیث: 2594، سنن ابی داود: 2478، الادب المفرد للبخاری: 469، مسند احمد: 6/58۔

کرنیں ﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ﴾

''اور (اللہ نے) دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔''①

## دولت جمع کرنے کا کھیل کبھی ختم نہیں ہوتا

لے کے تم سارا جہاں بس خوش رہو اپنے لیے
چھوڑ دو آزاد تنہا مجھ کو جینے کے لیے

بیوربروک کہتا ہے:

''میں نے بے انتہا دولت جمع کر لی لیکن میں اپنے تجربہ کی بنیاد پر کہتا ہوں کہ اس کھیل کو جاری رکھنا...... دولت جمع کرنے کا کھیل...... بے حد خطرناک ہے اور اس کی کوئی انتہا بھی نہیں ہے۔ اس کھیل نے میری زندگی اور خوشیوں کو پامال کر کے رکھ دیا اور اس احساس کے بعد میں نے اپنے کام اور توجہ کو نشر و اشاعت کی طرف موڑ دیا جس سے مال و دولت کی فراوانی تو نہیں ہوئی لیکن اس نے میری خوشیاں اور سماجی خدمت سے ملنے والی راحت مجھے لوٹا دی۔ میں ہر اس آدمی کو نصیحت کرتا ہوں جس کا کام ضرورت سے زیادہ مال جمع کرنا ہی ہے کہ وہ اس کھیل کو بند کر دے اور اس کام سے سبک دوش ہو جائے تاکہ وہ اس دولت سے مستفید ہو سکے جو اس نے حاصل کی ہے۔ اپنے آپ کو پسندیدہ کاموں میں مشغول رکھنے کا منصوبہ بنائے تاکہ وہ معاشرہ کی خدمت کر سکے اور اپنے اوقات کا صحیح استعمال کر سکے۔''

جن لوگوں نے بے حد و حساب دولت جمع کر لی ہے ان کو اس بات میں زیادہ دلچسپی نہیں ہے کہ ایک بڑی جائیداد ان کے وارثین کو منتقل ہونے والی ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے وارثین اس وقت زیادہ اچھی حالت میں ہوں گے جب وہ ان کے لیے برائے نام دولت چھوڑ

① الحج:22/78.

کر جائیں اور ان کے پاس سوائے عقل اور اخلاق کے کوئی دوسری دولت نہ ہو۔ بغیر محنت اور کوشش کے ملنے والی دولت اکثر حالتوں میں نعمت کے بجائے لعنت اور خوشی کے بجائے بدحالی کا سبب ہی ثابت ہوتی ہے۔

انسان جب اپنی جسمانی آسائش کو بآسانی پورا کر لیتا ہے تو سامانِ تعیّش اور سہولیات اس کو کاہل الوجود بنا دیتی ہیں۔ اس کی عقل سوچنے سمجھنے سے عاری اور سست پڑ جاتی ہے۔ اس کی جوانی قبل از وقت مرجھا جاتی ہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جاتی ہے۔

''اس بات پر کامل یقین رکھو کہ دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔''

کرنیں

﴿يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ﴾

''اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم پر۔''①

## خالی دماغ شیطان کا گھر

ضروری تو نہیں ہر آرزو پوری ہو انسان کی
ہوا چلتی ہے اس رخ بھی مخالف ہے جو کشتی کا

کاہلی کے بطن سے ہزاروں اوصافِ رذیلہ جنم لیتے ہیں اورموت و فنا کے جراثیم کی افزائش اسی سے ہوتی ہے۔لیکن اگر کوئی مقصدِ حیات ہےتو وہ کاہلی کوموت کے گھاٹ اتار دیتا ہےاور زندگی کومتحرک رکھتا ہے۔

اگر یہ زندگی آخرت کی ایک عظیم زندگی کی تیاری ہےتو وہ لوگ جو وقت کو یونہی گنوا دیتے ہیں، بڑے خسارے میں ہیں۔ ان کی کھیتی ان کومفلسوں میں شامل کر دیتی ہے، گھاٹے اور ٹوٹے کے سوا ان کو کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کی طرف سے خبردار فرمایا ہے کہ ہزاروں لوگ ایسے ہیں جن کو وقت اور عافیت کی نعمت ملی ہےلیکن وہ اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کی حقیقت سے غافل ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو نعمتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے اکثر لوگ غافل ہیں، صحت اور فرصت عمل۔''②

بے شمار تندرست وتوانا جسم والے ایسے ہیں جن کے پاس زندگی کا کوئی مقصد نہیں ہے، جن کے پاس کوئی مصروفیت نہیں ہے اور جن کا کوئی نصب العین نہیں کہ وہ اس کے لیے اپنی زندگی وقف کر دیں اور اس کے حصول کے لیے وہ اپنا سب کچھ لگا دیں۔

کیاانسان کی تخلیق اسی لیے کی گئی تھی؟ ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

① الانبیاء: 69/21۔ ② صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب لا عیش الا عیش الآخرۃ، حدیث: 6412، سنن الترمذی: 2304، سنن ابن ماجه: 4170، السنن الکبری للنسائی: 11800۔

''کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں فضول ہی پیدا کیا ہے اور تمہیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے؟ پس بالا و برتر ہے اللہ، بادشاہ حقیقی......''①

زندگی کا ایک مقصد ہے۔ زمین و آسمان اور جو کچھ اس کے درمیان ہے، اور انسان اس دنیا میں ایک خاص مقصد کے تحت پیدا کیے گئے ہیں۔ انسان پر واجب ہے کہ وہ اس مقصد کی معرفت حاصل کرے اور اس کے لیے زندگی گزارے۔ لیکن جب انسان اپنی شہوانی خواہشات کے محدود دائرے میں محصور ہو جائے اور اپنے آپ کو ایک خول میں چھپا لے اور تمام چیزوں سے خود کو روپوش کر لے، تب اس کی پسند حاضر اور مستقبل کے لیے کس قدر بری اور بے سود ہو کر رہ جائے گی۔

''اپنے خیالوں میں کامیابی کے تصور کو جمائے رکھو اور اس کے تخیل کو ہمیشہ زندہ رکھو۔''

① المومنون: 23/115-116.

﴿وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾
کرنیں
''اور اس کو ایسے راستے سے رزق دے گا جدھر اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔''[1]

# ایک گھر شور و ہنگامہ، غیظ و غضب اور تکان سے پاک

مردِ دانا دور ہیں، دانش شعار
صابر و شاکر کر رہا یا سوگوار

اس نے اپنے باپ سے روتے ہوئے بیان کیا:

''ابا جان! کل میرے اور میرے شوہر کے درمیان ایک مسئلہ پیدا ہو گیا اس وجہ سے کہ غصہ میں میرے منہ سے کچھ نکل گیا تھا۔ جب میں نے اس کو غصے میں دیکھا تو مجھے اپنی حرکت پر سخت ندامت ہوئی اور میں نے اس پر اس سے معذرت طلب کی لیکن اس نے مجھ سے بات کرنے سے انکار کر دیا اور اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔ میں اس کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی مسلسل کوشش کرتی رہی یہاں تک کہ وہ ہنس پڑا اور مجھ پر راضی ہو گیا۔ لیکن میں اپنے رب سے ان لمحات کے سلسلے میں خوف میں مبتلا ہوں کہ کہیں وہ مجھ سے مواخذہ نہ کرے کہ جب وہ غصہ کے عالم میں تھا تو میں نے اس کو ذہنی اذیت سے نڈھال کر دیا تھا۔''

اس کے والد نے اس سے کہا:

''میری بیٹی! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تمہاری موت اس حالت میں ہو جاتی کہ تمہارا شوہر تم سے راضی نہ ہوتا تو اللہ تبارک و تعالیٰ بھی تم سے راضی نہیں ہوتے۔ تمہیں یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو اس کو تورات، انجیل، زبور اور قرآن پاک میں لعنت زدہ کہا گیا ہے۔ سکراتِ موت اس پر سخت

---
[1] الطلاق: 3/65.

ہوگی۔ اس کی قبر تنگ کر دی جائے گی۔ تو خوش خبری ہے اس عورت کے لیے جس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہے۔''

ایک نیک عورت اس بات کی شدید خواہش مند ہوتی ہے کہ وہ اپنے شوہر کی محبوبہ بن کر رہے۔ اس لیے وہ کبھی ایسی حرکت نہیں کرتی جس سے ان کی ازدواجی زندگی میں بدمزگی آئے۔ کسی نے اپنی بیوی کو کیا خوب نصیحت کی ہے:

جانِ من، معذرت طلب کر لو
حالتِ غیظ میں نہ کچھ بولو

پیار، الفت، مودّت و رحمت
بیش قیمت گہر ہیں قدر کرو

اپنے الفاظ سے نہ دل توڑو
نقشِ الفت کو یوں نہ محو کرو

قلب کی ماہیت بدلتی ہے
اپنے شکووں سے نہ ملول کرو

رنج و الفت جمع نہیں ہوتے
رنجشیں اپنے دل سے دور کرو

کرنیں

''اس عورت کو امان نہیں جس کے پاس ایمان نہیں۔''

## شرم وحیا اور عفت و پاکدامنی، حقیقی حسن و جمال ہے

دل کو دیکھا بیٹھنا اور راستے مسدو، جب
میری امیدیں تمہاری عفو کا زینہ بنیں

کیا تم کو ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ مطہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت ملی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے تکبر کی وجہ سے اپنا لباس لٹکایا تو اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر التفات نہیں ڈالیں گے۔''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

''پھر عورتیں اپنے دامن کو کیا کریں گی؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ایک بالشت تک نیچے لٹکا سکتی ہیں۔'' ام المومنین نے عرض کیا: ''اگر ان کے پاؤں کھل رہے ہوں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تو پھر ایک ہاتھ تک لٹکائیں لیکن اس سے زیادہ نہیں۔''①

واللہ ام المومنین کا کیا کہنا! واللہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا کیا پوچھنا! آپ نہ متکبر تھیں اور نہ گھمنڈ کرنے والی لیکن آپ عفت مآب، پاکدامن، باحیا اور شریف مسلم خواتین میں سے تھیں۔ آپ نہیں چاہتی تھیں کہ آپ کے پاؤں نظر آئیں بلکہ آپ چاہتی تھیں کہ آپ کا دامن اس طرح زمین تک لٹکا رہے کہ کوئی غیر مرد آپ کے پاؤں کا کوئی حصہ بھی نہ دیکھ سکے۔

آہ! ہمارے عہد کی مستورات! الا ماشاء اللہ ..... وہ اپنے دامن کو اوپر کرتی چلی جا رہی

① سنن الترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی جر ذیول النساء، حدیث: 1731، سنن النسائی، کتاب الزینة، باب ذیول النساء، حدیث: 5336، مسند احمد: 5/2، مسند اسحاق: 1965، قال الشیخ الالبانی: صحیح۔

ہیں، جس قدر زیادہ سے زیادہ وہ اوپر کر سکتی ہیں، اس خوف سے کہ ان کے دامن کو گرد وغبار نہ لگ جائے۔ غیر مسلم خواتین کی نقالی میں جو قریب قریب عریاں ہوتی ہیں..... اس عریانیت اور اخلاق سوز حرکتوں کے لیے ان کے پاس ہزاروں بہانے اور معذرتیں موجود ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ ان کے شوہر نامدار محض نام کے مرد ہیں۔ ان کے پہلو بہ پہلو چلتے ہیں اور انہیں اس کا ذرا احساس نہیں کہ ان کی بیگمات شرم وحیا سے عاری ہو چکی ہیں۔

نسوانیت کا حسن ہے شرم و حیا کے ساتھ
گلشن میں جیسے پھول ہو خوشبو صبا کے ساتھ

سرخی حیا کی عارض گلگوں پہ خوب ہے
جب یہ نہیں تو خیر کہاں اس بلا کے ساتھ

''جسمانی آرام قلت طعام پر، روحانی سکون قلت اثم وعدوان پر، دل کا اطمینان قلتِ اہتمام پر، اور زبان کی راحت قلتِ کلام پر منحصر ہے۔''

کرنیں

''صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔''

## اللہ تعالیٰ ہی بچھڑوں کو ملاتا ہے

مرے دل کی دنیا جو آباد ہے
ہو خلوت کہ جلوت تری یاد ہے

بیس سال سے زیادہ عرصہ کی جدائی کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی قسمت میں ملاقات لکھ دی۔ یہ کہانی اپنی نوعیت کی عجیب وغریب کہانی ہے۔ ماں اور بیٹی کے درمیان، جنہیں حالات نے ایک دوسرے سے جدا کر دیا تھا، یہ ملاقات اس وقت ہوئی جب بیٹی کی عمر پچیس سال ہو چکی تھی۔

یہ واقعہ اس وقت ہوا جب بیٹی ''ابہا'' کے قریب جبال السوداء جیسے پرفضا مقام پر (ہنی مون) عسل منا رہی تھی۔ ماں نے شوہر کے انتقال کے بعد دوسری شادی کر لی تھی جب اس کی بیٹی تین برس کی چھوٹی سی بچی تھی۔ دوسرے شوہر کے حالات کچھ ایسے تھے کہ وہ مسلسل ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہے اور ماں کو بیٹی سے ملنے کا موقع نہ مل سکا۔ باپ کے انتقال کے بعد بچی نانا کے پاس پرورش پاتی رہی یہاں تک کہ وہ جوان ہو گئی۔

موسم گرما کے سہانے دنوں میں جبال السوداء میں بیٹی کی ملاقات ایک تفریحی مقام پر ایک خاتون سے ہوئی۔ ان میں باہم بات چیت بھی ہوتی رہی لیکن وہ ایک دوسرے سے ناواقف تھیں۔ ماں نے بیٹی کو جس وقت چھوڑا تھا اس وقت وہ تین سال کی تھی۔ جس وقت وہ باتوں میں مشغول تھیں تو ماں نے دیکھا کہ لڑکی کی ایک انگلی کٹی ہوئی ہے، تب اس نے اس سے اس کی ماں کے بارے میں سوال کیا۔ لڑکی نے اپنی کہانی سنائی اور ماں نے بھی یہ محسوس کر لیا کہ ہو نہ ہو یہ اسی کی بیٹی ہے جو بیس سال پہلے اس سے جدا ہو گئی تھی۔ اس نے اس کو اپنی بانہوں

میں لے لیا اور والہانہ انداز میں اس کے رخسار کا بوسہ لینے لگی اور اس کو بتایا کہ بیس سال سے وہ کس طرح اس کی جدائی میں تڑپتی رہی ہے اور ماضی کے اس طویل عرصے کو اس نے کیسے محرومیوں کے ساتھ گزارا ہے۔

''خوشی اور شادمانی کے بارے میں فکرمند ہونے کا لازمی نتیجہ ماضی اور مستقبل کے بارے میں فکرمند ہونا ہے اور یہ فکرمند ہونا دراصل خوشی اور شادمانی کے احساس کا کھونا ہے۔''

﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾

کرنیں

''(حوریں) ایسی خوبصورت جیسے ہیرے اور موتی۔''①

## ایک کلمہ جو زمان و مکان پر محیط ہے

غم کے ماروں کا ٹھکانا ہے کہاں تیرے سوا
تو ہی ہر سائل کا ہے مقصود بے چون و چرا

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کیا:

''اے میرے رب! مجھے ایسے کلمہ کی تعلیم فرمایئے کہ جس کے ذریعہ سے میں آپ سے دعا مانگوں اور آپ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کروں۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اے موسیٰ کہو 'لا الہ الا اللہ' (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

''سبھی لوگ ''لا الہ الا اللّٰہ'' کہتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اگر سات آسمان اور زمین ایک طرف ہوں اور کلمہ ''لا الہ الا اللّٰہ'' دوسری طرف، تو کلمہ ''لا الہ الا اللّٰہ'' کا پلہ بھاری ہوگا۔''②

لا الہ الا اللہ انوارِ ساطعہ ہیں جن کی روشن شعاعوں سے گناہوں کے کہرے چھٹ جاتے ہیں۔ اس کلمہ سے دل منور ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کی روشنی افراد کی قوت یقین کے اعتبار سے

---

① الرحمن: 55/58۔ ② السنن الکبری للنسائی: 10602، مسند ابی یعلی: 1393، صحیح ابن حبان: 6218، الدعاء للطبرانی: 1480، المستدرک للحاکم: 1936، قال الشیخ الالبانی: ضعیف۔ دراج کی ابو ہیثم سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔

مختلف ہوتی ہے اور دل کی کیفیت کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جن کے دل میں اس کلمہ کا نور آفتاب عالم تاب کی طرح روشن ہے، کچھ ایسے ہیں جن کے دل میں یہ نور روشن ستاروں کی مانند ہے، کچھ ایسے ہیں جن کے دل میں یہ نور ایک عظیم مشعل کی طرح ہے، کچھ ایسے ہیں جن کے دل میں یہ ایک روشن چراغ کی مانند ہے اور کچھ ایسے ہیں جن کے دل میں یہ ٹمٹماتے ہوئے دیے کی طرح ہے۔

اس کلمہ کا نور جس قدر زیادہ ہوگا اسی قدر اس کے اثرات بھی مرتب ہوں گے۔ اس نور کی کثرت اپنی قوت اور شدت کے لحاظ سے شکوک وشبہات، شہوات اور نفسانی خواہشات کو جلا ڈالتی ہے۔

''مومن کی خوشی اللہ سے محبت میں مضمر ہے اور اللہ کے لیے محبت عمیق مسرت سے بہرہ ور کرتی ہے جس کی حلاوت سے ایک مومن آشنا ہوتا ہے اور پھر اس کے بدلے میں کسی دوسری چیز کا طلب گار نہیں ہوتا۔''

کرنیں

''صالح عورت قیمتی خزانے اور مال و دولت سے زیادہ قیمتی ہے''

## دل، جن میں جنت کا اشتیاق ہے

زندگی کا لطف ہے مرنے سے قبل
پھول مرجھانے سے پہلے سونگھ لیں

کیا تم کو صالح بن حیی کی بیوی کا قصہ معلوم ہے؟ ایک مومنہ صالحہ جس کے شوہر نے اس کے پاس دو بیٹوں کو چھوڑ کر وفات پائی۔ بچے جب بڑے ہوئے تو سب سے پہلے اس خاتون نے اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت، اس کی طاعت اور تہجد کی تعلیم دی۔

اس نے اپنے بچوں سے کہا: ''میرے گھر میں رات کا کوئی لمحہ ایسا نہ گزرے کہ جس میں کوئی نہ کوئی اللہ کی عبادت نہ کر رہا ہو اور اس کا ذکر نہ ہو رہا ہو۔ لڑکوں نے کہا: امی جان! آپ کیا چاہتی ہیں؟ اس نے کہا: ہم رات کو تین حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں، تم میں سے ایک رات کے پہلی تہائی میں عبادت کرے گا، دوسرا دوسری تہائی میں قیام کرے گا اور میں آخری تہائی حصہ میں عبادت کروں گی، پھر میں فجر کے لیے تم دونوں کو بیدار کروں گی۔''

دونوں بیٹوں نے کہا: ''امی جان! ہم نے سنا اور اطاعت کی۔''

جب ماں کا انتقال ہو گیا تو بیٹوں نے اس سلسلہ کو ختم نہیں کیا اور قیامِ لیل کو ترک نہیں کیا۔ کیونکہ عبادت اور اطاعتِ الٰہی سے ان کے دل معمور تھے۔ اور ان کی زندگی میں وہ لمحات جن میں وہ راتوں میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرتے تھے، سب سے اچھے اور قیمتی لمحات تھے۔ اس لیے انہوں نے رات کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور آدھی رات ایک بھائی قیام لیل کرتا اور آدھی رات دوسرا بھائی تہجد پڑھتا۔ جب ان میں سے ایک بھائی شدید بیمار ہو گیا تو دوسرا بھائی اکیلا رات بھر نماز میں کھڑا رہنے لگا۔

''زندگی اپنے تمام تر حسن و جمال کے ساتھ ہمارے قریب موجود ہے۔ اس کی طرف پیش قدمی ہی اصل خوشی و شادمانی ہے۔''

تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند
اقبالؔ

# دنیا کی سب سے
# خوش نصیب عورت

9

خواتم نگاراں

کرنیں ﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾

''اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے۔''①

## ایمان بالقدر، خیر و شر جو کچھ ہے سب اللہ کی طرف سے ہے

قناعت کا خزانہ مل گیا ہے
نہیں حاجت مجھے اب سیم و زر کی

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلاَ فِيْ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ. لِكَيْلاَ تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلاَ تَفْرَحُوْا بِمَا آتَاكُمْ وَاللّٰهُ لاَ يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ﴾

''کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جو زمین میں یا تمہارے اپنے نفس پر نازل ہوئی ہو اور ہم نے اس کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب (نوشتہ تقدیر) میں لکھ نہ رکھا ہو۔ ایسا کرنا اللہ کے لیے بہت آسان کام ہے۔ (یہ سب کچھ اس لیے ہے) تا کہ جو کچھ نقصان تمہیں ہوا اس پر تم دل شکستہ نہ ہو اور جو کچھ اللہ تمہیں عطا فرمائے اس پر پھول نہ جاؤ۔ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے ہیں اور فخر جتاتے ہیں۔''②

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے:

﴿وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لاَ تَعْلَمُوْنَ﴾

① ابراھیم:14/34۔ ② الحدید:57/22-23۔

''ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں ناگوار ہو اور وہی تمہارے لیے بہتر ہو، اور ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند ہو اور وہی تمہارے لیے (نتیجتاً) بری ہو۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''①

مصیبت کے وقت قضا و قدر پر ایمان طمانیت قلب حاصل کرنے میں [illegible] کردار ادا کرتا ہے۔ خاص طور پر جب بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں کے احوال سے خوب باخبر ہے اور نہایت مہربان ہے اور وہ بندوں کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے اور وہ حکیم و خبیر ہے۔ وہ آخرت کے لیے ذخیرہ بنا رہا ہے اور اس دن وہ صابرین کو بے انتہا اجر اور بے حساب انعام و اکرام عطا فرمائے گا۔ اگر ہم اس طرح سوچیں اور عمل کریں تو ہمارا سارا حزن و ملال مسرت و شادمانی میں بدل جائے گا۔ لیکن ہر شخص کا ایمان اتنا قوی نہیں کہ اس پر عمل کر سکے۔

وہ طریقے کیا ہیں جن پر چل کر انسان اپنے رنج و غم کے احساس کو کم اور اپنی پریشانیوں میں تخفیف کر سکتا ہے؟

❀ ذرا یہ تصور کرو کہ جو مصیبت تم پر آئی ہے اس سے بڑی آفت اور برے حالات بھی تو آ سکتے تھے۔

❀ ذرا ان لوگوں کے حال پر غور کرو جن کی مصیبت تم سے زیادہ بڑی اور شدید تر ہے۔

❀ ذرا یہ بھی دیکھو کہ جن نعمتوں اور بھلائیوں سے تم مستفید ہو رہی ہو کیا دنیا میں بہت سے لوگ اس سے محروم نہیں۔

❀ مایوسی اور پژمردگی کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دو کیونکہ یہ اپنے ساتھ مصیبت لاتی ہے۔

﴿فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾

''پس حقیقت یہ ہے کہ تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔ بے شک تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔''②

''جو شخص دوسروں تک تیزی کے ساتھ خوشی پہنچانا چاہتا ہے، ایک دل آویز مسکراہٹ اس کام کے لیے ایک عمدہ ذریعہ ہے۔''

① البقرۃ 216/2:۔ ② الم نشرح: 6-5/94۔

کرنیں

﴿لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ﴾

''اللہ کے سوا اس کا (وقتِ متعین کھول) دکھانے والا کوئی اور نہیں۔''[1]

## اعتدال اور میانہ روی، سب سے بہتر ہے

تعاقب میں ہیں روز و شب خیر و شر
پسِ شر ہے خیر اور پسِ خیر شر

شیخ مصطفی مشہور فرماتے ہیں:

''میں خوش وخرم رہتا ہوں کیونکہ میں ایک متوسط درجہ کا آدمی ہوں، متوسط آمدنی، متوسط صحت اور متوسط طرز رہائش کے ساتھ زندگی گزار رہا ہوں۔ ہمارا مال و اسباب مختصر ہے لیکن اس کے ساتھ ہی میرے محرکات اور مقاصد کثیر ہیں۔ مقاصد جو زندگی کی علامت ہیں۔ مقاصد جو ہمارے دلوں میں ہماری زندگی کی حقیقی حرارت ہیں۔ یہ وہ بنیاد ہے جس پر ہم اپنی خوشی کی عمارت اٹھاتے ہیں۔''

''میں اللہ تعالیٰ سے اس سطور کے پڑھنے والے کے لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی حیاتِ متوسط عطا فرمائے۔ ان کو بھی ہر نعمت سے قدرے بہرہ ور کرے۔ واللہ العظیم! یہ بڑی عمدہ دعا ہے۔''

''میری ماں فلسفہ سے ناواقف ہے لیکن اس کی فطرت آئینہ کی طرح صاف و شفاف ہے۔ وہ ان ساری باتوں کو بغیر پڑھے ہوئے سمجھتی ہے اور وہ ان کے بارے میں صبر وشکر کی تلقین کرتی ہے۔ صبر وشکر کا مطلب ہے کہ ہمارے پاس بہت کچھ ہے۔ مختصر سامانِ زیست لیکن کثیر روحانی مسرت اور قلبی اطمینان۔''

''جھوٹی مسکان، نفاق کی بدترین شکل ہے۔''

---

[1] النجم: 53/58۔

کرنیں

''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔''①

## پژمردہ دل، پژمردہ کند انجمنے را

خاتمہ بالخیر پر ہے کامیابی کا مدار
ابتدا میں مشکلیں ہیں، انتہا ہے پر بہار

ایک دوست اپنے دوستوں کے مزاج واخلاق کو متاثر کرتا ہے۔ خواہ ایک شخص دوست ہو، شریکِ کار ہو، ہم نشین ہو یا شریکِ حیات ہو۔ ایک خوش مزاج، ہنس مکھ اور پر امید انسان اپنے ان اوصاف کو اپنے ہم نشینوں تک منتقل کرتا ہے۔

لیکن اگر کوئی شخص رونی صورت والا، اپنی زندگی سے مایوس، پریشان حال، ناامید، غم زدہ، نڈھال اور پژمردگی کا شکار ہے تو ایسا آدمی ان مہلک بیماریوں کو مرض متعدی کی طرح اپنے ہم جلیسوں میں پھیلائے گا۔

صرف بعض اشخاص ہی اس قسم کے اثرات نہیں ڈالتے بلکہ ٹیلی ویژن کے بعض پروگرام، ریڈیو کی بعض نشریات بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض امید افزا ہوتی ہیں اور بعض حوصلہ شکن۔ کچھ دردِ دل میں اضافہ کرنے والی اور کچھ اطمینانِ قلب پیدا کرنے والی۔ کتابیں بھی خاص طور پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان کی مثال موسم جیسی ہے۔ بعض موسم خزاں کی طرح ہوتے ہیں تو بعض موسم بہار کی طرح۔ اگر ایک انسان امید افزا کتب کا انتخاب کرتا ہے جو اسے زندگی کی توانائی عطا کرتی ہیں، کامیابی، بھلائی اور خود اعتمادی سے ہمکنار کرتی ہیں، تو گویا اس نے اپنے ساتھ بھلائی کا اہتمام کیا ہے جو اس کی زندگی میں روشنی کے دریچے وا کرتی ہے اور اس سے تازہ اور صحت بخش بادِ نسیم کے جھونکے اس کے خانۂ دل میں آتے ہیں اور وہ

① سنن النسائي، كتاب عشرة النساء، باب حب النساء: 3391، مسند احمد: 128/3، مسند ابي يعلى: 3482، السنن الكبرى للبيهقي: 78/7۔

نعمتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ لیکن اگر کسی نے ایسی کتابوں کا انتخاب کیا ہے جو ذہنی پریشانی میں اضافہ کا موجب بنتی ہیں اور جو انسانی فطرت اور انسانی اقدار سے متعلق اس کے دل میں شکوک وشبہات پیدا کرتی ہیں جو انسانی زندگی اور انسانیت سے متعلق منفی رویہ پیدا کرتی ہیں تو ان کی مشتملات (پسند کردہ) اس کو اسی طرح متاثر کریں گی جس طرح ایک جذام کا مریض ایک صحت مند آدمی کو متاثر کرتا ہے اور اس طرح اس پر عرصۂ حیات تنگ ہو جائے گا۔

''خوش بختی کا راستہ تمہارے سامنے ہے۔ اس کو علم، عمل صالح اور اخلاق حسنہ میں تلاش کرو۔ ہر معاملے میں راہِ اعتدال اختیار کرو اور خوش وخرم رہو۔''

کرنیں

﴿فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ﴾

''تو (اللہ) نے ان پر سکینت نازل فرمائی۔''[1]

# خبردار! شکوہ سنجی اور ناشکری نہیں

ذلت و خواری مقدر ہو گئی اس کا کہ جو
عیش میں غافل رہا، محنت سے کتراتا رہا

ایک دانش مند کا قول:

''جب میں عمر کے بیس اور تیس کے درمیانی سال میں تھا تو اکثر بے اطمینانی کا اظہار اور شکایت کرتا تھا جب کہ میں زندگی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ ایسا اس لیے کہ میں مسرت کی حقیقت سے ناآشنا تھا۔ اب جب کہ میں ساٹھ سال کا ہوں، میں محسوس کرتا ہوں کہ میں کس قدر خوش تھا جب میں بیس اور تیس کے درمیان تھا۔ لیکن اس کا ادراک بہت دیر کے بعد ہوا ہے۔ اب ان خوشگوار ایام کی یادوں کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اب ان کو یاد کر کے کف افسوس ملنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اگر اس وقت مجھے اس کا علم ہوتا تو میں اور زیادہ خوشی سے ہمکنار ہوتا۔ مجھے اپنی شکوہ سنجی کے اسباب کا علم نہیں جب کہ میں شباب کے موسم بہار کے تر و تازہ گلاب کے مانند تھا اور میری خوشیاں عطر بیز تھیں۔ اس کا احساس مجھے اب ہو رہا ہے جب میں ایک سوکھی ٹہنی کی طرح جھک گیا ہوں اور میری خوشیوں کی کلیاں بھی مرجھا گئی ہیں۔''

میری عزیز بہن! میں آپ سے عرض کرتا ہوں:

اگر آپ اپنی خوش بختی اور مسرت کی حقیقت سے آشنا ہیں تو آپ اس سے بھرپور لطف اندوز ہوں گی اور اگر آپ اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں تو خوشیوں کی تلاش میں ادھر ادھر سرگرداں ہوں گی اور آپ کو اس کی کمی کا شدت سے احساس ہوگا اور آپ پر مایوسی کی کیفیت

---

[1] الفتح: 18/48۔

طاری ہوگی اور آپ غیر مطمئن اور شاکی ہوں گی۔ایسی صورت میں آپ بھی منتظر رہیے اور حال کو ماضی بننے دیجیے اور تب اس وقت آپ اپنے بیتے دنوں کو یاد کر کے روئیں گی اور اس حقیقت کا اعتراف کریں گی کہ اس وقت آپ کتنی خوش تھیں جبکہ آپ نے اس کو تسلیم نہیں کیا تھا اور اب ان ایام کے گزر جانے کے بعد آپ کے پاس کچھ بھی نہیں، سوائے یادوں کی خشک ٹہنیوں پر پھولوں کی خشک پتیوں کے جن سے خوشیوں کی تتلیاں اڑ چکی ہوں گی۔

''ایک عورت گھر کو جنت کا نمونہ بنا سکتی ہے اور جہنم بھی۔''

﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾

کرنیں

''اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔''[1]

## اکثر مشکلات کے اسباب بہت معمولی ہوتے ہیں

اخلاق کی خوشبو پائی ہے جب جب بھی گیا ہوں گھر اس کے
ظاہر میں اگرچہ عطر نہیں، خوشبو کا کوئی سامان نہیں

یہ بڑی افسوس ناک بات ہے کہ اکثر بہت ہی معمولی باتیں ہزاروں اشخاص کو چراغ پا کر دیتی ہیں اور وہ ہوش وحواس کھو بیٹھتے ہیں، گھر تباہ ہو جاتے ہیں، دوستی ختم ہو جاتی ہے اور لوگ ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں اور زندگی بھر کف افسوس ملتے رہتے ہیں۔ مشہور ماہر نفسیات ڈیل کارنیگی نے اس صورت حال کی کیا ہی عمدہ تشریح کی ہے کہ کس طرح معمولی باتیں بھیانک نتائج کا پیش خیمہ ہوتی ہیں:

''چھوٹی چھوٹی باتیں، ازدواجی زندگی میں باہم نزاع کا سبب بنتی ہیں، زوجین عقل وخرد سے بیگانہ ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں جتنے لوگوں کو ہارٹ اٹیک ہوتے ہیں ان میں سے نصف سے زائد کے اسباب محض معمولی باتیں ہوتی ہیں۔''

اس بات کی تصدیق شکاگو کے ایک جج مسٹر جوزف ساباث کے بیان سے بھی ہوتی ہے جس نے چالیس ہزار طلاق کے معاملوں کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات کہی ہے:

''اکثر ازدواجی زندگی کی ناکامی کے اسباب تم بہت ہی معمولی باتوں کو پاؤ گے۔''

نیو یارک کے عوامی قانونی مشیر مسٹر فرنک ہوگن کہتے ہیں کہ ''کریمنل کورٹ (محکمہ تعزیرات) میں جو معاملے آتے رہے ہیں ان میں سے نصف معاملات ایسے ہوتے ہیں کہ جن ہوتے ہیں، یا کوئی توہین آمیز رویہ، یا کوئی دل آزار بات، یا کوئی نامناسب برتاؤ..... ایسی ہی

[1] البينة: 8/98۔

کے اسباب بہت ہی معمولی ہوتے ہیں۔ مثلاً وہ بحث ومباحثے جو افراد خاندان کے درمیان چھوٹی چھوٹی باتیں قتل اور بھیانک جرائم کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔''

ایسے افراد بہت کم ہیں جو جذباتی لحاظ سے پختہ اور مضبوط دل ودماغ کے حامل ہیں ورنہ اکثر صورتوں میں جب ہماری عزت اور وقار پر براہ راست حملہ ہوتا ہے تو ہم بے قابو ہو جاتے ہیں اور دنیا میں جو مشکلات ہمیں پیش آتی ہیں ان میں سے نصف کے اسباب یہی باتیں ہیں۔

''سب سے بڑی نعمت عمل خیر کا اہتمام ہے جو روح کو خوشیوں سے بھر دیتی ہے۔''

﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ﴾

کرنیں

''جب تم اپنے رب سے مدد طلب کرو گے تو وہ تمہاری ضرور مدد کرے گا۔''①

# فن خوش کلامی

عیب بینی، نکتہ چینی، اختلافات شدید
دل شکن باتیں ہی سن کر میں بنا ہوں اک چٹان

مؤرخین لکھتے ہیں کہ ایک دن خالد بن یزید بن معاویہ، سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہنے لگا جو سلطنت بنو امیہ کے سخت مخالف تھے۔ خالد نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بخیل قرار دیا۔ خالد کی بیوی سیدہ رملہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا جو عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں، وہاں موجود تھیں۔ خالد نے ان سے کہا: ''تم کچھ نہیں کہتیں؟ کیا تم میری باتوں سے اتفاق کرتی ہو، یا تم میری باتوں کا جواب دینا نہیں چاہتیں؟'' رملہ نے کہا: ''ان دونوں باتوں میں سے ایک بھی نہیں۔ ہم عورتیں مردوں کی باتوں میں دخل اندازی کے لیے تخلیق نہیں کی گئیں، ہم تو پھول کی طرح ہیں جس کی نزاکت سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور خوشبو سے مشام جاں کو معطر کرتے ہیں۔ ہمیں آپ مردوں کے باہمی معاملات میں دخل اندازی کی کیا ضرورت ہے؟''

اس جواب سے خالد بہت خوش ہوا اور اس نے رملہ کی پیشانی چوم لی۔

رسول اللہ ﷺ نے زن وشو کے درمیان جو پوشیدہ باتیں ہوتی ہیں، ان کو ظاہر کرنے سے نہایت سختی سے منع فرمایا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھیں اور آپ کے پاس بہت سے مرد اور عورتیں جمع تھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بعض اوقات ایک مرد جو اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے اس کو بیان کرتا ہے اور بعض اوقات عورت جو کچھ شوہر کے ساتھ کرتی ہے اسے بیان کرتی

① الانفال: 9/8۔

ہے؟ سب لوگ خاموش تھے کسی نے کچھ نہیں کہا۔ میں نے کہا: واللہ، اے اللہ کے رسول! مرد ایسا کرتے ہیں یا عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایسا مت کرو، یہ تو ایسا ہے جیسے شاہراہ پہ کوئی شیطان مرد خبیث عورت سے مباشرت کرے اور سب لوگ اس کو دیکھ رہے ہوں۔''[1]

بعض مفسرین نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس قول:

﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾

''پس جو صالح عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت اور نگرانی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔''[2]

سے یہ مراد لیا ہے کہ یہ ان عورتوں کی طرف اشارہ ہے جو زن وشو کے باہمی راز کی حفاظت کرتی ہیں۔

---

① مسند احمد: 456/6، المعجم الکبیر للطبرانی: 162/24: 414قال الشیخ الالبانی: (ضعیف: الارواء: 74/7) شہر بن حوشب راوی متکلم فیہ ہے۔ ② النساء: 34/4۔

''اللہ کی نعمتوں کا شمار کرو، اپنی مشکلات کا نہیں۔''

کرنیں

''زندگی خود ہی مختصر ہے، حزن وملال سے اس کو مزید مختصر نہ بناؤ۔''

## مصیبتوں کے مقابلے میں نماز سے مدد لو

مرے گناہ بہت ہیں مگر تری رحمت
عظیم تر ہے، ترا عفو و درگزر بے حساب

قرونِ اولیٰ کی مسلمان عورتیں جانتی تھیں کہ نماز بندے اور اس کے رب کے درمیان ایک رابطہ ہے اور وہ لوگ کامیاب ہوئے جنہوں نے نماز میں خشیت اختیار کی۔

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ. الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ﴾

''یقیناً فلاح پائی ہے ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔''[1]

وہ قیام لیل کرتی تھیں خشیت اور رقت کے ساتھ اور اس کی حقیقت کا عرفان رکھتی تھیں کہ آخرت کے لیے سب سے بہتر زادِ راہ یہی نماز ہے اور نماز سے بہتر دعوت الی اللہ کے لیے کوئی دوسرا وسیلہ نہیں ہے جو اپنے ادا کرنے والے کے اندر مصائب و مشکلات اور دشواریوں سے مقابلہ کرنے کے لیے قوت و عزیمت پیدا کرتی ہے۔ قیامِ لیل اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے قرب کا سب سے بہترین ذریعہ ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے داعی اسلام ﷺ کو مخاطب کر کے خود ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾

''اور رات کو تہجد پڑھو، یہ تمہارے لیے نفل ہے، بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہیں مقامِ محمود پر فائز کر دے۔''[2]

---

① المؤمنون: 23/1-2۔ ② بنی اسرائیل: 17/79۔

اللہ جل جلالہ قیام لیل کرنے والوں کی تعریف فرماتے ہیں کہ وہ راتوں کو کم ہی سوتے ہیں۔"①

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے دو کھمبوں کے بیچ رسی بندھی دیکھی۔"دریافت فرمایا کہ یہ رسی کس لیے ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ زینب کی ہے، جب وہ (نماز پڑھتے ہوئے) تھک جاتی ہیں تو اس کا سہارا لیتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:"اس کو کھول دو، تم میں کوئی اسی وقت تک قیام کرے جب تک وہ نشاط محسوس کرے، جب وہ تھک جائے تو بیٹھ جائے۔"②

مومنات، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنے نفس پر قیامِ لیل کے لیے جبر کرتی تھیں۔لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوتِ برداشت سے زیادہ خود پر بوجھ نہ ڈالیں۔ کیونکہ بہترین عبادت وہ ہے جس میں دوام ہو خواہ وہ تھوڑی ہی ہو۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے عہد کی بیگمات دن رات دنیا کے کاموں میں مشغول رہتی ہیں لیکن ان کو اس بات کی توفیق نصیب نہیں ہوتی کہ شیطان کو شکست دینے کے لیے رات کے درمیانی حصہ میں دو رکعت نماز ادا کرلیں۔تمام امور میں میانہ روی بہتر ہے اور بقول رسول اللہ ﷺ:

"وہ لوگ ہلاک ہوئے جنہوں نے انتہا پسندی اختیار کی۔"

آپ ﷺ نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی۔ ③

"اللہ تبارک وتعالیٰ پر اعتماد کرو اگر تم سچی ہو، اور آنے والے کل کا استقبال فرحت وانبساط کے ساتھ کرو اگر تم توبہ کرنے والی ہو۔"

---

① الذاریات: 51/17۔ ②صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب حدیث: 1150، صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب امر من نعس فی صلاته، حدیث: 784، سنن ابی داود: 1312، سنن النسائی: 1643، سنن ابن ماجه: 1371۔ ③صحیح مسلم، کتاب العلم، باب هلک المتنطعون، حدیث: 2670، سنن ابی داود: 4608، مسند احمد: 1/386۔

کرنیں

''صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔''

# ایک کامیاب عورت کی نصیحتیں

حاجت روا ہے سب کا، تو سب سے بے نیاز
اے رب کائنات تری حمد کیا کروں

عصر حاضر کی ایک ماں نے اپنی دختر نیک اختر کو مندرجہ ذیل نصیحتیں کی ہیں، تبسم اور گریہ کی آمیزش کے ساتھ۔ فرماتی ہیں:

''میری بیٹی......! اب تم نئی زندگی کی دہلیز پر کھڑی ہو جہاں ماں باپ کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے اور نہ بھائی بہنوں ہی کے لیے وہاں کوئی مقام ہے۔ اس نئی زندگی میں تم اپنے شوہر کی شریکِ حیات ہو جو یہ گوارا نہیں کرے گا کہ تمہارے دل میں اس کی جو محبت ہے اس میں کوئی اور شریک ہو، خواہ وہ تمہارے خونی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔''

تم ایک اچھی بیوی اور مہربان ماں کی حیثیت سے زندگی کا آغاز کرو۔ تم اپنے شریکِ حیات کو احساس دلاؤ کہ تم ہی اس کے لیے سب کچھ ہو۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ ایک مرد، کوئی بھی مرد، ایک سن رسیدہ بچہ ہوتا ہے جس کو پیار بھری باتیں خوش کر دیتی ہیں۔ اس کو یہ احساس مت دلانا کہ اس نے تم سے شادی کر کے تم کو اپنے اہل خاندان سے دور کر دیا ہے اس لیے کہ وہ بھی اسی قسم کی باتیں سوچ سکتا ہے۔ کیونکہ اس نے بھی تمہاری وجہ سے اپنے آبائی گھر اور اہل خاندان سے دوری اختیار کی ہے۔ لیکن تم میں اور اس میں ایک ہی فرق ہے کہ تم عورت ہو اور وہ مرد ہے۔ ایک عورت اس گھر اور خاندان کو جس میں وہ پیدا ہوئی ہے اور جس میں اس کی نشوونما اور تعلیم و تربیت ہوئی ہے، لمبی مدت تک یاد رکھتی ہے جس سے اس نے اپنی مرضی سے کنارہ کشی حاصل کر لی ہے۔ بلاشبہ اس نے ایک نئی زندگی کا آغاز کیا ہے اور ایک مرد کے ساتھ زندگی

گزارنے کا فیصلہ کرلیا ہے جو اس کا شوہر اور اس کے ہونے والے بچوں کا باپ ہے۔ اب یہی اس کی نئی دنیا ہے۔

میری بیٹی......! اب وہی تمہارا حال بھی ہے اور مستقبل بھی، اور اب یہی تمہارا گھر اور خاندان ہے جس کی تعمیر تم اور تمہارے شوہر نے مل کر کی ہے۔

میری پیاری! میں تم سے یہ مطالبہ نہیں کرتی کہ تم اپنے ماں باپ اور بھائی بہنوں کو بھول جاؤ کیونکہ وہ بھی کبھی تم کو فراموش نہیں کر سکتے۔ میری بیٹی! ایک ماں اپنے جگر گوشے کو کیسے فراموش کرسکتی ہے؟ لیکن میں تم سے صرف اتنا چاہتی ہوں کہ تم اپنے شوہر سے محبت کرو اور اپنی زندگی کو اس کی رفاقت میں خوشگوار اور کامیاب بناؤ۔

''سیدہ آسیہ سے صبر، خدیجہ سے وفا، عائشہ سے صدق اور فاطمہ رضی اللہ عنہن سے ثابت قدمی کا درس لو۔''

﴿لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ﴾

کرنیں

''جن وانس میں سے کسی نے اس سے قبل اس کو چھوا تک نہ ہوگا۔''[1]

# جس کو اللہ سے محبت نہیں اس کو اس کی مخلوق سے انس کیونکر ہوگا؟

ہے یہاں ہر چیز دیکھو بے ثبات و بے قرار
غیب کی جھولی میں کیا ہے کیجیے بس انتظار

مومنین کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ہی محبت اور مسرت کا سرچشمہ اور مرکز ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، جو اس سے محبت کرتے ہیں درحقیقت وہی زندگی سے محبت کرتے ہیں۔ وہی اپنے وجود سے خوش ہوتے ہیں اور اپنے ایام سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ان کی روح منور ہوتی ہے اور ان کا قلب مطمئن ہوتا ہے۔ ان کو شرح صدر کی دولت حاصل ہوتی ہے اور ان ہی کے دل پر اللہ کی محبت کا نقش ثبت ہوتا ہے اور ان کی روح اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفات سے سرشار ہوتی ہے۔ ان کی نظروں میں اسمائے حسنیٰ کا نور ہوتا ہے۔ وہ اس کے اسماء کا ورد اور اس کی صفات پر غور وفکر کرتے ہیں۔ ان کے قلب میں اس کا استحضار ہوتا ہے۔ الرحمن، الرحیم، الحمید، الحلیم، البر، اللطیف، المحسن، الودود، العظیم...... الباری ان کی محبت میں کثرت پیدا کرتا ہے اور العظیم کے لیے چاہت اور العلیم سے قربت۔

قربِ الٰہی کا شعور بندے میں اللہ کی محبت کے جذبے کو فروزاں کرتا ہے اور اس کی عنایت، توجہ، مہربانی اور فرحت وسرور کے احساس کو زندہ رکھتا ہے۔

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ

[1] الرحمن: 55/56.

اِذَا دَعَانِ﴾

''اور اے نبی ﷺ! میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں، تو انہیں بتا دو کہ میں ان سے قریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے، میں اس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں۔''①

لیکن حُبّ الٰہی یونہی پیدا نہیں ہوجاتی اور یہ بغیر مشقت اٹھائے حاصل نہیں ہوجاتی۔ یہ اطاعت و بندگی کا ثمرہ اور اپنے رب سے مخلصانہ محبت کا نتیجہ ہے۔ جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور اس کے اوامر کو مانا اور نواہی سے دامن کو بچایا اس کی محبت میں سچا اور کھرا ثابت ہوا اس نے حب الٰہی کی حلاوت، قرب کی لذت، مسرت اور شیرینی پالی۔

''جمال حقیقی اخلاق کا جمال ہے، حسن لازوال حسنِ معاشرت ہے اور حقیقی جلوہ آرائی عقل کی جلوہ آرائی ہے۔''

---

① البقرة:186/2.

کرنیں

''میں وصیت کرتا ہوں کہ عورتوں کے ساتھ ہمیشہ بھلائی کرو۔''[1]

## ذات النطاقین دو دو زندگیاں گزارتی تھیں

جمالِ روح جمالِ حیات ہے ہمدم
وجود ورنہ خیالِ ممات ہے پیہم

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے جو ذات النطاقین کے نام سے معروف ہیں، صبر کی ایک زندہ مثال قائم کی ہے۔ انتہائی سخت پریشانی اور محرومی کی حالت میں انہوں نے شوہر کی اطاعت اور اس کی رضاجوئی کے لیے حد درجہ قربانیاں دیں۔ حدیثِ نبوی میں ان کا یہ قول بیان کیا گیا ہے:

''سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے جس وقت مجھ سے شادی کی اس وقت ان کے پاس ان کے گھوڑے کے سوا کچھ بھی نہ تھا، جس کو میں چارہ دیتی اور دیکھ بھال کرتی تھی۔ کھجور کی گٹھلیاں توڑتی اور پانی پلاتی، آٹا گوندھتی۔ ایک دن میں زبیر رضی اللہ عنہ کے کھیت سے بیج ڈھو کر لا رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ جو چند صحابہ تھے، انہوں نے مجھے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکارا اور ''اخ اخ'' کہہ کر اونٹنی کو روکا تاکہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیں۔ مجھے بڑی شرم آئی اور میں نے کہا کہ زبیر بڑے غیرت مند آدمی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گزر گئے۔ جب میں گھر پہنچی تو سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''خدا کی قسم تمہارا سر پر بیج ڈھو کر لانا میرے لیے اس سے زیادہ سخت ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہو جاتیں۔'' وہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد ان کے والد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک خادم بھیج دیا جو گھوڑے کی دیکھ بھال کا کام کرتا تھا اور یہ ایسا ہی تھا گویا مجھے غلامی سے رہائی مل گئی ہو۔''[2]

---

① صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الوصاۃ بالنساء، حدیث: 5186، صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیة بالنساء، حدیث: 1468/60، السنن الکبری للنسائی: 9095۔ ② صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الغیرة، حدیث: 5224، صحیح مسلم، کتاب السلام، باب جواز ارداف المرأة الاجنبیة، حدیث: 2182، السنن الکبری للنسائی: 9125.

اس صبر آزما مرحلے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر اور ان کے شوہر پر نعمتوں کی بارش کر دی لیکن معاشی خوش حالی کے بعد بھی وہ اعتدال پر قائم رہیں۔ وہ نہایت سخی اور فیاض تھیں اور کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہیں کرتی تھیں۔ جب وہ بیمار ہوئیں تو اس وقت تک انہوں نے انتظار کیا کہ ان کی حالت بہتر ہو پھر اس کے بعد سارے غلاموں کو آزاد کر دیا اور اپنی بیٹیوں اور اہل خاندان سے کہا: ''اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور صدقہ کرو اور ضرورت سے زیادہ مال کے آنے کا انتظار نہ کرو۔''

''مومنوں کے لیے حیات خوبصورت ہے اور حیات بعد ممات بھی متقیوں کے لیے بڑی پیاری ہے۔ یہی لوگ نیک بخت اور خوش نصیب ہیں۔''

دنیا کی سب سے
# خوش نصیب عورت

10

## نادر جواہرات

وہ قوم نہیں لائقِ ہنگامۂ فردا
جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے
اقبال

کرنیں

﴿وَ لَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ﴾

''اور آپ ان کی چالبازیوں پر دل تنگ نہ ہوں۔''①

# پیاروں میں سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟

نفس کو مغلوب رکھ، چاہت پہ اس کی لات مار
ورنہ آخر ہو رہے گا ایک دن تم پر سوار

کیا تم اسے تمام انسانوں سے بڑھ کر چاہتی ہو!

کیا تم نے اپنے آپ سے یہ سوال کیا ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو کس قدر چاہتی ہو؟ تم جانتی ہو کہ محبت کی علامت کیا ہے؟ ان تمام باتوں کو انجام دینا جن کا آپ ﷺ نے حکم دیا اور ان تمام باتوں سے رک جانا جن سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

اپنی دلی کیفیت کا جائزہ لو اور اس کو سب سے پہلے اللہ کی محبت کی طرف موڑو، پھر اس شخصیت کی طرف توجہ کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمیں گمراہی سے بچانے کے لیے مبعوث فرمایا، اور اس حدیث کو یاد کرو، اگر تم جنت میں اپنا مکان محفوظ رکھنا چاہتی ہو:

''انسان اسی کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔''②

لیکن محبت کی پہلی علامت یہی ہے کہ اس کام کو انجام دیا جائے جس کا حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے۔ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے جو محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور وہ کام کرتا ہے جس کا حکم نہیں دیا گیا اور جو نہ تو سنت کی پیروی کرتا ہے اور نہ آپ ﷺ کا اتباع کرتا ہے؟

سیرت پاک کا مطالعہ کرو، اس کو غور سے پڑھو اور دیکھو کہ آپ ﷺ کا اخلاق کس قدر عظیم تھا اور آپ ﷺ کی باتیں کتنی پاکیزہ تھیں، آپ ﷺ کا لہجہ کتنا پیارا ہوا کرتا تھا اور

---

① النحل:16/127۔ ② صحیح البخاری، کتاب الادب، باب علامة حب اللہ عزوجل، حدیث:6169، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب المرء مع من احب، حدیث:2640، مسند احمد:1/392، مسند الطیالسی:251.

قدر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے اور دنیا سے کس قدر بے نیاز تھے۔ اپنے اخلاق کو بدلو تا کہ تمہارا اخلاق رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے مشابہ ہو جائے۔

''سیدنا نوح اور سیدنا لوط علیہما السلام کی بیویوں نے خیانت کی تو وہ رسوا ہوئیں، سیدنا آسیہ اور سیدہ مریم نے ایمان اور امانت کا حق ادا کیا تو وہ معزز اور محترم ٹھہریں۔''

کرنیں

﴿فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾

’’میں ان سے قریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے، میں
اس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں۔‘‘[1]

# خوشی کا تعلق امیری اور غریبی سے نہیں ہے

گردشِ دوراں کا جاناں خوف مت مجھ کو دلا
خوف کچھ بے اصل و بے بنیاد بھی ہوتے ہیں یاں

برنارڈ شا کہتا ہے:

’’میں نہیں کہہ سکتا کہ میں نے حقیقی غربت کا مزہ چکھا ہے۔ اس سے قبل کہ میں اپنے قلم کی کمائی کھاتا میں ایک بڑی پبلک لائبریری، برٹش میوزیم لائبریری تک رسائی رکھتا تھا اور ٹرافل جار اسکوائر کے قریب آرٹ کی ایک بڑی نمائش میرے قریب ہوا کرتی تھی۔ اگر میں مال سے حاصل کرنا چاہتا تو بھلا کیا حاصل کرتا؟ سگار پیتا؟ تو میں تمباکو نوشی نہیں کرتا۔ شراب پیتا؟ میں شراب نہیں پیتا۔ جدید ترین فیشن کے تیس جوڑے خریدتا؟ تو مجھے اس سے کوئی رغبت نہیں کہ میں وہ جوڑے پہن کر محلوں میں ڈنر کھاتا پھروں۔ گھوڑے خریدتا؟ تو یہ خطرات کو مول لینا ہوتا۔ کاریں خریدتا؟ تو اس سے مجھے بڑی الجھن ہوتی ہے۔ اس وقت میرے پاس اتنا مال ہے کہ میں اس سے جو جو چاہوں خریدوں۔ لیکن میں اس وقت وہی چیزیں خرید سکتا ہوں جو اس وقت بھی مجھے حاصل تھیں جب میں غریب تھا۔ میری خوشی ان چیزوں میں پنہاں ہے جنہیں میں اس وقت بھی استعمال کرتا تھا جب میں غریب تھا۔ ایک کتاب جسے میں پڑھ سکوں، ایک مصوری کا نمونہ جس پر غور و خوض کر سکوں اور ایک فکر و خیال جس پر میں لکھ سکوں۔ دوسری طرف میرے پاس ایک تصور و خیال ہے اور مجھے یاد نہیں کہ اس سے زیادہ کسی اور چیز کی مجھے حاجت

---

[1] البقرۃ:2/186۔

پیش آتی ہو کہ میں اپنی آنکھوں کو بند کر کے تصورات کی دنیا میں کھو جاؤں اور اس طرح میں چاہتا ہوں کہ بیٹھے رہیں تصور جاناں کیے ہوئے۔ میں خیالات کی دنیا میں وہ سب کچھ کروں جو میں چاہتا ہوں۔ اس لیے مجھے اس سامان تعیش کی کیا ضرورت ہے جو بونڈ اسٹریٹ پر ملتا ہے؟"

"اپنے گھر کو سکینت سے جنت کا گہوارہ بناؤ، شور شرابے کا میدان نہیں کیونکہ
پرسکون ماحول ایک بڑی نعمت ہے۔"

کرتیں ﴿رَبِّ ابۡنِ لِیۡ عِنۡدَكَ بَيۡتًا فِى الۡجَنَّةِ﴾

''اے میرے رب! اپنے پاس جنت میں میرے لیے
ایک گھر بنائیے''[1]

## کیا اللہ رب العزت دوسروں کے مقابلہ میں

### سب سے بڑھ کر ہمارے شکریہ کا حق دار نہیں ہے؟

حالات بدلتے رہتے ہیں امکان بدلتے رہتے ہیں
اک حال پہ کب رہتا ہے جہاں غم خوشیوں میں ڈھلتے رہتے ہیں

اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنا سب سے آسان اور بہتر وصف ہے جس سے سچی خوشی اوراعصاب کوسکون اور راحت ملتی ہے کیونکہ جب تم اللہ رب العزت کا شکر ادا کرتی ہوتو ان تمام نعمتوں کو ذہن نشین کرتی ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عنایت کی ہیں اور ان بے حساب نعمتوں کا اعتراف کرتی ہو جس قدر اس نے تمہیں عطا فرمائی ہیں۔ سلف صالحین میں سے ایک کا قول ہے:

''جب تم اللہ عزوجل کی نعمتوں کا اعتراف کرنے کا ارادہ کروتو اپنی آنکھوں کو بند کرلو۔''

تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اپنے اوپر دیکھوگی جو اس نے کان، آنکھ، عقل، دین، اولاد، رزق اور حسن کی دولت کی شکل میں دے رکھی ہیں۔ بعض خواتین ان نعمتوں کو حقیر سمجھتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دے رکھی ہیں لیکن وہ اگر اپنے علاوہ دوسری نادار، مسکین، بھوکی، مریض، بے گھر اور بے سہارا عورتوں کو دیکھیں تو بے اختیار اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے لگیں گی جو اس نے انہیں دے رکھی ہیں اگرچہ وہ صحرا میں ایک معمولی خیمہ میں رہتی

---

[1] التحریم:66/11.

ہوں یا مٹی کے بنے گھر یا جھونپڑی میں یا بیابان میں ایک درخت کے نیچے۔ لہٰذا تم اللہ کا شکر ادا کرو اور ان سے مقابلہ کرو جو جسمانی یا ذہنی لحاظ سے کسی بیماری میں مبتلا ہیں، یا جو بن نہیں سکتیں، یا جو اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ اور ایسی عورتیں دنیا میں ایک دو نہیں بے شمار ہیں۔''

''اپنی اچھی باتوں سے ان کو تسلی دو جو اولاد سے محروم ہیں اور ناداروں کی آنکھوں سے صدقات کے ذریعے سے آنسو پونچھ ڈالو۔''

کرنیں

''کسی چیز کا علیٰ حالہ رہنا محال ہے''

ایک مسرور اور شاد ماں

## عورت اپنے اردگرد خوشیاں بکھیر دیتی ہے

زندگی کی شان تجھ سے، موت کی عظمت بھی تو
معجزہ ہی معجزہ ہر جا پہ تیری ذات ہے

اوریزن سویت کہتا ہے:

''نپولین بڑا خوش نصیب تھا کہ اس نے اعلیٰ قیادت کی ذمہ داری اور فتوحات کا سامنا کرنے سے پہلے ملکہ جوزفین سے شادی کر لی تھی جس کا طرز کلام بڑا ہی پیارا تھا اور جس کی شخصیت نہایت پر کشش تھی۔ اس کی شخصیت کی دل کشی دس مخلص مردوں کی وفاداریوں سے زیادہ تھی۔ وہ اپنے اردگرد خوشیاں بکھیرتی رہتی تھی اور وہ کبھی خادموں سے بھی تحکمانہ لہجہ ہم کلام نہیں ہوتی تھی۔ اس نے خود ہی صراحت کے ساتھ اس کی وضاحت اپنی ایک سہیلی سے کی ہے:

کبھی کوئی موقع ایسا نہیں آیا کہ میں نے کسی کے روبرو یہ کہا ہو کہ میں ایسا چاہتی ہوں، سوائے اس کے کہ میں کہا کرتی ہوں:

''میں چاہتی ہوں کہ میرے اردگرد جو بھی ہیں وہ سبھی خوش رہیں۔''

انگریزی کے ایک شاعر نے اپنے اس شعر میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے:

جس راہ سے گزری وہ
اس صبح درخشاں کی
خوشیوں کی طنابیں ہیں
اس شام تلک پھیلیں۔

اے دوست! یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارا لطف و کرم ہمارے اندر خوشیاں پیدا کرتا ہے اور ہمارے اردگرد بھی خوشیاں بکھیرتا ہے یہاں تک کہ منجمد چیزوں میں بھی۔ لطف و کرم کا معنوی جمال اپنی کوئی حد نہیں رکھتا۔ مرد کے اندر یہ جمال ہے تو عورتوں کے حسن و جمال میں کئی گنا اضافے کا سبب ہے۔

''کیا وہ خوش ہیں جو اپنے حسن و جمال کی نمائش انسان نما کتوں کے سامنے کرتی ہیں اور اپنی دل کشی انسان نما بھیڑیوں کو دکھاتی ہیں؟''

کرنیں

''خوشحالی کے زمانے میں اللہ کا شکر ادا کرو، بدحالی کے زمانے میں اس کی مدد ہوگی۔''

## مطمئن رہو، جو کچھ ہوتا ہے

## اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کے مطابق ہوتا ہے

ساری خوشیاں بے دوام و بے ثبات
غم سے ممکن ہے کہاں غائب کی یافت

اپنی حکیمانہ باتوں میں ایک بات ڈیل کارنیگی نے ایسی لکھی ہے جسے ہم ایمان بالقضاء والقدر سے قریب تر کہہ سکتے ہیں کہ ایک آدمی مصائب کا شکار ہوتا ہے لیکن ان پر وہ کسی ردعمل کا اظہار نہیں کر سکتا اور ان کے سامنے اسی طرح بے دست و پا ہوتا ہے جس طرح چوپائے اور درختوں کی قطاریں۔ اس کی معذرت قابل قبول ہے کیوں کہ اس کے پاس اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔[1] اس کے برخلاف ہم مسلمانوں کے پاس اس کا مداوا ہے۔ ذرا توجہ سے سنیے کہ وہ کیا کہتا ہے:

''ایک بار میں نے اس ناگزیر صورت حال کو قبول کرنے سے انکار کر دیا جس کا میں سامنا کر رہا تھا، تو میں بڑا ہی احمق تھا، میں نے اعتراض کیا، غضبناک ہو کر توازن کھو دیا اور سوچ سوچ کر اپنی پرسکون راتوں کو جہنم بنا ڈالا۔ ایک سال تک نفسیاتی الجھنوں کا شکار رہنے اور اذیتیں اٹھانے کے بعد میں نے اسے ناگزیر کی حیثیت سے تسلیم کر لیا جب کہ مجھے ابتدا ہی میں خوب اندازہ ہو گیا تھا کہ اب اس صورت حال میں تبدیلی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ میرے لیے

① مسند احمد: 307/1، مسند عبد بن حمید: 36، القدر للفریابی: 155، قال الشیخ الالبانی: صحیح (ظلال الجنة:318)

وہی بات مناسب تھی جس کو مشہور شاعر والٹ وٹمین نے بیان کیا ہے:

''طوفان، شب تاریک، بھوک اور بدحالی، لعنتیں وملامتیں، مصیبتیں اور پریشانیاں ان سب باتوں کا سامنا کرنا جیسے کہ چوپائے، بھینس اور درخت کرتے ہیں، بہت ہی مناسب ہے اور بہت ہی آسان۔

میں نے بارہ سال مویشیوں کے ساتھ گزارے ہیں لیکن میں نے کبھی کسی گائے کو چراگاہ میں آتش زدگی کی وجہ سے پریشان ہوتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ بارش کی قلت کی وجہ سے خشک سالی سے خوف زدہ ہوتے ہوئے پایا ہے، نہ اس بات پر غم زدہ ہوتے ہوئے دیکھا کہ اس کا فرینڈ سانڈ کسی دوسری بچھیا کی طرف مائل نظر آرہا ہے۔ جانور بھی تاریکی، طوفان، بھوک، پیاس، مصیبتوں اور آفتوں کا سامنا کرتے ہیں لیکن انہیں عارضۂ قلب، اعصاب کی بیماریاں اور معدے کا السر بہت کم ہوتا ہے۔''

''اپنی کامیابیوں اور فرحتوں کو یاد کرو اور اپنی مصیبتوں اور ناکامیوں کو بھول جاؤ۔''

﴿وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا﴾

کرنیں

''اللہ بھروسے کے لیے کافی ہے۔''[1]

## سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

ہے پابندِ میعاد سب خیر و شر
خوشی میں نہ اِترا غموں سے نہ ڈر

سیدہ نسیبہ بنت کعب (ام عمارہ رضی اللہ عنہا) بیان فرماتی ہیں: ''کہ میں معرکۂ احد کے دن سویرے نکلی کہ دیکھوں کہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میرے ساتھ مشکیزہ تھا جو پانی سے بھرا ہوا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بہت سے صحابہ موجود تھے اور مسلمانوں فتح یاب ہو رہے تھے لیکن جب مسلمانوں کو شکست ہونے لگی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچی اور قتال کرنے لگی۔ میں تلوار بھی چلاتی تھی اور کمان سے تیر بھی برساتی تھی یہاں تک کہ میں خود زخمی ہوگئی اور جب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب و جوار سے منتشر ہو گئے تو میرا سامنا ابن قمئہ سے ہوا جو یہ کہہ رہا تھا:

''مجھے بتاؤ کہ محمد کہاں ہیں؟ آج میں نے ان کو زندہ پا لیا تو ہرگز زندہ نہ چھوڑوں گا۔''

میں نے اور سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے مزاحمت کی اور اس کا مقابلہ کیا۔ اس نے میرے کندھے پر وار کیا اور میں نے بھی اس پر خوب وار کیا لیکن دشمن خدا دو دو زرہیں پہنے ہوئے تھا۔''[2]

یہ سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

---

① النساء: 81/3۔ ② سیرۃ ابن ہشام: 82-81/2۔

''میں نے یوم احد کو جب بھی دائیں اور بائیں دیکھا ام عمارہ کو اپنے قریب قتال کرتے ہوئے پایا۔''[1]

''شور اور ہنگامے سے بچو کیونکہ یہ تکان اور اضمحلال کا سبب ہوتا ہے اور گالی گلوچ سے دور رہو کیونکہ یہ عذاب کا باعث ہے۔''

---

[1] المغازی للواقدی: 271/1۔

کرنیں

''نوے فیصد حُسنِ اخلاق خطاؤں سے چشم پوشی ہے۔''

## لوگوں پر احسان، یاس وحرماں کے اثرات کو دور کر دیتا ہے

گر تصرف میں ترے دنیا ہو اور خلقِ خدا
فائدہ کیا سب کو ہے اک روز پھر جب چھوڑنا

رسول اللہ ﷺ کے بے شمار فرمودات عورتوں کی سخاوت اور دریا دلی کے سلسلے میں موجود ہیں، جن میں آپ ﷺ نے ان کو انفاق فی سبیل اللہ اور صدقہ پر ابھارا ہے یا جن میں آپ ﷺ نے ان کی نیک نفسی اور فیاضی کی تعریف فرمائی ہے یا ان کی بے لوثی، سہیلیوں اور چاہنے والیوں کی ضیافت اور میزبانی کے طرز عمل کو سراہا ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگوں نے ایک بکری ذبح کی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''اس میں سے کیا بچ رہا ہے؟'' سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''سوائے شانے کے کچھ بھی نہیں بچا۔'' نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''شانے کے سوا سب کچھ محفوظ ہے۔''①

رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل وعیال کے سامنے اس حقیقت کو واضح فرما دیا کہ جو کچھ صدقہ کر دیا گیا وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں محفوظ ہے اور قیامت کے دن اس کا اجر ملے گا اور جو دنیا میں بچ رہا اور جسے کھا پی کر ختم کر دیا جائے گا اس کے اجر سے آخرت میں مستفید نہیں ہوسکیں گے۔ یہ وہ حکیمانہ نکتہ ہے جس میں صدقہ پر ابھارا گیا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خوشنودی طلب کرنے کی طرف رغبت دلائی گئی ہے۔

یہ ہیں سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا، ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بہن جن کو اللہ کے

① سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب، حدیث: 2470، مسند احمد: 50/6، مسند اسحاق: 1595، المستدرک للحاکم: 151/4، قال الشیخ الالبانی: صحیح۔

رسول نے نصیحت فرمائی کہ وہ صدقہ کریں تا کہ ان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فضل اور زیادہ ہو۔ وہ فرماتی ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''روکو مت، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم سے روک لیا جائے۔''①

ایک اور دوسری روایت میں ہے ''خرچ کرو، انکار نہ کرو، دریا دلی سے خرچ کرو گن گن کر نہ دو کہ کہیں تمہیں بھی اللہ گنا کر نہ دے، روکے نہ رہو کہ کہیں تم سے بھی نہ روک لیا جائے۔''②

''جب تک رات ہے اسی حد تک تاریکی، درد والم کا سلسلہ ختم ہو جائے گا، تنگی دور ہوگی اور بدحالی ختم ہو جائے گی۔''

---

① صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب التحریض علی الصدقۃ، حدیث: 1433، سنن الترمذی: 1960، السنن الکبری للنسائی: 2343، مسند الحمیدی: 325، مسند احمد: 139/6۔ ② صحیح البخاری، کتاب الھبۃ، باب ہبۃ المرأۃ لغیر زوجھا، حدیث: 2591، صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الانفاق، حدیث: 1029، مسند احمد: 345/6، مسند اسحاق: 2237۔

کرنیں

''نعمت ایک دلہن ہے جس کا مہر شکر ہے''

# اپنے نقصان کو نفع میں تبدیل کرلو

مرغِ جاں ہے مائلِ پرواز اے ربِ جلیل
دے اسے تو سایۂ رحمت میں اپنے آشیاں

ایک ناصح کا قول:

''جب تم گڑھے میں گر جاؤ تو مایوس ہوکر ہمت نہ ہار بیٹھو، عنقریب تم اس سے باہر آجاؤ گی اور اپنے اندر زیادہ توانائی محسوس کرو گی کیونکہ اللہ رب العزت صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

حزن و ملال کو اپنے اوپر طاری نہ کرو۔ اگر تمہارے سینے کو ایسا شخص تیر سے چھلنی کرے جسے تم بے حد عزیز رکھتی ہو تو ممکن ہے کوئی دوسرا اس تیر کو باہر نکالے اور زخموں پر مرہم رکھے اور تمہارے لیے مسکان بھری نئی زندگی لوٹا لائے۔

برباد زندگی کے کھنڈر کے پاس بہت زیادہ دیر تک مت کھڑی رہو جس میں چمگادڑوں نے ڈیرہ جمالیا ہے اور جس میں بدروحوں نے بسیرا کر رکھا ہے۔ چہچہاتے پرندوں کو تلاش کرو جو افق کے اوپر طلوعِ سحر اور روشنی کی آمد کا مژدہ سنانے کے لیے نغمہ سرا ہیں۔

ان اوراقِ پارینہ کی طرف مت دیکھو جن کی رنگت بدل چکی ہے اور جن کی تحریریں ماند پڑ گئی ہیں، جن کی سطریں درد والم اور تنہائی کے درمیان معلق ہیں۔ تم محسوس کرو گی کہ یہ سطریں سب سے زیادہ خوبصورت نہ تھیں اور یہ تحریریں جو تم نے صفحہ قرطاس پر لکھی ہیں حرف کا درجہ نہیں رکھتیں۔ تم کو اس کے درمیان جو ان تحریروں کو آنکھوں سے لگائے گا اور اس کے درمیان جو ان اوراق کو تیز ہواؤں کے حوالہ کر دے گا، فرق ملحوظ رکھنا پڑے گا اس لیے کہ یہ محض خوبصورت الفاظ نہیں ہیں بلکہ یہ تو دل کے نازک احساسات ہیں جو صفحہ قرطاس پر زندہ و جاوید

ہیں۔ ان کا حرف حرف اور لفظ لفظ دل کی دھڑکنوں کا ترجمان ہے، اس کے لیے جوان کو ایک سنہرے خواب کی طرح محسوس کرے اور جو دل میں سلگتے جذبات کی تپش کا اندازہ کر سکے۔ بلبل کی طرح یا اس پرندے کی طرح مت ہو جانا جو زخمی ہوتا ہے تو اس کا نغمہ اور بھی خوبصورت ہو جاتا ہے۔ سنو! دنیا میں کوئی شئے ایسی نہیں کہ جس کے لیے تم ایک قطرۂ خون جگر ضائع کرو۔

''آندھی جگانے والا خود ہی طوفان میں گھر جاتا ہے۔''

﴿كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ﴾

کرنیں

''ایسی نازک (حوریں) جیسے انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی''①

# اخلاص و وفا انمول موتی ہیں، اہلِ وفا اب کہاں ہیں؟

آدمی رہتا نہیں جب جز حدیثِ خیر و شر
بعد رحلت، سعی کر، بن جائے تو ذکرِ جمیل

عارفین باللہ اور اللہ کے فیصلے کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے والوں اور اس کی مشیت کی حکمت پر راضی برضا رہنے والوں میں سب سے بڑے اللہ کے نبی سیدنا ایوب علیہ السلام ہیں...... وہ ابتلاء اور آزمائش میں ڈالے گئے، جان، مال اور اولاد ہر معاملہ میں تکلیف میں مبتلا کیے گئے۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہی جو ان کو اس حالتِ زار میں، مرض اور ابتلاء میں مددگار ثابت ہو سکے۔ سوائے بیوی کے جو اللہ اور رسول پر ایمان کی وجہ سے وفا شعاری پر قائم تھیں۔ وہ ایک خادمہ کی حیثیت سے روزی کماتی تھیں اور ان کی دیکھ بھال اور خدمت کرتی رہیں۔ صبح و شام وہ ان کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتی تھیں سوائے ان اوقات کے جس وقت وہ روزی حاصل کرنے کے لیے باہر جاتیں تو جلد ہی لوٹ آتیں۔ یہ ابتلاء و آزمائش ایک طویل عرصہ پر محیط رہی یہاں تک کہ وقت مقرر آ پہنچا۔ نہایت تضرع کے ساتھ سیدنا ایوب علیہ السلام نے رب العالمین، الٰہ المرسلین اور ارحم الراحمین کو پکارا:

﴿اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾

''مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو ارحم الراحمین ہے۔''②

① الصافات:37/49۔ ② الانبیاء:21/83۔

اللہ رب العزت نے آپ کی دعا قبول فرمالی، دعا مستجاب ہوئی اور آپ کو حکم ہوا کہ اپنی جگہ پر کھڑے ہوں اور زمین پر اپنا پاؤں ماریں، تو آپ نے ایسا ہی کیا۔ اللہ نے ایک چشمہ جاری فرمادیا اور آپ کو حکم دیا گیا کہ آپ اس سے غسل کریں تو اس سے آپ کے جسم میں جو بھی تکلیف اور بیماریاں تھیں سب ختم ہوگئیں۔ پھر حکم ہوا کہ ایک دوسری جگہ اپنا پاؤں ماریں۔ پھر آپ کے لیے ایک دوسرا چشمہ ابل پڑا۔ آپ کو حکم دیا گیا کہ اس چشمہ کا پانی پئیں، تو پھر آپ کے اندرون میں جو خرابیاں تھیں وہ جاتی رہیں اور آپ کے ظاہر اور باطن دونوں میں آرام و عافیت کی تکمیل ہوگئی۔ یہ سب کچھ اس کا ثمرہ تھا جسے صبر کہا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ تھا جس کو اللہ سے اجر کی توقع و یقین کہتے ہیں اور اس عمل کا فائدہ تھا جس کو راضی برضا سے تعبیر کرتے ہیں۔

''انسان اپنی باتوں پر ندامت محسوس کرسکتا ہے اپنی خاموشی پر نہیں۔''

کرنیں

''عورت مسرت اور شادمانی کا ذریعہ ہے''

## سنجیدگی اختیار کرو، بردباری اختیار کرو

مسکراتی صبح سے محظوظ ہو، کہہ مرحبا
زندگی کی شام سے پہلے غنیمت جان اسے

تمہیں اپنے تمام معاملات میں سنجیدہ ہونا چاہیے، خواہ وہ اولاد کی تربیت ہو، خواہ مفید اور سودمند نیک اعمال کی مسلسل ادائیگی، اچھی کتابوں کا مطالعہ ہو یا خشیت کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت، خشوع وخضوع کے ساتھ نماز کی ادائیگی ہو یا پوری توجہ کے ساتھ ذکر الٰہی، صدقہ و خیرات، گھر کی ترتیب ہو یا لائبریری کی تنظیم...... ان امور کو انجام دیتی ہوئی تم اپنے آپ کو رنج وغم اور پریشانیوں سے دور پاؤ گی۔

ذرا بعض کافر عورتوں کو دیکھو، مومنات سے ہٹ کر، کس قدر وہ اپنی زندگی میں اپنے کفر اور انحراف کے باوجود سنجیدہ نظر آتی ہیں۔ ان میں سے ایک اسرائیل کی سابق وزیر اعظم گولڈ امائیر ہے جس نے اپنی خودنوشت میں فوج کی تنظیم اور عربوں سے جنگ کے سلسلے میں اپنی خدمات کی تفصیل سے وضاحت کی ہے۔ اس معاملہ میں اس کی قوم میں شاید کوئی مرد بھی اس کا مدمقابل نہ ہوگا اگرچہ وہ ایک کافر اور دشمن خدا تھی۔

''خوش بختی کوئی جادو کی چھڑی نہیں ہے، اگر ایسا ہوتا تو پھر اس کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوتی۔''

آج بھی ہو جو براہیم علیہ السلام کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا
اقبال

دنیا کی سب سے
خوش نصیب عورت

11

لؤلؤ و مرجان

کرنیں ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّالَّذِينَ هُمْ مُّحْسِنُونَ﴾

''اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ سے کام لیتے ہیں اور احسان پر عمل کرتے ہیں۔''①

## اپنے نفس کا مقابلہ پامردی سے کرو

سوکھی روٹی ہی بہت ہے پیٹ بھرنے کے لیے
وسوسہ پھر بیش و کم کا کیا ضرورت ہم کریں

ذرا اپنے آپ سے یہ سوالات کرو اور غور وفکر کے بعد ان کے جواب دو:

کیا تم جانتی ہو کہ تم ایک ایسے سفر پر روانہ ہو چکی ہو جس میں واپسی کا کوئی امکان نہیں ہے؟ کیا تم نے خود کو اس سفر کے لیے تیار کرلیا ہے؟

کیا تم نے اس دنیائے فانی سے اپنے لیے نیک اعمال کا زادِ راہ لے لیا ہے جو قبر میں تمہارے لیے مونس وغمگسار ہو؟

تمہاری عمر کیا ہے؟ اور تم اپنی متوقع عمر کا کتنا حصہ گزار چکی ہو؟ کیا تم کو معلوم ہے کہ ہر ابتدا کی انتہا ہے اور ہر انتہا یا تو جنت ہے یا جہنم؟

کیا تم نے اس پر غور کیا کہ آسمان سے فرشتے آئیں گے اور تمہاری روح کو قبض کرلیں گے اور تم اس سے غافل ہنسی مذاق میں مشغول رہو گی؟

کیا تم نے کبھی اس ساعت کے بارے میں سوچا ہے جو تمہاری زندگی کی آخری ساعت ہوگی، شوہر، اولاد، سکھیوں سہیلیوں اور اپنے پرایوں سے جدائی کی گھڑی ہوگی؟ یہ موت ہے، سکرات اور نزع کا عالم اور اس کی کربناکی اور شدت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا...... یہ موت ہے موت۔

① النحل: 128/16.

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارہ

جسد خاکی سے روح پرواز کرنے کے بعد تمہیں غسل دیا جائے گا، کفن پہنایا جائے گا، تمہارا جنازہ جنازگاہ لے جایا جائے گا اور نماز جنازہ پڑھی جائے گی پھر لوگ تمہیں کندھوں پر اٹھا کر لے جائیں گے۔ یہ تمہیں کہاں لے جائیں گے؟

قبر آخرت کی پہلی منزل ہے۔ قبر، جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔

"اپنی ناکامیوں سے عبرت حاصل کرو۔"

مرے سلیقے سے میری نبھی محبت میں
تمام عمر میں ناکامیوں سے کام لیا
میر

کریں ﴿وَهُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ م بَعْدِ مَا قَنَطُوْا﴾

''وہی ہے جو لوگوں کے مایوس ہو جانے کے بعد مینہ برساتا ہے۔''[1]

## خبردار! ہوشیار

مشکلوں کے سامنے گھٹنے نہ ٹیک اے مردِ حق
غم نہ کر اس کا ابھی جو سامنے آیا نہیں

کافر اور فاجر عورتوں اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے سے بچو کیونکہ حدیثِ رسول میں آیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔''[2]

اور ہر اس بات سے بچو جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ غضبناک ہوتے ہیں اور جس کے بارے میں حدیث شریف میں ممانعت آئی ہے۔ جیسے مردوں جیسا لباس پہننا یا اجنبی مردوں کے ساتھ خلا ملا کرنا یا غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا، یہ بات کہ عورت حیا وشرم کو بالائے طاق رکھ دے یا اپنی چادر یا برقع اتار پھینکے اور اپنے رب کو فراموش کر دے۔

یہ سب شرمناک حرکتیں ہیں جو دل میں مایوسی اور تنگی پیدا کرتی ہیں اور دنیا اور آخرت میں تاریکی کا سبب بنتی ہیں۔ یہ باتیں ایسی ہیں جن میں عام طور پر خواتین مبتلا ہیں، الا ماشاء اللہ۔ وہ عورتیں ان برائیوں سے محفوظ ہیں جن پر اللہ عزوجل نے رحم فرمایا ہے۔

''خوبصورتی کے لیے ضروری ہے کہ تمہارے خیالات بھی خوبصورت ہوں۔''

---

[1] الشورى: 28/42۔ [2] صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب المتشبهون بالنساء، حديث: 5885، سنن ابي داود: 4097، سنن الترمذي: 2784، سنن ابن ماجه: 1904۔

کو نیں

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَ إِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا﴾

''اے ہمارے رب، ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرما، ہمارے کام میں تیرے حدود سے جو کچھ تجاوز ہو گیا ہو اسے معاف کر دے۔''[1]

## احسان شناسی فرض ہے

بے محابا نفس کی تکذیب کر
نفس کی تصدیق ہے دل کا زیاں

خیزران ایک باندی تھی جس کو خلیفہ المہدی نے خریدا تھا۔ اس نے اس کو آزاد کر دیا پھر اس سے شادی کی۔ اس نے اس کی خواہش کے مطابق اس کے دو بیٹوں کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ لیکن ان سب کے باوجود اس عورت کا یہ حال تھا کہ جب کبھی شوہر سے ناراض ہوتی تو اس کے رودررو کہتی:

''میں نے تمہاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔''

رمیکیہ بھی اسی طرح ایک باندی تھی جو بیچی اور خریدی گئی۔ اس کو اندلس کے بادشاہ معتمد بن عباد نے خریدا۔ اس نے اس کو آزاد کر دیا اور اپنی ملکہ بنالیا۔ جب اس نے باندیوں کو مٹی سے کھیلتے دیکھا تو وہ اپنے ماضی کو یاد کر کے باندیوں کے ساتھ مٹی سے کھیلنے لگی۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک بڑی مقدار میں خوشبودار چیز تیار کی جائے جو مٹی کی شکل کی ہوتا کہ کمسن ملکہ اس سے کھیلے۔ اس کے باوجود محترمہ کا یہ حال تھا کہ جب وہ اپنے شوہر سے ناراض ہوتی تو کہتی:

''میں نے تمہاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔''

معتمد مسکراتے ہوئے کہتا: یہاں تک کہ مٹی کے ایام بھی نہیں؟...... اس پر وہ شرم سے پانی پانی ہو جاتی۔

---

① آل عمران: 147/3۔

یہ نسوانی فطرت ہے...... الاماشاء اللہ...... وہ بھول جاتی ہیں کہ ان کی کیا کیا نازبرداریاں ہوئی تھیں۔ خصوصاً اس وقت جب شوہر سے کوئی کوتاہی یا بھول ہو جائے۔ حدیث نبوی میں آیا ہے:

''اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو کہ میں نے تم میں سے اکثر کو جہنم میں دیکھا ہے۔''

عورتوں نے دریافت کیا: وہ کس لیے اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم لعنت کرنے میں جلد باز ہو، طعن کرنے میں پیش پیش رہتی ہو اور اپنے مہربان ساتھی کی ناشکری کرتی ہو۔''①

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے جہنم کا مشاہدہ کیا تو اس میں عورتوں کی اکثریت تھی۔ اس لیے کہ وہ اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان فراموش ہوتی ہیں۔ ان کا حال یہ ہے کہ اگر زندگی بھر ان کے ساتھ احسان کیا جائے اور تم سے کوئی بھول ہو جائے تو فوراً کہیں گی: ''میں نے تمہاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔''②

تو جب مرد عورت کی طبیعت سے واقف ہے تو نہ اس پر غصہ ہوتا ہے اور نہ تکلیف محسوس کرتا ہے اور نہ ہی اس کے اعصاب پر اس کا اثر ہوتا ہے، جب عورت اس کی ناشکری کرتی ہے یا دعویٰ کرتی ہے کہ اس نے کبھی اس کی طرف سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی اگرچہ شوہر نے اس کے لیے بہت کچھ کیا ہو۔

''عورت کی کامیابی کی علامت یہ ہے کہ لوگ اس کے لیے دعائیں کریں، اس کا شوہر اس کی تعریف میں رطب اللسان رہے، اس کی پڑوسن اس سے محبت کرے اور اس کی سہیلیاں اس کی عزت کریں۔''

① صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ علی الاقارب، حدیث: 1462، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان، حدیث: 80، صحیح ابن حبان: 5744۔ ② صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب کفران العشیر، حدیث: 29، صحیح مسلم، کتاب العیدین، باب صلاۃ العیدین، حدیث: 884، سنن النسائی: 1493، مسند احمد: 1/298۔

کریں

"میری رحمت میرے غضب سے زیادہ وسیع ہے"[1]

## روح جسم سے زیادہ توجہ کی مستحق ہے

آ گئی صبحِ بہاراں دیکھ اتراتی ہوئی
حسن کی دولت پہ اپنی ناز فرماتی ہوئی

جناب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ ان کے لیے آٹھ درہم کا لباس خرید کر لائے۔ جب وہ آدمی اسے خرید کر لایا تو خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا اور فرمایا: "کتنا نرم اور ملائم ہے یہ!" یہ سنتے ہی اس آدمی کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرانے کا سبب پوچھا۔ اس آدمی نے جواب دیا: "اے امیر المومنین! خلیفہ بننے سے قبل کی بات ہے کہ آپ نے مجھے ایک ہزار درہم میں ایک لبادہ خرید کر لانے کا حکم دیا۔ جب آپ نے اس پہ ہاتھ پھیرا تو فرمایا تھا: "کتنا کھردرا ہے یہ! اور آج آٹھ درہم کے لباس کو آپ نرم اور ملائم کہہ رہے ہیں!" خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"میں نہیں سمجھتا کہ جو آدمی ایک ہزار درہم کا لباس خریدتا ہے وہ اللہ سے ڈرتا ہے۔" پھر آپ نے فرمایا: "اے فلاں! میرا نفس بلند منصب کا خواہاں تھا۔ جب اس نے کوئی منصب پایا اس سے زیادہ بلند منصب کی خواہش کرنے لگا۔ جب اس کو امارت ملی تو خلافت کی تمنا کرنے لگا۔ یہاں تک کہ اس نے خلافت بھی حاصل کر لی۔ اب میری روح اس کی خواہش مند ہے کہ اس سے بڑی چیز حاصل کرے

---

[1] صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی قول اللہ تعالی (وھو الذی یبدء الخلق...، حدیث: 3194، صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی سعۃ رحمۃ اللہ تعالی، حدیث: 2751، سنن الترمذی: 2543۔ "بلفظ ان رحمتی غلبت (تغلب) غضبی"۔

اور وہ جنت ہی ہو سکتی ہے۔''

''لوگوں کے متعلق فیصلے سنانا ہمارا کام نہیں ہے اور ان کو سزائیں دینے کی فکر میں غلطاں رہنا ہماری ذمہ داریوں میں شامل نہیں۔''

کرنیں

''کرنیں: تم اللہ کے دین کی حفاظت کرو وہ تمہاری حفاظت کرے گا''

وقت ضائع نہ کرو

## ماضی اور مستقبل کے مقابلہ میں حال پر نظر رکھو

خیمہ زن ہیں ظلمتیں تو ظلمتوں کا خوف کیا
آ رہی ہے صبحِ تاباں بھی لیے تیغ و علم

اپنے گالوں پر طمانچے مارنے، اپنا گریبان چاک کرنے سے کیا حاصل، اگر ماضی میں کچھ کھو گیا یا کوئی مصیبت کا پہاڑ ٹوٹا؟ وہ خلش کیا ہے جس نے تمہارے احساسات اور خیالات کو بری طرح متاثر کر رکھا ہے۔ وہ حادثہ جو ماضی میں گزرا جو تمہارے رنج والم میں اضافہ کا باعث ہے اور تمہارے دل میں غم کی آگ کو مسلسل بھڑکا رہا ہے؟

اگر یہ ممکن ہوتا کہ ہم ماضی میں لوٹ جاتے اور ان واقعات کو جنہیں ہم پسند نہیں کرتے، بدل سکتے اور ہم اس کو اس طریقہ پر گزار سکتے جو ہم کو پسند ہے، تب تو ہمارے لیے ماضی میں لوٹ جانا لازم ہوتا۔ ہم سب کے سب نہایت تیزی کے ساتھ ماضی کی طرف پلٹتے اور ان تمام واقعات کو جن پر ہمیں ندامت ہے مٹا ڈالتے اور وہ کام جو ہماری خوش بختی کے لیے ضروری ہیں، ان میں خوب اضافہ کر لیتے۔ لیکن ہم جانتے ہیں یہ ناممکنات میں سے ہے۔ اس لیے ہمارے لیے یہی بہتر اور مناسب ہے کہ ہم اپنی تمام تر کوششیں اس امر پر مرکوز کر دیں کہ کس طرح ہم اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں، اس لیے کہ تلافی مافات کا یہی واحد راستہ ہے۔

اور یہ وہی اہم نکتہ ہے جس کی طرف قرآن پاک میں جنگِ احد کے بعد متوجہ کرایا گیا ہے جب لوگ اپنے مقتولوں پر آنسو بہا رہے تھے اور میدان جنگ میں پیچھے ہٹنے پر نادم تھے:

﴿قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ

اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ﴾

"ان سے کہہ دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن لوگوں کی موت لکھی ہوئی تھی، وہ خود اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل آتے۔"[1]

"یقین کرو خوش بختی ایک گلاب کے پودے کی طرح ہے جو اب تک نہیں کھلا ہے لیکن وہ کھلے گا ضرور۔"

کرنیں

''جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی''۔①

## مصائب درحقیقت نعمتوں کے خزائن ہیں

مہکے گا چمن پھر خوشیوں کا، مرغانِ چمن پھر گائیں گے
ہے آج اگر یاں باد خزاں، کل بادِ بہاراں آئے گی

سیدہ ام العلاء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں:

''رسول اکرم ﷺ نے میری عیادت فرمائی جب میں بیمار تھی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے ام العلاء! تمہارے لیے خوش خبری ہے اس لیے کہ جب ایک مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے خطاؤں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی سے کھوٹ دور کر دیتی ہے۔''②

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم امراض کے جراثیم کو اپنے جسم میں پالے رکھیں اور دوا اور علاج کو ترک کر دیں کہ مرض گناہوں اور خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔ بلکہ بندے پر واجب ہے کہ دوا لے اور شفا کے لیے دعا کرے۔ امراض پر صبر کرنا اور اس کی تکلیفوں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اجر کی امید رکھنا اس کے علاوہ ہے۔ ہمیں امراض کو اپنے نامہ اعمال میں نیکیوں کے ذخیرے کا ذریعہ سمجھنا چاہیے۔ یہی وہ درس ہے جو اس مومنہ صالحہ نے ہمیں دیا ہے۔

اسی طرح ایک مومنہ کو اپنے کسی عزیز، شوہر یا اولاد کی موت کا صدمہ بھی صبر سے برداشت کرنا چاہیے جیسا کہ حدیث میں ہے۔

اللہ جل شانہ اپنے اس مومن بندے کے لیے جنت سے کم ثواب پر رضامند نہیں ہوتے

---

① طٰہٰ: 24/20۔ ② سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب عیادۃ النساء، حدیث: 3092، مسند عبد بن حمید: 1564، المعجم الکبیر للطبرانی: 25/141:340، معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم: 7995، قال الشیخ الالبانی: صحیح۔

جوزمین پر اپنے کسی چہیتے کی جدائی پر صبر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھتا ہے۔ ①

اگر ایک عورت اپنا شوہر کھوتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو اپنے پاس واپس بلا لیا اور وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ اگر عورت کہتی ہے ''ہائے میرا شوہر'' یا ''ہائے میرا بیٹا'' تو خالق و مالک کہتا ہے ''میرا بندہ'' اور میں دوسروں کے مقابلہ میں اس پر زیادہ حق رکھتا ہوں، شوہر عاریتاً دیا گیا ہے، بیٹا بھی عاریتاً دیا گیا ہے اور اسی طرح بھائی اور باپ بھی عاریتاً دیے گئے ہیں اور بیوی بھی عاریتاً دی گئی ہے۔

اہل و عیال و مال و زر اک دن جدا ہو جائیں گے
بے شک جدا ہو جائیں گے، اک دن فنا ہو جائیں گے

''افترا پردازی سے اس طرح بچو جس طرح طاعون سے بچا جاتا ہے۔''

---

① سنن النسائي، كتاب الجنائز، باب ثواب من صبر و احتسب، حديث: 1871، الزهد لابن المبارك 27/2
قال الشيخ الالباني: حسن۔

کرنیں

''جو لوگ رحم کرنے والے ہیں ان پر اللہ جل شانہ کی رحمت ہوتی ہے۔''①

کرو مہربانی تم اہلِ زمین پر خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

صبر مفتاحِ سعادت، غم ہے پیغامِ خوشی
شاد رہ، ہے گردشِ ایام کی عادت یہی

رسول اکرم ﷺ کی ایک حدیث میں ماں کی محبت اپنی اولاد کے لیے کیسی ہوتی ہے؟ اس کی واضح تصویر کشی کی گئی ہے۔ یہ ایک مثال ہے اس محبت اور چاہت کی اور شفقت ومہربانی کی جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک ماں کے دل میں پیدا کی ہے اور اس محبت، توجہ اور عنایت کی جو ماں اپنی اولاد کے لیے اس کی پرورش کرتے وقت ظاہر کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت اور مہربانی جو اپنے بندوں کے ساتھ ہوتی ہے، اس کی ایک زندہ تصویر پیش فرمائی ہے۔

امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

''کچھ خواتین جنگی قیدی کی حیثیت سے گرفتار کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائی گئیں۔ ان میں سے ایک عورت بے چینی سے کسی چیز کی تلاش میں تھی۔ جب اس نے ایک بچہ پایا تو اس نے اس کو سینے سے چمٹا لیا اور اس کو اپنی چھاتی سے دودھ پلانے لگی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تمہارا کیا خیال ہے، کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟''

ہم لوگوں نے عرض کیا: ''نہیں خدا کی قسم ہرگز نہیں۔''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ عورت جس قدر اپنے بیٹے پر مہربان ہے اللہ تعالیٰ اس

① سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الرحمة، حدیث: 1494، سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی رحمة المسلمین، حدیث: 4291، مسند احمد: 2/061، مسند الحمیدی: 206، قال الشیخ الالبانی: صحیح۔

سے کہیں زیادہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔‘‘[1]

یہ ایک عورت تھی جو جنگی قیدی بنا کر لائی گئی تھی۔ یہ اپنے گھریلو معاملات میں بااختیار تھی۔ اپنے قبیلے کے مردوں کی حفاظت میں آزاد تھی۔ شوہر کے گھر میں اس کی حکمرانی تھی۔ لیکن اس گرفتاری کی وجہ سے اب وہ ایک باندی تھی جو محکوم تھی۔ وہ ایسے حالات سے دوچار تھی جس میں انسان سب کچھ فراموش کر جاتا ہے کہ اس کے اردگرد کیا ہو رہا ہے۔ وہ سخت ذہنی تکلیف میں مبتلا تھی لیکن ایسے حالات میں بھی وہ اپنے بچے جگر گوشے اور آنکھوں کے نور کی دیکھ بھال سے لاتعلق نہ ہو سکی۔ وہ اسے ہر جگہ ڈھونڈتی رہی یہاں تک کہ اس نے اس کو پالیا اور والہانہ انداز میں اس کو کلیجے سے لگا لیا اور اپنی چھاتی سے دودھ پلانے لگے۔ یہ عورت کبھی اس کو گوارا نہیں کر سکتی کہ اس کے لخت جگر کو کسی قسم کی کوئی تکلیف پہنچے، خواہ وہ معمولی درجہ کی تکلیف کیوں نہ ہو۔ وہ ہر حالت میں اپنے بچے کی حفاظت کرے گی، اس سے کوئی بحث نہیں کہ وہ تکلیف ادنیٰ درجہ کی ہے۔ وہ اس کی حفاظت کے لیے اپنی جان قربان کر دے گی۔

’’بدزبانی، کلام کرنے والے کے لیے زیادہ مصیبت کا باعث ہے جتنا کہ اس کے لیے جو اس سے زخمی کیا جائے۔‘‘

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الادب، باب رحمة الولد و تقبيله، حديث: 5999، صحيح المسلم، كتاب التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالى، حديث: 2754، مسند البزار: 287، شعب الايمان للبيهقي: 10506۔

کرنیں

"شکر اللہ کے غضب سے حفاظت کا ذریعہ ہے"

# دنیا حسین و جمیل ہے، لیکن ناامید لوگوں کی نظر میں نہیں

اے حبیب کبریا ﷺ! علم و ہدایت کے چراغ
آپ ﷺ کی آمد سے دنیا کا ہوا دل باغ باغ

کیا ہوا اگر موسم سرما نے تمہارے گھر کے دروازوں کو بند کر دیا ہے اور برف کی چٹانوں نے ہر طرف سے تمہارے راستے مسدود کر دیے ہیں۔ آنے والی بہار کی طرف دیکھو اور تازہ ہواؤں میں سانس لینے کے لیے اپنی کھڑکیاں کھول دو۔ دور افق تک نظر دوڑاؤ اور پرندوں کے جھنڈ کو دیکھو جنہوں نے پھر اپنا نغمہ چھیڑ دیا ہے۔ تم دیکھو گی کہ سورج اپنی سنہری شعاعوں کو درختوں کی شاخوں پر پھیلائے ہوئے ہیں اور تمہیں ایک نئی زندگی کا مژدہ سنا رہا ہے اور قلب و روح کو تازگی دے رہا ہے، ایک نئے خواب کی خوبصورت تعبیر لیے ہوئے۔

خوبصورت اشجار کی تلاش میں صحرا کا سفر مت کرو کیونکہ وہاں تمہیں ویرانے اور چٹانوں کے سوا کچھ نہ ملے گا۔ سامنے سیکڑوں اشجار کی طرف دیکھو جو تمہیں سایہ فراہم کرتے ہیں اور میٹھے اور ذائقہ دار پھل پیش کرتے ہیں اور جن کی ٹہنیوں پر پناہ لینے والے پرندے اپنے خوش الحان نغموں سے روح کو سرشار کرتے ہیں۔

گزشتہ ایام کا حساب مت کرو کہ تم نے کتنا نقصان اٹھایا ہے۔ اس لیے کہ جب اوراق حیات ساقط ہو جاتے ہیں تو پھر وہ لوٹائے نہیں جاتے۔ لیکن ہر موسم بہار میں نئی کونپلیں نکلتی ہیں اور نئے پتے وجود میں آتے ہیں۔ دیکھو ان سرسبز پتوں کو جو تمہارے اور آسمان کے درمیان ہیں اور ان سوکھے اوراق کو بھول جاؤ جو زمین پر آگرے اور اب اسی کا حصہ بن چکے ہیں۔

چونکہ گزشتہ کل ضائع ہو چکا ہے اور آج تمہارے سامنے ہے، اس لیے اس سے قبل کہ یہ گزر جائے تم اس کے اوراق کو جمع کر لو اور آنے والے کل کی طرف پیش قدمی کرو۔ کل جو گزر

گیا اس کا ماتم نہ کرو اور آج کا دن افسوس کرنے میں ضائع نہ کرو۔ آنے والا کل بے حد حسین ہے۔ اس میں طلوع ہونے والے روشن سورج کی سنہری کرنوں کا انتظار کرو۔

''دل آزار باتوں کی جراحت سے پیدا ہونے والے امراض کا اندازہ ممکن نہیں۔''

کرنیں

''عورتیں مرد کی نصف ہی بہتر ہیں''[1]

# اچھے دنوں میں رب کا شکر ادا کرو

## بُرے دنوں میں اس کی مدد حاصل ہوگی

مرگ مایوسی ہے، دیکھو یاس پاس آئے نہیں
زندگی جینا اگر ہو آرزو بیدار رکھ

سیدنا یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں شدید پریشانی کے عالم میں تھے۔ ہر طرح کی تاریکیاں حائل تھیں۔ تاریکی اور تہ بہ تہ تاریکی، سمندر کی گہرائی میں انتہا درجے کی تاریکی، مچھلی کے پیٹ کی تاریکی اور رات کی تاریکی۔ ان کا سینہ تنگ، ان کا غم زیادہ اور ان کا کرب عظیم تھا۔ ایسی حالت میں گریہ و زاری کے ساتھ انہوں نے اللہ عزوجل کی طرف رجوع کیا جو غم زدہ کی مدد کرتا ہے اور مصیبت زدہ کی پریشانیاں دور کرتا ہے، جو وسیع رحمت والا اور بندوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اس وقت ان کی زبان مبارک سے جو سنہرے الفاظ جاری ہوئے وہ تو گویا ہیرے اور موتی ہیں۔ انہوں نے ظلمات کے اندر سے اپنے رب کو پکارا:

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾

''نہیں ہے کوئی خدا مگر تو، پاک ہے تیری ذات، بے شک میں نے قصور کیا۔''[2]

دعا فوراً قبول ہوئی اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ﴾

---

① سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب فی الرجل یجد البلة فی منامه، حدیث: 236، سنن الترمذی، کتاب الطهارة، باب فیمن یستیقظ فیری بلا، حدیث: 113، سنن ابن ماجه: 612، مسند احمد: 256/6، سنن الدارمی: 771، قال الشیخ الالبانی: صحیح۔ ② الانبیاء: 87/21۔

''تب ہم نے اس کی دعا قبول کی اور ہم سے اس کو نجات بخشی اور اسی طرح ہم مومنوں کو بچا لیا کرتے ہیں۔''①

اللہ عزوجل نے مچھلی کو وحی فرمایا کہ وہ یونس علیہ السلام کو ایک ویران جگہ پر اگل دے۔ وہ سمندر کے کنارے نہایت کمزور اور بیمار حالت میں اوپر آ گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت اور رحمت آپ کے ساتھ تھی۔ اللہ کے حکم سے ایک پودا اگ آیا جس کے پتے ان پر سائے کیے رہے۔ ان کے جسم میں زندگی کے آثار نمایاں ہوئے اور ان کی صحت لوٹ آئی اور اس طرح جس نے اللہ کی ربوبیت کا اعتراف کیا اللہ تعالیٰ نے بری حالت میں اس کی مدد فرمائی۔

''آپ اپنی قیادت خود نہیں کر سکتیں جب تک اپنی زندگی کی رہنمائی کے لائق نہیں بن جاتیں۔''

---

① الانبیاء: 88/21۔

کرنیں

''جس کے ساتھ بیوی نہیں وہ درحقیقت مسکین ہے''

# دنیا میں سب سے قیمتی مہر والی خاتون

لطافت میں بڑھ جا نسیمِ سحر سے
بلندی میں بڑھ جا ثریا سے زیادہ

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے سے پہلے سیدنا ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے سامنے شادی کی تجویز رکھی اور بہت بڑی رقم مہر میں دینے کی پیش کش کی لیکن ان کی توقع کے برعکس سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نہایت پروقار انداز میں صاف انکار کر دیا:

''میں ایک مشرک سے شادی نہیں کر سکتی، اے ابوطلحہ! تم جن معبودوں کی عبادت کرتے ہو اس کو فلاں خاندان کے غلام تراشتے ہیں، اگر تم اس کو آگ دکھاؤ تو فوراً جل جائیں گے۔''

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو سخت صدمہ ہوا اور وہ اس حال میں لوٹے کہ جو کچھ انہوں نے دیکھا اور سنا تھا اس پر ان کو یقین نہیں آتا تھا۔ لیکن ان کے دل میں جو سچی محبت تھی ان کو پھر دوسرے دن لے آئی۔ انہوں نے اب اس سے بھی زیادہ قیمتی مہر کی پیش کش کی اس امید پر کہ شاید اس سے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا دل پگھل جائے اور وہ شادی کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ لیکن انہوں نے نہایت ادب اور خوش اسلوبی سے کہا: اے ابوطلحہ! تم جیسے آدمی کو کوئی عورت رد نہیں کر سکتی لیکن تم کافر ہو اور میں مسلمان ہوں، میرے لیے تم سے شادی کرنا درست نہیں۔ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں تمہیں پیلے اور سفید (سونے چاندی) سے مالا مال کر دوں گا۔'' انہوں نے کہا: ''مجھے پیلے اور سفید (سونے چاندی) نہیں چاہیے، میں چاہتی ہوں کہ تم اسلام قبول کر لو۔'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اس سلسلے میں کس سے بات کروں؟'' ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: ''تم اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرو۔'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوئے۔ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ جب آپ ﷺ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

''تمہارے پاس ابوطلحہ آئے ہیں اور ان کی آنکھوں میں اسلام کا نور ہے۔''

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے وہ باتیں کہیں جو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہی تھیں اور اسی اسلام لانے کی بنیاد پر ام سلیم رضی اللہ عنہا سے ان کا نکاح کر دیا گیا۔ (ام سلیم رضی اللہ عنہا نے قبولِ اسلام ہی کو مہر قرار دیا)۔ [1]

یہ خاتون نہایت ہی شاندار مثال ہے ان عورتوں کے لیے جو شرافت اور فضیلت چاہتی ہیں۔ ذرا دیکھو ان کی سیرت کس طرح ایمان و یقین اور عظمت و شراف سے آراستہ تھی۔ خدائے بزرگ و برتر کے نزدیک وہ کس قدر اجر و ثواب کی مستحق تھیں۔ وہ اپنے پیچھے کیسی خوبصورت اور معطر قابل تعریف یادیں چھوڑ گئیں اور کیسا عظیم، مبارک اجر وثواب انہوں نے حاصل کیا کیونکہ وہ اپنے رب کے ساتھ، اپنی ذات کے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ مخلص اور سچی تھیں۔ جس دن صادقین کا صدق ان کو نفع پہنچائے گا اس دن ان کے لیے جنت کی بشارت ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ قیام کریں گے اور اس عظیم کامیابی سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گی۔

''اگر تم چاہتی ہو کہ دوسرے تمہارے ساتھ خندہ پیشانی سے ملیں تو تم بھی دوسروں سے مسکراتی ہوئی ملو۔''

---

[1] مسند ابی داود الطیالسی: 2168، مسند البزار: 7310، السنن الکبری للبیهقی: 109/4 بطوله، سنن النسائی، کتاب النکاح، باب التزویج علی الاسلام، حدیث: 3340-3341 مختصرا۔

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے، تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں، اور بیرونِ دریا کچھ نہیں
اقبالؔ

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کر دے
اقبالؔ

دنیا کی سب سے
خوش نصیب عورت

12

انمول جواہرات

﴿وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ﴾

کرنیں

"اور جو مصیبت تم پر آجائے اس پر صبر کر۔"[1]

# کامیابی کی کنجیاں

شقاوت کا اس گھر کی کیا پوچھنا ہے
جہاں ہر خوشی غم کی پیغامبر ہو

- **عزت کی کنجی:** اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت۔
- **رزق کی کنجی:** کثرت سے توبہ و استغفار اور اللہ کا تقویٰ۔
- **جنت کی کنجی:** توحید۔
- **ایمان کی کنجی:** اللہ کی آیات اور اس کی تخلیق پر غور و خوض۔
- **نیکی کی کنجی:** صدق۔
- **دل کی زندگی اور اس کی کنجی:** قرآن پاک پر تدبر، نالۂ نیم شبی اور گناہوں سے اجتناب۔
- **علم کی کنجی:** حسن طلب اور توجہ۔
- **کامیابی اور کامرانی کی کنجی:** صبر۔
- **فلاح دارین کی کنجی:** تقویٰ۔
- **نعمتوں میں زیادتی کی کنجی:** شکر۔
- **ترجیح آخرت کی کنجی:** دنیا سے بے رغبتی اور زہد۔
- **قبولیت کی کنجی:** دعا

"ایک انسان کی مسکراہٹ سورج کی شعاعوں کی طرح ہے۔"

---

[1] لقمان: 17/31۔

کرنیں

﴿وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً﴾

''اے اللہ! ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا فرما۔''[1]

## دشواریوں کے بعد ہی کامیابی کی لذتیں ہیں

فکر و غم سے دل کو رکھ آزاد کہ ہر چیز یاں
مثلِ سایہ بے قرار و بے ثبات و بے دوام

ایک دلہن ہنی مون منانے کے بعد گھر لوٹ کر اپنی ماں کو لکھتی ہے:

''پیاری امی! آج میں اپنے گھر لوٹ کر آگئی، اپنے چھوٹے سے آشیانے میں جسے میرے شوہر نے میرے لیے بنایا ہے، ہنی مون منانے کے بعد..... کاش آپ میرے پاس ہوتیں اور آپ کو میں اپنے شوہر کے ساتھ بسر کی ہوئی نئی زندگی کے بارے میں سب کچھ بتاتی۔

وہ بہت ہی اچھے انسان ہیں، وہ مجھے ٹوٹ کر چاہتے ہیں اور میں ان سے محبت کرتی ہوں اور ان کو خوش کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ مجھے آپ کی ساری نصیحتیں یاد ہیں اور میں ان پر عمل پیرا ہوں۔ مجھے آپ کے تمام الفاظ یاد ہیں، مجھے وہ ساری باتیں حرف بحرف اب تک یاد ہیں جو آپ نے میرے کان میں شیر خوارگی کے زمانے سے لے کر شادی کی رات تک کہی تھیں۔ میں زندگی کو ان بصیرت افروز باتوں کی روشنی میں دیکھتی ہوں جو میں نے آپ سے سنی ہیں۔ میرے سامنے اس کے سوا اور کوئی نصب العین نہیں کہ میں اپنے شوہر کے ساتھ اسی طرح پیش آؤں جیسا کہ آپ ابی جان کے ساتھ اور ہم لوگوں کے پاس پیش آتی تھیں، جب ہم بچے تھے۔ آپ نے ہمیں اپنی تمام تر محبت اور توجہ عطا فرمائی اور آپ ہی نے ہمیں زندگی کا مفہوم بتایا اور زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھایا۔ آپ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ہمارے دلوں میں محبت کی تخم ریزی فرمائی۔

---

[1] آل عمران: 3/8.

میں گھر کے دروازے میں کنجی گھمانے کی آواز سن رہی ہوں۔ لگتا ہے یقینی طور پر میرے سرتاج تشریف لا رہے ہیں۔ دیکھئے وہ اب قریب آ گئے اور میرا خط پڑھنا چاہتے ہیں۔ وہ جاننا چاہتے ہیں کہ میں نے اپنی پیاری امی کو کیا لکھا ہے۔ وہ ان خوش گوار مبارک لمحات میں شریک ہونا چاہتے ہیں جو میں نے آپ کے ساتھ اپنی روح اور فکر کے ساتھ گزارے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ میں قلم ان کے حوالہ کر دوں اور خط میں تھوڑی جگہ ان کے لیے چھوڑ دوں تا کہ وہ اس پر خود بھی کچھ لکھ سکیں۔ میرا پیار بھرا سلام آپ کے لیے، ابی کے لیے اور بہن بھائیوں کے لیے۔"

"مسکراہٹ سے کچھ دینا نہیں پڑتا، لیکن یہ ہمیں بہت کچھ دیتی ہے۔"

کرنیں

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾

''اے رب! ہماری طرف سے (نیکیاں) قبول فرما لیجیے، بے شک
آپ سننے والے اور جاننے والے ہیں''[1]

## پریشانیوں سے جسم اور ذہن دونوں عذاب جھیلتے ہیں

زندگی رنج و غم سے عبارت سہی
سب کا بطلان ہے اک تبسم ترا

پریشانی کی سب سے بری شکل یہ ہے کہ ہمارا ذہن کسی مرکز پر مرکوز نہ ہو سکے۔ جب ہم پریشان ہوتے ہیں تو ہمارا ذہن منتشر ہو جاتا ہے۔ جب ہم اپنے آپ کو ان بدترین حالات کا سامنا کرنے کے لیے تیار کرتے ہیں، دماغ پر زور دیتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو ایسی حالت میں نہیں پاتے ہیں کہ ہم اس خاص مسئلہ پر اپنا ذہن مرکوز کر سکیں۔

ایسا ممکن کہ ہم کسی اہم کام کو انجام بھی دیں اور پریشان بھی ہوں۔ بیک وقت دونوں ممکن نہیں۔ دونوں میں سے کسی ایک کو فکر و خیال کی دنیا سے نکال باہر کرنا ضروری ہے۔

جب تم فی الحال کسی پریشانی سے دوچار ہو تو ماضی کی کسی بدترین صورت حال اور مصیبت کو یاد کرو۔ اب تم اس پریشانی کو ایک جہت کے بجائے دو جہتوں سے اپنی گرفت میں لو گی۔ ماضی کی مصیبت بڑی تھی لیکن تم نے اس پر قابو پا لیا اس لیے تم موجودہ پریشانیوں پر بھی قابو پا لو گی جو ماضی کے مقابلہ میں کم تر درجے کی پریشانی ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ ماضی کے المیہ پر تم نے کامیابی کے ساتھ قابو پا لیا جو بدترین المیہ تھا تو پھر موجودہ المیہ پر کیوں قابو نہیں پا سکتیں؟ تم نے ماضی میں ایک بڑی پریشانی کا مقابلہ مردانہ وار کیا تھا تو پھر موجودہ پریشانی کا مقابلہ کیوں نہیں کر سکتیں جب کہ یہ اس سے کہیں زیادہ ہلکی پریشانی ہے؟

---

[1] البقرۃ:2/127.

مصیبتوں کا احساس اس وقت اور زیادہ حاوی ہوتا ہے جب تم کسی کام میں مشغول نہ رہو، یا کسی کام سے فارغ ہوکر یونہی بیٹھی رہو۔ فارغ اوقات میں خیالات کا ہجوم ہونا لازمی ہے اور اس وقت طرح طرح کے اندیشہ ہائے دور دراز ذہن میں آتے ہیں اور پریشان کرتے ہیں۔ اس کا علاج صرف یہی ہے کہ تم خود کو مفید کاموں میں مشغول کردو۔

''فضول چیزیں عقلمند انسانوں کو بھی دیوانگی کی حد تک پہنچا دیتی ہیں۔''

کرنیں

''زندگی منٹوں اور سیکنڈوں کا مجموعہ ہی تو ہے''

## پسندیدہ کام اور محبوب مشغلوں میں خوشیوں کا راز پوشیدہ ہے

صبر، خوش انجام کا دامن نہ چھوٹے دیکھنا
صبر تو بس صاحبِ حسب و نسب کی شان ہے

ایک عبقری انسان خواہ اس کا تعلق کسی بھی شعبے سے ہو، بلا ارادہ اور بلا مزاحمت اس شعبہ سے وابستہ ہوتا ہے اور اپنے لیے اس میں بہت ہی زیادہ کشش محسوس کرتا ہے جس کے لیے اللہ رب العزت نے اس کو تخلیق فرمایا ہے اور جس شعبۂ حیات میں اس کے اندر ایجاد اور اختراع کی بے پناہ صلاحیت موجود ہے خواہ اس شخص کو اس شعبۂ حیات میں اپنی کم مائیگی کا احساس ہی کیوں نہ ہو، وہ لامحالہ اسی شعبہ سے وابستہ رہتا ہے اور خوش دلی، لذت اور سرور کے ساتھ کام کرتا ہے۔ اس سے کوئی بحث نہیں کہ اس کو اس راہ میں کیا کیا دشواریاں پیش آتی ہیں اور کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس کام سے اس کو کیا یافت ہوتی ہے اور کس حد تک اس کی یہ خواہشات اور تمنائیں پوری ہوتی ہیں کہ وہ ایسے کام کرے جو اس کے لیے زیادہ نفع بخش ہوں۔ اس سے قطع نظر کہ وہ اپنی غربت و افلاس سے کس قدر شاکی ہے جس کا سبب اس کی موجودہ مصروفیت ہے۔ ان سب کے باوجود وہ اس مشغلے سے خوش اور مطمئن ہے کیونکہ اس کام سے اس کے اندر سے وہ چیز برآمد ہو رہی ہے جو سراپا خیر ہے۔

''مرد کو اس ''کلمہ خیر'' سے خوشی ملتی ہے جو ایک عورت کے ہونٹوں پر جاری ہوتا ہے۔''

﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴾

کرنیں

''جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی شفا دیتا ہے''[1]

# اصل قوت انسان کے قلب میں ہے نہ کہ جسم میں

میں نے کیا زمانے سے ہر حال میں نباہ
جو غم دیا تو صبر کیا، دی خوشی تو شکر

یہ قصہ ہے ایک عیسائی خاتون کا جس نے اپنی زندگی میں فقر و فاقہ اور بیماری کے سوا کسی دوسری چیز کا تجربہ نہیں کیا تھا۔ اس کا شوہر شادی کے چند دنوں بعد ہی انتقال کر گیا۔ اس نے دوسری شادی کی تو وہ آدمی بھی ایک دوسری عورت کے ساتھ بھاگ گیا جو بعد میں ایک گھٹیا مقام پر مردہ پایا گیا۔ اس کے پاس ایک بیٹا تھا جسے فاقہ اور مرض کی وجہ سے اس نے خود سے جدا کرنا گوارا کر لیا جب کہ اس کی عمر صرف چار سال تھی۔ اس زندگی میں ایک اہم موڑ اس وقت آیا جب وہ شہر کی ایک سڑک سے گزر رہی تھی اور اس کا پاؤں برفیلی زمین کے فرش پر پھسل گیا۔ وہ ایک طویل وقت تک بے ہوشی کے عالم میں پڑی رہی۔ اس پھسلن کی وجہ سے اس کی ریڑھ کی ہڈی بری طرح متاثر ہوئی تھی اور ڈاکٹروں کا اندازہ تھا کہ وہ جلد ہی مر جائے گی یا اس کا جسم ہمیشہ کے لیے مفلوج ہو جائے گا۔ جب وہ ہسپتال میں ایک بستر پر لیٹی تھی اس نے کتاب مقدس کی ورق گردانی شروع کی۔ اس کو ان آیات ربانی سے بڑی تقویت ملی...... جیسا کہ اس نے خود ہی بیان کیا ہے۔ اس نے متی کی روایت کردہ انجیل مقدس کے یہ الفاظ پڑھے: ''جب کوئی مفلوج اس کے سامنے...... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے...... پیش کیا جاتا جو اپنے بستر پر پڑا ہوتا تو آپ مفلوج سے کہتے: ''اٹھو اور اپنا بستر سنبھالو اور گھر کی راہ لو'' تو وہ (اللہ کے حکم سے) اٹھ کھڑا ہوتا اور اپنے گھر چلا جاتا۔

---

[1] الشعراء 80/26:.

اس عبارت نے اس کے اندر قوت ایمانی اور طاقت روحانی بڑھا دی اور وہ اپنے بستر سے اٹھ کھڑی ہوئی اور کمرے میں ٹہلنے لگی۔ اس تجربے نے اس مفلوج خاتون کو اس قابل بنا دیا کہ وہ خود اپنا علاج کرنے لگی اور دوسروں کو عافیت پہنچانے لگی۔

مشہور ماہر نفسیات ڈیل کارنیگی اس انوکھے تجربے پر جو مسز میری بیکر ایڈی کو پیش آیا تھا تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں: مسز ایڈی اپنے اس نئے مذہب کی مبلغ بن گئی جو اس کا پہلا مذہب تھا جسے اس نے دریافت کیا تھا۔''

اورتم نے اے مومنہ! ہاں تم نے اپنے دین کے لیے کیا کیا ہے؟

''نیک عورت، سب سے مضبوط قلعہ ہے۔''

کرنیں

''قناعت ایک بیش قیمت دولت ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی''

# ایک عظیم عورت مصائب کے جہنم کو جنت میں بدل دیتی ہے

تفضّل، افضل اخلاق انساں ہے
تحمّل، صبر میں محبوب یزداں ہے

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کیا ہی خوبصورت مثال قائم کی ہے، اپنے بچے کی موت پر صبر کی ایک اعلیٰ ترین مثال، جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کے لیے بھلائی مقدر فرما دی۔

اس واقعہ کے راوی سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سخت بیمار تھے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے۔ اس دوران میں بچے کا انتقال ہوگیا۔ جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ لوٹ کر آئے تو دریافت فرمایا: ''میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟'' بچے کی ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ''پہلے سے زیادہ پرسکون ہے۔'' پھر انہوں نے شوہر کے سامنے رات کا کھانا پیش کیا۔ انہوں نے کھانا کھایا اور بیوی کے پاس سوئے۔ جب فارغ ہوئے تو بیوی نے کہا کہ اب بچے کو دفن کر دو۔ صبح ہوئی تو سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''کیا تم رات بیوی کے پاس گئے تھے؟'' انہوں نے فرمایا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

''اے اللہ! ان دونوں کو برکت سے نواز۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے وہ ایک بیٹے کی ماں بنیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ اور ساتھ ہی کچھ کھجوریں

بھی دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''اس کے ساتھ کچھ لائے ہو؟'' میں نے کہا: ہاں کھجور ہے، رسول اللہ ﷺ نے اسے لیا اور اپنے منہ میں ڈال کر چبایا اور پھر اسے اپنے منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں ڈال دیا اور اس کے تالو سے لگایا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔[1]

''کوئی چیز عورت کے لیے عفت وعصمت سے زیادہ قدر وقیمت نہیں رکھتی۔''

---

① صحیح البخاری، کتاب العقیقۃ، باب تسمیۃ المولود غداۃ یولد، حدیث: 5479، صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تحنیک المولود عند ولادتہ، حدیث: 2144، مسند احمد: 106/3، مسند عبد بن حمید: 1240۔

کرنیں

''رات کی تاریکی میں صبح صادق کی خوشخبری پوشیدہ ہے''

# صبر اختیار کرو، کامیابی تمہارا قدم چومے گی

تلخ و شیریں پر زمانے کے سدا صابر رہو
اختیار صبر ہے رشد و ہدایت کی دلیل

بیان کیا جاتا ہے کہ سیدہ ام ربیع بنت البراء رضی اللہ عنہا، جو ام حارثہ کے نام سے معروف ہیں، جب بدر میں ان کے بیٹے سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں تاکہ اپنے بیٹے کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کچھ سن سکیں جو ان کے سینے کو ٹھنڈک پہنچائے۔ انہوں نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول!...... کیا آپ مجھے حارثہ کے بارے میں نہیں بتائیں گے؟ اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس کو صبر وسکون سے برداشت کرلوں گی اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو میں اس پر خوب روؤں گی۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے ام حارثہ! جنت میں بہت سے باغات ہیں اور تمہارا بیٹا جنت الفردوس اعلیٰ میں ہے۔''①

بیٹے کی موت ایک صدمہ جانکاہ ہے جو انسان کے دل کو ریزہ ریزہ اور جگر کو پارہ پارہ کردیتا ہے۔ لیکن یہ خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتی ہیں کہ اگر ان کا بیٹا جنت میں ہے تو وہ ان شاء اللہ جلد ہی ان سے ملیں گے۔ انہوں نے بیٹے کی جدائی پر صبر کیا اور جنت میں اپنے درجہ کو بلند کرلیا۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو جی بھر کے آنسو بہالیں گی جس طرح کوئی اپنے

① صحیح البخاری، کتاب الجهاد، باب من اتاه سهم غرب فقتله، حدیث: 2809، سنن الترمذی: 3174، مسند احمد: 210/3، مسند ابی یعلی: 3500۔

کسی چہیتے کی موت پر روتا ہے جو ہمیشہ کے لیے ان سے جدا ہو جاتا ہے۔ یہ وہ بات ہے جس پر وہ قدرت رکھتی ہے اور استطاعت بھی۔ مگر وہ ایک مہربان اور محبت کرنے والی ماں ہے جس نے اپنا بیٹا کھویا ہے۔ وہ صبر کرے گی اور اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھے گی۔

''اگر ایک خوبصورت عورت گوہر آبدار ہے تو ایک نیک عورت گنج ہائے گراں مایہ۔''

کرنیں

''عورت سورج کی روشنی ہے لیکن وہ غائب نہیں ہوتی''

## مصیبتوں سے اللہ کے سوا کوئی نجات دلانے والا نہیں

زندگی ہو تلخ تو کیا تم تو شیریں ہو رہو
غصہ وغم میں ہیں سارے، تم تو راضی ہو رہو

جب غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں، پریشانیوں کے بادل ہر طرف چھا جائیں، مصیبتیں اپنی حدوں سے بڑھ جائیں، راستے مسدود ہو جائیں اور کہیں سے کوئی امید کی کرن نظر نہ آئے تو انسان اس وقت صرف اللہ واحد کو پکارتا ہے اور اس وقت اس کی زبان پر بے ساختہ ''یا اللہ یا اللہ'' کے الفاظ جاری ہو جاتے ہیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ ①

یہ وہ کلمات ہیں جن کے ذریعے سے اللہ رب العزت بندوں کے غم کو دور کر دیتے ہیں، ان کے کرب کو ختم کر دیتے ہیں اور تنگی اور پریشانی کو زائل کر دیتے ہیں۔

﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

''تب ہم نے اس کی دعا قبول کی اور غم سے اس کو نجات بخشی اور اسی طرح ہم مومنوں کو بچا لیا کرتے ہیں۔'' ②

﴿وَ مَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ

① صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الکرب، حدیث: 6346، صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب دعاء الکرب، حدیث: 2730، سنن الترمذی: 3435، سنن ابن ماجہ: 3883، السنن الکبری للنسائی: 7627۔ ② الانبیاء: 21/88۔

تَجْئَرُوْنَ﴾

''تم کو جو نعمت بھی حاصل ہے اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ پھر جب کوئی سخت وقت تم پر آتا ہے تو تم لوگ اپنی فریادیں لے کر اسی کی طرف دوڑتے ہو۔''[1]

جب مریض کا مرض بڑھتا جائے، جب اس کا جسم کمزور ہوتا چلا جائے، جب اس کا رنگ پیلا پڑتا جائے اور کوئی چارۂ کار نظر نہ آئے، تمام ذرائع بے اثر ہو جائیں اور اطباء اپنے آپ کو بے بس اور مجبور محسوس کرنے لگیں، دوائیں کام کرنا چھوڑ دیں اور سانس کی آمد و رفت رکنے لگے، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں اور دل کی دھڑکن رکتی محسوس ہو، اس وقت مریض اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور علیل، رب جلیل کی طرف توجہ کرتا ہے اور پکارتا ہے ''یا اللہ یا اللہ'' اس وقت اس کا مرض ختم ہو جاتا ہے اور شفاء ملتی ہے اور دعا سن لی جاتی ہے۔

﴿وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ﴾

''اور یہی (ہوشمندی اور حکم و علم کی نعمت) ہم نے ایوب علیہ السلام کو دی تھی۔ یاد کرو جب کہ اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے بیماری لگ گئی ہے اور ارحم الراحمین ہے۔ ہم نے اس کی دعا قبول کی اور جو تکلیف اسے تھی اس کو دور کر دیا اور صرف اس کے اہل و عیال ہی نہیں دیے بلکہ ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی دیے، اپنی خاص رحمت کے طور پر اور اس لیے کہ یہ ایک سبق ہو عبادت گزاروں کے لیے۔''[2]

''بہترین چیز جو ایک مرد کو عطا ہوئی ہیں وہ وفا شعار عورت ہے۔''

---

① النحل:16/53۔ ② الانبیاء:21/83-84۔

کرنیں

''ذرا سنبھال کے رکھنا کہ نازک آبگینہ ہے''①

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ﴾

''بے کس کی پکار کو جبکہ وہ پکارے کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے۔''②

## وہی ہے جو ایک بے قرار کی دعا سنتا ہے جب وہ پکارے③

ہار مت ہمت، اگر ہو غم سے تیرا سامنا
انتہائے غم میں بھی امید کا دامن نہ چھوڑ

خالقِ کائنات عزت و جلال والا ہے، اس سے جو امیدیں باندھتا ہے اسے وہ مفلوک الحال نہیں چھوڑ دیتا، اس کی دعاؤں کو رائیگاں نہیں ہونے دیتا۔ انسان کی حاجت کے بقدر یا پھر کس قدر وہ اس کا مطیع ہے اور کس قدر اس کی طرف پلٹنے والا ہے وہ اس کی دعاؤں کو سنتا ہے اور مصیبتوں سے نکلنے کا راستہ ہموار کرتا ہے۔ وہ ذات باری تعالیٰ تو غیر مسلموں کی دعائیں بھی سنتا ہے اور ان کی بھی ضرورتیں پوری کر دیتا ہے جب وہ بے قرار ہوتے ہیں اور عاجزی کے ساتھ اس کی طرف پلٹتے ہیں، اس کی رحمت پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس کے کرم سے امید لگاتے ہیں، تو اس وقت ان کی دعاؤں کو سنتا ہے اور اپنے کرم سے ان کی پریشانیوں کو دور کرتا ہے، ممکن ہے وہ ایمان لے آئیں۔ لیکن اکثر انسان اس کے فضل و کرم کو بھول جاتے ہیں اور اس کی بھلائی کو فراموش کر دیتے ہیں اور اس کے احسان کی ناشکری کرتے ہیں۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ﴾

① مسند الحمیدی: 1243 بهذا اللفظ، صحیح البخاری، کتاب الادب، باب ما جاء فی قول الرجل ویلک، حدیث: 6161، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی رحمة النبی ﷺ، حدیث: 2323۔ ② النمل: 62/27.
③ النمل: 62/27.

''جب یہ لوگ کشتی پر سوار ہوتے ہیں تو اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس سے دعا مانگتے ہیں، پھر جب وہ انہیں بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو یکا یک یہ شرک کرنے لگتے ہیں۔''①

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کو یاد دلا رہا ہے کہ وہی ہے جو ایک پریشان حال کی دعائیں سنتا ہے اور اس کی پریشانیاں دور کرتا ہے اور یہی بات اس کے معبود حقیقی ہونے کا بین ثبوت ہے، اس کی وحدانیت پر ایک روشن دلیل ہے۔ لیکن بہت کم لوگ اس سے نصیحت حاصل کرتے ہیں:

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾

''کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جبکہ وہ اسے پکارے اور کون اس کی تکلیف رفع کرتا ہے؟ اور (کون ہے جو) تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی (یہ کام کرنے والا) ہے؟ تم لوگ کم ہی سوچتے ہو۔''②

''عورت ایک نازک ظرف کی طرح ہے، جلد ٹوٹ جانے والی چیز، اس لیے اس کا گھر میں قرار پکڑے رہنا ہی بہتر ہے۔''

---

① العنکبوت:29/65۔ ② النمل:27/62۔

''ضرر رسانی شکست کی علامت ہے''

کرنیں ﴿فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخَلُ وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ﴾

''تم میں سے بعض بخیلی کرنے لگتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے وہ تو دراصل اپنی جان سے بخیلی کرتا ہے۔''

## جو بخل کرتا ہے وہ اپنے ہی حق میں بخل کرتا ہے ①

ظلمتوں کی یورشیں ہوں یا کہ ہو غم کا نزول
گردِ غم سے پاک رکھ چہرہ، نہ کر دل کو ملول

یہ مشہور واقعہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی بہن ام البنین کا ہے۔ ان کی سخاوت اور دریا دلی اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ وہ خواتین کو اپنے گھر مدعو کرتیں اور ان کو قیمتی لباس تحفے میں دیتیں اور اس کے ساتھ ہی کچھ دینار بھی دیتیں اور ان سے عرض کرتیں:

''ملبوسات آپ کے لیے ہیں اور دینار اپنے فقراء کے درمیان تقسیم کر دیجیے۔''②

اس طریقے سے وہ ان عورتوں کی تربیت فرماتی تھیں اور انہیں جود وسخا کا عادی بناتی تھیں۔ اور ان کے بارے میں یہ روایت ملتی ہے کہ وہ کہا کرتی تھیں:

''بخیلوں پر افسوس، بخدا ان کے پاس ایک جوڑا کپڑا ہو تو وہ بھی نہ پہنیں اور ایک ہی راستہ ہو تو وہ اس پر بھی نہ چلیں۔''③

جود وکرم سے متعلق ان کا یہ قول روایتوں میں آتا ہے:

''ہر قوم کو کوئی خاص چیز مرغوب ہوتی ہے۔ میری رغبت بخشش وعطا میں ہے۔ صلہ رحمی اور لوگوں کے ساتھ بھلائی مجھے بھوک کی حالت میں عمدہ کھانے سے اور شدید پیاس کے عالم

① محمد: 38/47۔ ② صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی: 431/2۔ ③ الزھد لاحمد: 2158، المجالسۃ وجواھر العلم للدینوری: 2453، البخلاء للخطیب: 96۔

میں ٹھنڈے پانی سے زیادہ مرغوب ہے۔'' ①

انفاق فی سبیل اللہ، مال کو صحیح جگہ پر خرچ کرنے اور نیک کاموں میں حصہ لینے میں ان کی رغبت اس حد کو پہنچی ہوئی تھی ...... اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے ...... کہ وہ کہا کرتی تھیں:

''میں نے کبھی کسی پر کسی چیز کے معاملے میں رشک وحسد نہیں کیا سوائے اس بات پر کہ کوئی نیک کام کرنے میں پیش پیش ہو تو میرے دل میں یہ خواہش ہوئی کہ میں بھی اس کام میں شریک ہو جاتی۔'' ②

یہ ہیں ام البنین رحمہا اللہ اور یہ ہیں ان کے اقوال اور افعال۔ کہاں ہیں اب ام البنین جیسی خواتین؟!

''حقیقی مسرت، انانیت کے خاتمہ میں ہے۔''

---

① صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی: 431/2۔

② صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی: 431/2۔

# دنیا کی سب سے
# خوش نصیب عورت

13

لعل و گہر

کریں ﴿اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

''صبر کرنے والوں کوتو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا''[1]

## تم ایک مومنہ ہو، تم شرقی ہو نہ غربی

دل کو اپنے شادماں امیدِ فردا سے تو رکھ
کون جانے آج کا غم لائے کل خوشیاں ہزار

ایک جرمن مسلمان عورت کی نصیحت بھری باتیں ہیں:

مغرب کے فلسفے اور فیشن سے دھوکا مت کھاؤ۔ یہ سب شاطرانہ چالیں ہیں جو دھیرے دھیرے ہمیں اپنے دین سے ہٹانے اور ہماری دولت پر قبضہ کرنے کے لیے ہیں۔

اسلام اور اس کا خاندانی نظام ہی ایسا ہے جو صنف نازک کے لیے نہایت موزوں ہے کیونکہ عورت اپنی فطرت کے لحاظ سے گھر میں پروقار انداز سے رہنے ہی کے لیے ہے۔شاید تم یہ سوال کرو کس لیے؟

اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مرد کو عورتوں کے مقابلہ میں جسمانی قوت، عقل اور طاقت کے لحاظ سے قوی بنایا ہے اور عورت کو نہایت نازک، حساس اور جذباتی بنایا ہے۔عورتوں کو ایسی جسمانی قوت حاصل نہیں جو مردوں کے پاس ہے۔ ایک حد تک عورت مرد کے مقابلہ میں متلون مزاج کی حامل ہے۔ اس لیے اس کا صحیح مقام گھر ہی ہے۔شوہر اور بچوں سے محبت کرنے والی عورت بلاوجہ گھر کو نہیں چھوڑتی اور نہ غیر مردوں کے ساتھ آزادانہ اختلاط کرتی ہے۔ ننانوے فی صدی مغربی عورتیں زوال کی اس پستی تک پہنچ چکی ہیں کہ انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا ہے اور ان کے دلوں میں خوف خدا نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

مغرب میں عورتوں کا بڑے پیمانہ پر معاش کے لیے باہر نکلنے کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ

---

[1] الزمر: 10/39.

مردوں نے اب عورتوں کا کردار ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اب مرد گھر میں رہ کر برتنوں کی صفائی، بچوں کی دیکھ بھال اور شراب نوشی کرتے ہیں۔ میں جانتی ہوں کہ اسلام نے مردوں کو گھر میں اپنی بیوی کے ساتھ گھریلو کام کاج میں تعاون کرنے سے منع نہیں کیا ہے بلکہ اس کی ہمت افزائی کی ہے لیکن اس حد تک نہیں کہ وہ دونوں اپنا اپنا کردار ہی فراموش کر دیں اور دونوں کی قلب ماہیت ہی ہو جائے۔

''تم خود کو خوبصورت بناؤ پھر پوری کائنات خوبصورت نظر آئے گی۔''

﴿وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى﴾

کرنیں

''اور ہم تمہیں آسان طریقے کی سہولت دیتے ہیں''[1]

# مسائل کو بھول جاؤ، اپنے مشاغل میں لگ جاؤ

فلاح و فوز بڑھ بڑھ کر قدم چومے ہے بس اس کا
کرے جو غیر سے ہٹ کر فقط اللہ پر تکیہ

جب تم اپنی مشکلات کے علاج کے سلسلے میں وہ سب کچھ کر چکیں جو کرنا چاہیے تو تم اپنے کسی محبوب مشغلے میں لگ جاؤ، کتابوں کا مطالعہ یا کوئی دوسرا کام۔ بہر حال تم اپنے آپ کو بے حد مصروف رکھو کیونکہ یہ مصروفیت تمہاری پریشانی کی جگہ لے لے گی۔

﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ﴾

''اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں رکھے۔''[2]

اور جان لو کہ پریشانی ایک مرض (طفل) ہے۔ والدین (ماں باپ) بچے کو جو مناسب دوا دیتے ہیں پھر بقیہ اوقات میں وہ اپنے کسی مفید کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

انسان کے لیے یہی بہتر ہے کہ جب اسے موجودہ پریشانی کا سامنا ہو تو ماضی کی کسی بڑی پریشانی کو یاد کر لے۔ جب تم غور کرو گی کہ تم ماضی میں اس طرح کی پریشانیوں کا سامنا کر چکی ہو، خاص کر کوئی بہت ہی بڑا مسئلہ جو موجودہ مسئلہ سے زیادہ اہم اور زیادہ خطرناک تھا۔ یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس مسئلہ کو حل کرا دیا۔ اسے یاد کرنے کے نتیجہ میں تمہارے چہرے پر ایک مسکراہٹ اور دل میں اطمینان کا احساس ہوگا۔ انسان جب اس طرح ماضی کی مشکلات کو یاد کرتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ آج کی مشکلات تو ماضی کی مشکلات کی طرح نہیں ہیں جنہیں اس نے اللہ کے اذن سے حل کر لیا تھا تو موجودہ مشکلات بھی ان شاء اللہ اسی طرح حل

[1] الاعلیٰ: 8/87۔ [2] الاحزاب: 4/33۔

ہو جائیں گی اور گزر جائیں گی۔

انسان کو چاہیے کہ اپنے مسائل کا ایجابی پہلو تلاش کرے اور یہ یقینی ہے کہ مثبت کے مقابلے میں عام طور پر منفی سوچ بہت زیادہ اور سخت ہوتی ہے۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ نے اس موقع کے لیے بڑی حکیمانہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ کہتے ہیں:

''جو کوئی کسی بلا میں گرفتار ہو تو اس سے بھی بدتر صورت حال کے بارے میں تصور کرے اور اس ابتلا پر ملنے والے اجر و ثواب پر غور کرے۔ پھر یہ بھی دیکھے کہ دنیا میں بہت سے لوگ ہیں جو اس سے زیادہ بڑی مصیبت میں مبتلا ہیں جن کے مقابلے میں اس کی مصیبت کچھ بھی نہیں ہے۔ تب وہ اس حقیقت کا اعتراف کرے گا کہ اس کی مصیبت ہیچ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہے کہ اس کی مصیبت زیادہ بڑی مصیبت نہیں ہے۔ یہ انداز فکر اس کو احساس غم سے نجات دلا دے گا۔ اگر انسان اس طرح کی ابتلا اور آزمائش میں نہ ڈالے جائیں تو وہ راحت و آرام کی قدر و قیمت کو محسوس ہی نہ کریں۔''[1]

''میں اس بات پر کبھی نادم نہیں ہوا جو میں نے کہی نہیں، اپنی کہی ہوئی بات پر اکثر ندامت ہوئی۔''

---

[1] صید الخاطر لابن الجوزی، صفحہ: 84۔

کرنیں ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا﴾

''پروردگار! جب تو ہمیں سیدھے رستے پر لگا چکا ہے تو پھر کہیں ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دیجیو''①

## اہم نکات جو خوشی کا سبب ہیں

کسی ناداں و ابلہ سے مذمت گر سنو میری
تو اس کو کاملیت کی سند سمجھو مرے حق میں

حرص و ہوس دو مہلک بیماریاں ہیں جن کا علاج درج ذیل ہے:

❀ خرچ میں کفایت شعاری اور طرز رہائش میں اعتدال، اس لیے کہ جو اخراجات میں وسعت اختیار کرتا ہے اور قناعت پر قائم نہیں رہ سکتا، وہ لازماً حرص و طمع میں مبتلا ہوگا۔ طرز رہائش میں اعتدال قناعت کی روح ہے، جیسا کہ کہا گیا ہے:

''بہتر تدبیر و انتظام آدھا علم معیشت ہے۔''

❀ مستقبل کے فکر میں زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، تمناؤں کے محل پر نگاہیں مرکوز رکھو۔ اس بات پر ایمان رکھو کہ رزق جو مقدر کر دیا گیا ہے وہ تم تک لازماً پہنچے گا۔

❀ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا وعدہ ہے:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا. وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾

''جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا اور اسے ایسے راستے سے رزق دے گا دھر اس کا گمان بھی نہ جاتا ہو۔''②

① آل عمران: 3/8۔ ② الطلاق: 65/2-3۔

اس حقیقت کو سمجھو کہ قناعت میں استغناء کی عزت ہے اور حرص و طمع میں ذلت و رسوائی ہے۔ ان دونوں سے سبق حاصل کرو۔

❀ انبیاء علیہم السلام اور سلف صالحین کے احوال کو کثرت سے دیکھو۔ ان کی قناعت، تواضع اور سادہ طرز زندگی کو اختیار کرنے کی کوشش کرو۔ دیکھو کہ کس طرح وہ نیک کاموں کی طرف رغبت رکھتے تھے۔ ان کے اسوہ پر نظر ڈالو اور ان کی زندگی کو مشعل راہ بناؤ۔

❀ دنیاوی حیثیت سے جو لوگ تم سے کم تر ہیں ان کو دیکھو۔

> ”عقلمند آدمی دانشمندانہ باتوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ کبھی مایوسی کا شکار نہیں ہوتا اور سوچنا اور کوشش کرنا ترک نہیں کرتا۔“

کرنیں

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾

''یقینا اللہ مدافعت کرتا ہے ان لوگوں کی طرف سے جو ایمان لائے ہیں''[1]

# اللہ کا سہارا تھام لو، چاہے سارے سہارے چھوٹ جائیں

قیادت بے مشقت قوم کی حاصل نہیں ہوتی
یہاں خطرہ ہلاکت کا بھی ہے مالی اضاعت کا

ایمان کے ساتھ عمل صالح کی جزا دنیا میں پاکیزہ زندگی ہے۔ اس سے کوئی بحث نہیں کہ یہ زندگی سامان تعیش، دولت کی فراوانی اور آرام و آسائش سے بھری ہو کیونکہ ایک اچھی زندگی ان چیزوں کے بغیر بھی ہو سکتی ہے۔

لیکن زندگی میں مال و دولت کی فروانی کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں ہیں کہ اگر وہ نہ ہوں تو اچھی زندگی کا تصور نہیں کیا جا سکتا خواہ انسان کے پاس بس ضرورت کی چیزیں ہی ہوں۔ اوران میں سے اہم چیزیں یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس پر اعتماد، انسان کی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت اور اس کی خوشنودی اور اس کی دی ہوئی اچھی صحت، برکت، سر چھپانے کے لیے پرسکون گھر اور قلبی سکون اور محبت کرنے والے مخلص دوست اور عمل صالح کرنے کی توفیق اور روح ضمیر اور زندگی پر اس کے خوشگوار اثرات۔

مال محض ایک ذریعہ ہے اور وہ تھوڑا بھی ہو تو کافی ہے کیونکہ اس سے دل ان چیزوں میں لگا رہے گا جو مال سے کہیں زیادہ اہم اور عظیم ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں خالص اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں۔

''یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ عظیم ہستیاں اپنی ماؤں سے عظمت کے نقوش
وراثت میں حاصل کرتی ہیں۔''

---

[1] الحج: 38/22.

کرنیں

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں..... لا الٰہ الا اللہ''

# اللہ پر ایمان لانے والے سے زیادہ خوش نصیب کوئی اور نہیں

صبر کی عادت بنا تو تلخی ایام میں
اور تو کر مشکلوں کا سامنا مردانہ وار

میں نے بے شمار مالداروں اور جاہ و منصب کے لحاظ سے بڑے لوگوں کی سوانح حیات پڑھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ میں نے ان کی زندگی کا خاتمہ بدبختی کے ساتھ دیکھا ہے۔ ان کا مستقبل لعنت زدہ اور ان کا دنیوی مرتبہ سوائے ذلت و رسوائی کے اور کچھ نہ تھا۔ اب وہ کہاں ہیں؟ اب ان کے خزانے اور دولت کے انبار کہاں ہیں جنہیں وہ جمع کرتے رہے؟ ان کے محلات اور اونچے اونچے مکانات کہاں ہیں جن کو انہوں نے تعمیر کیا تھا؟ تمام چیزیں ختم ہو گئیں۔ ان میں بعض نے خودکشی کر لی، کچھ لوگ مار ڈالے گئے، ان میں کچھ لوگ قید کیے گئے اور بعض گرفتار ہو کر عدالت لے جائے گئے جہاں ان کے جرائم کی پاداش میں ان کو سزائیں سنائی گئیں۔ وہ اپنے زمانے کے انتہائی بدبخت انسان ثابت ہوئے جبکہ انہوں نے سوچا تھا کہ وہ اپنی دولت سے ہر چیز حاصل کر لیں گے..... خوشیاں، حقیقی محبت، صحت اور جوانی..... لیکن آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ دولت سے نہ تو حقیقی محبت حاصل کی جا سکتی ہے اور نہ حقیقی خوشی، نہ تو اس سے حقیقی تندرستی حاصل کی جا سکتی ہے اور نہ جوانی لوٹائی جا سکتی ہے۔ دنیا کی تمام دولت دے کر بھی ایک دل نہیں خرید سکتے اور نہ دل میں محبت کی جوت جگا سکتے ہیں اور نہ خوشی پیدا کر سکتے ہیں۔

اللہ پر ایمان لانے والے سے زیادہ کوئی خوش نصیب نہیں ہے کیونکہ اہل ایمان اپنے رب کی طرف سے نور ہدایت پر ہیں اور وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہیں۔ وہ ایسے کام کرتے ہیں جن کو کرنے کا اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے اور ان باتوں سے اجتناب کرتے ہیں جن کو رب

نے حرام قرار دیا ہے۔ سنو! قرآن پاک ان کے بارے میں کیا بیان کرتا ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

''جو شخص بھی نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔''[1]

''وہ خوش نصیب نہیں ہے جو خوش نصیب ہونا نہیں چاہتا۔''

---

① النحل:97/16.

کرنیں

''جو کچھ ہوتا ہے اللہ کی قضا وقدر کے تحت ہوتا ہے''

# طرز زندگی، بغیر فضول خرچی اور سامان تعیش کے بہتر ہے

مصیبت مری جان چاہے بڑی ہو
نہ دائم رہی ہے، نہ دائم رہے گی

ایک مومنہ صالحہ ضرورت کے مطابق ہی کھانا تیار کرتی ہے۔ کھانا اتنا بچ نہیں رہتا کہ اس پر فضول خرچی اور بدسلیقگی کا اطلاق ہو سکے۔ اس معاملہ میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اسوہ نہایت مثالی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر جو کی روٹی بھی تھوڑی یا زیادہ نہیں بچا کرتی تھی۔''①

ایک دوسری روایت میں ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب خوان اٹھایا جاتا تھا تو اس میں کوئی چیز تھوڑی سی بھی جوٹھی بچی نہیں رہتی تھی۔''②

اسلام نے جن فضول خرچیوں اور سامان تعیش کے استعمال سے منع کیا ہے اس میں کھانے پینے کے لیے چاندی اور سونے کے برتنوں کا استعمال بھی ہے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو کوئی چاندی کے برتنوں میں کھانا کھاتا ہے یا پانی پیتا ہے وہ اپنے پیٹ کے لیے جہنم کی آگ نگلتا ہے۔''③

اور مسلم شریف کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

---

① المعجم الاوسط للطبرانی: 1567، قال الشیخ الالبانی: صحیح لغیرہ، (صحیح الترغیب: 3269)۔

② المعجم الاوسط للطبرانی: 891، قال الشیخ الالبانی: صحیح لغیرہ، (صحیح الترغیب: 3269)۔

③ صحیح البخاری، کتاب الاشربۃ، باب آنیۃ الفضۃ، حدیث: 5634، صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب تحریم استعمال اوانی الذھب والفضۃ، حدیث: 2065، سنن ابن ماجہ: 3413، السنن الکبری للنسائی: 6843۔

''جوکوئی چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا کھاتا ہے یا پانی پیتا ہے وہ اپنے پیٹ کے لیے جہنم کے انگارے نگلتا ہے۔''①

حق تو ہے کہ اسلام نے جو ان چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اس میں بڑی حکمت ہے۔ کیونکہ یہ امور فضولیات میں سے ہیں اور امیروں کے چونچلے ہیں جو وہ اپنی امارت ظاہر کرنے کے لیے دکھاتے ہیں۔ اسلام چاہتا ہے کہ اس کے ماننے والے ہمیشہ تواضع اختیار کریں اور دولت کی نمائش نہ کریں۔ یہی وجہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ فرمایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''خبردار! عیش وعشرت کی زندگی سے پرہیز کرنا۔ اللہ کے بندے عیش وعشرت کی زندگی نہیں پسند کرتے۔''②

''جب تم اپنی کم نصیبیوں پر غور کرو گی تو کبھی خوش نہ رہ پاؤ گی۔''

---

① صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب تحریم استعمال اوانی الذهب والفضة، حدیث:2065/2، مصنف ابن ابی شیبة:103/5، السنن الکبری للنسائی:6852۔ ② مسند احمد: 5/243-244، مسند الشامیین للطبرانی: 1395، حلیة الاولیاء:155/5، قال الشیخ الالبانی: حسن (الصحیحة:353)۔

کرنیں

''خود کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھو''

# نیک اعمال شرح صدر کا باعث ہیں

ٹوٹ جائے آس جب، مسدود ہوں سب راستے
غم کی پھر بھی بات کیا حامی ہمارا ہے خدا

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''ایک مسکین عورت اپنی دو بچیوں کے ساتھ آئی۔ میں نے ان تینوں کو ایک ایک کھجور کھانے کے لیے دی۔ جب عورت اپنے حصہ کی کھجور کھانے کے لیے منہ کے پاس لے گئی تو بچیوں نے اسے بھی مانگ لیا۔ اس عورت نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کیے جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی اسے ان دونوں بچیوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اس کی یہ بات مجھے بڑی اچھی لگی اور میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جنت کو اس کے لیے واجب کر دیا اور جہنم کی آگ سے اس کو نجات دے دی۔''[1]

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حال سنیے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا اس خرچہ کے بارے میں جو وہ اپنے بیٹے پر کرتی تھیں۔ انہوں نے پوچھا:

''کیا مجھے اس پر اجر ملے گا جو میں ابوسلمہ کے بیٹوں پر خرچ کرتی ہوں۔ میں ان کو نظر انداز نہیں کرتی کیونکہ وہ میرے ہی بچے ہیں۔''[2]

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب دینے سے پہلے ہی ان بچوں کے

---

① صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الاحسان الی البنات، حدیث: 2630، مسند احمد: 69/6، شعب الایمان للبیهقی: 11020۔ ② صحیح البخاری، کتاب النفقات، باب (وعلی الوارث مثل ذلک) حدیث: 5369، صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة والصدقة علی العیال، حدیث: 1001، سنن ابن ماجه: 1835، مسند احمد: 292/6۔

ساتھ حسن سلوک کا یہ رویہ اختیار کر رکھا تھا۔ اثبات میں جواب ملنے سے قبل ہی ان کی فطرت سلیم نے صحیح جواب دے دیا تھا۔

اسلام نیک اعمال پر ابھارتا ہے۔ عمل خیر، صلہ رحمی، نرمی اور مہربانی پر زور دیتا ہے۔ رحمت ومحبت کی تخم ریزی پورے معاشرے میں کرتا ہے تا کہ آنے والی نسل کی پرورش و پرداخت بہتر طور پر ہو اور وہ معاشرے میں صالحین اور ابرار بن کر اٹھیں۔

''نیک بخت بنو، نیک بختی ہی خوش بختی ہے۔''

کرنیں

''عورت ایک خوشبودار پھول ہے اور خوش الحان بلبل''

## ہر مصیبت سے اللہ ہی بچاتا ہے

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے
محمد علی جوہرؔ

طیارہ فضاء میں اپنی انتہائی بلندیوں پر زمین و آسمان کے درمیان معلق تھا۔ اس وقت ہوائی جہاز کے آلات یہ ظاہر کر رہے تھے کہ جہاز میں کوئی خرابی پیدا ہوگئی ہے۔ ہوائی جہاز کے کپتان، سارے عملے اور مسافروں پر خوف و دہشت طاری ہوگئی، لوگ رونے لگے، عورتیں چلانے لگیں، بچے خوف زدہ ہو گئے۔ خوف و دہشت کے مارے لوگوں کا برا حال تھا۔ ایسے حالات میں لوگ اللہ رب العزت کو گریہ وزاری کے ساتھ پکارنے لگے ''یا اللہ، یا اللہ، یا اللہ'' اللہ تبارک وتعالیٰ کا کرم ہوا، اس کی رحمت نازل ہوئی اور اس کی مہربانی ہوئی۔ مصیبت ٹل گئی، لوگ پرسکون ہو گئے، ان کے دل مطمئن ہو گئے، اور جہاز بحفاظت زمین پر اتر گیا۔

بچے کی ولادت کا مرحلہ تھا، عورت درد زہ میں مبتلا تھی، موت وحیات کی کشمکش میں تھی، قریب تھا کہ جان نکل جائے، ہلاکت قریب تھی۔ ماں نے اللہ کی طرف رجوع کیا جو تمام پریشانیوں کو دور کرنے والا اور تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے۔ اس نے پکارا: ''یا اللہ، یا اللہ، یا اللہ۔'' دفعتاً اس کی مصیبت ٹل گئی اور بچہ سلامتی کے ساتھ دنیا میں وارد ہوگیا۔

ایک سائنس داں ایک اہم مسئلہ میں الجھا ہوا تھا۔ وہ مسئلہ کے صحیح حل کی تلاش میں سرگرداں تھا لیکن کسی طرح مسئلہ حل ہونے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔ اس نے نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ کو پکارا: یا اللہ، یا اللہ، یا اللہ، اے معلم! جس نے ابراہیم علیہ السلام کو سکھایا، اے فہم و فراست کے مالک جس نے سلیمان علیہ السلام کو عقل وفہم عطا کی: اے اللہ! جبریل، میکائیل اور

میکائیل کے رب، زمین و آسمان کے خالق، عالم الغیب والشہادۃ، تو ہی اپنے بندوں کے درمیان صحیح فیصلہ کرنے والا ہے جب ان میں اختلافات رونما ہوں۔ اپنے اذن سے تو مجھے حق کی طرف رہنمائی فرما جب ان میں اختلافات رونما ہوں۔ بے شک تو جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرمایا ہے۔ ...[1] تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مسئلہ حل ہو گیا...... پاک ہے اس کی ذات اور کیا ہی رحیم ہے اس کی شخصیت۔[2]

"خوش نصیب وہ انسان ہے جو بہت بڑی تعداد میں لوگوں کو خوشیوں سے ہمکنار کرتا ہے۔"

---

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل، حدیث: 770، سنن ابی داود: 767، سنن الترمذی: 3420، سنن ابن ماجہ: 1357۔

② اسی طرح کا ملتا جلتا واقعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی سوانح حیات میں سیرت نگاروں نے رقم کیا ہے۔ الغرض امام ابن تیمیہ خود فرماتے ہیں: "جب میں کسی مسئلہ میں اختلاف پاتا ہوں تو اس کے متعلقہ بیسیوں کتابیں اور تفاسیر دیکھتا ہوں، پھر بھی میرے دل کو یقین و اطمینان نہیں ہوتا تو باہر صحرا کی طرف نکل جاتا ہوں، وضو کرتا ہوں، دو رکعت نماز پڑھتا ہوں، اور پہلو کے بل زمین پر لیٹ کر اور اپنے رخسار مٹی کے ساتھ ملتا ہوں اور دعا کرتا ہوں: يَا مُعَلِّمَ إِبْرَاهِيمَ عَلِّمْنِي تب رجوع و انابت الی اللہ کرتا اور دلائل کی روشنی میں میرا کسی ایک قوی دلیل کے ساتھ ٹھہر جاتا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی رہنمائی کرنے والے ہیں۔" (حافظ تنویر الاسلام)

کرنیں

''عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو''

## غفلت شعار مت بن

محصورِ حوادث ہو کر بھی جی ہار نہیں، پُر عزم ہے تو
امید کی کرنیں پھوٹیں گی، یہ غم کی گھٹا چھٹ جائے گی

غفلت شعاری سے بچو! یہ غفلت شعاری کیا ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر سے غافل رہنا، ترک صلوٰۃ، قرآن سے منہ موڑنا، مفید دروس اور خطبات کی محفلوں میں حاضری سے کترانا، یہ سب غفلت کے اسباب ہیں۔ اس کے بعد تو پھر دل سخت ہوجاتے ہیں، ان پر مہر لگ جاتی ہے۔ نیک و بد کی پہچان ختم ہوجاتی ہے اور اللہ کے دین کے فہم سے انسان محروم ہوجاتا ہے۔ ایسا انسان سخت دل، غم زدہ، ذہنی انتشار کا شکار اور نامراد ہوکر رہ جاتا ہے۔ یہ تو دنیا میں غفلت کے نتائج ہیں، آخرت میں کیا حال ہوگا؟

اس لیے تمہیں غفلت کے ان اسباب سے پرہیز لازم ہے جن کا اوپر ذکر ہوا۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھو، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھتی رہو، تسبیح وتہلیل اور توبہ واستغفار کو جاری رکھو اور اپنے پیارے نبی سیدنا محمد ﷺ پر درود وسلام پڑھتی رہو۔ ہر آن اور ہر وقت، حالت قیام میں بھی، جلوس کی حالت میں بھی، لیٹے لیٹے کروٹ لیتے ہوئے بھی۔ تب تمہارا دل خوشی اور اطمینان سے بھر جائے گا۔ اللہ رب العزت، رحمن ورحیم کے ذکر کے اثرات ایسے ہی ہوتے ہیں۔

﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾

''خبردار رہو! اللہ کی یاد ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوا کرتا ہے۔''[1]

''اس کا انتظار نہ کرو کہ تم کو خوشی ملے۔ مسکراؤ اور مسکراتی رہو تاکہ خوشی تمہاری طرف متوجہ ہو۔''

---

① الرعد: 28/13.

کرنیں

''خوش بختی کی توقع رکھو اور بد بختی کی توقع نہ رکھو۔''

## زندگی زندہ دلی کا نام ہے

کٹیا کو بنا لے کوٹھا تو، خس خانہ کو اپنے زینت دے
ہے قصرِ معلّٰی سے بڑھ کر مٹی کا گھروندا یہ تیرا

پریشانی کے عالم میں بھی جب تم مسکراتی ہو تو تم مصیبتوں کے احساس کو کم کر دیتی ہو اور پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کا دروازہ اپنے اوپر کھول لیتی ہو۔ مسکرانے سے مت ہچکچاؤ، اس لیے کہ تمہارے اندر ایک طاقت ہے جو مسکراہٹوں سے بھری ہے۔ مسکراہٹوں کو دبانے کی کوشش نہ کرو، اس لیے کہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم خود کو رنج و الم اور تکلیف و آزار سے مار ڈالنا چاہتی ہو اور اندر ہی اندر گھٹ گھٹ کر مرنا چاہتی ہو۔ مسکراہٹ تمہارے لیے نقصان دہ نہیں ہوسکتی۔ اس وقت بھی نہیں جب دوسروں سے دل کی گہرائیوں کے ساتھ انتہائی سنجیدہ مسئلہ پر گفتگو کر رہی ہوتی ہو۔ ہاں اس وقت کتنا عجیب سماں ہوتا ہے جب ہمارے لب مسکراہٹ کی زبان میں ہم کلام ہوتے ہیں۔

ایک مغربی دانشور اسٹیفن جزال کہتا ہے:

''مسکرانا ایک سماجی فریضہ ہے۔''

ان کی یہ بات صحیح ہے۔ اس لیے کہ جب تم سماج میں لوگوں سے ملنا جلنا رکھو گی تو تمہارے لیے لازم ہے کہ تم لوگوں سے خندہ پیشانی اور حسن اخلاق کے ساتھ ملو۔ تمہیں اس بات کا ادراک ہونا چاہیے کہ سماجی زندگی گزارنے کے لیے ایک خاص مہارت کی ضرورت ہے اور اس میں تم کو ماہر ہونا چاہیے۔ ان انسانی مہارتوں میں سے ایک خندہ پیشانی سے ملنا بھی ہے۔ یہ اجتماعی اقدار میں سے ایک ہے اور یہ ہر معاشرے میں قدر مشترک ہے۔

جب تم مسکراتی ہوتو زندگی کے حسن کو دوبالا کردیتی ہو اور لوگوں کے دلوں میں امید کی شمع روشن کرتی ہو۔ ان کو خوش خبری اور مژدۂ جاں فزا سناتی ہو اور زندگی سے ان کی توقعات اور احسن توقعات کے پورے ہونے کا یقین دلاتی ہو۔ لیکن اگر تم ایک ایسے چہرے کے ساتھ لوگوں سے، جس پر رحم دلی کے کوئی آثار نظر نہیں آتے، ملتی ہوتو اس منظر سے تم ان کو آزردہ کردیتی ہو اور ان کی طبیعتوں کو مکدر کردیتی ہو۔ سوچو اور فیصلہ کرو، کیا تم اس کو گوارا کرسکتی ہو کہ تمہاری ذات دوسروں کی زندگی میں مایوسی اور پژمردگی پیدا کرنے کا سبب بن جائے؟

"عظمت صرف ان لوگوں کو ملتی ہے جو اس کا خواب دیکھتے ہیں۔"

# خاتمۂ کلام

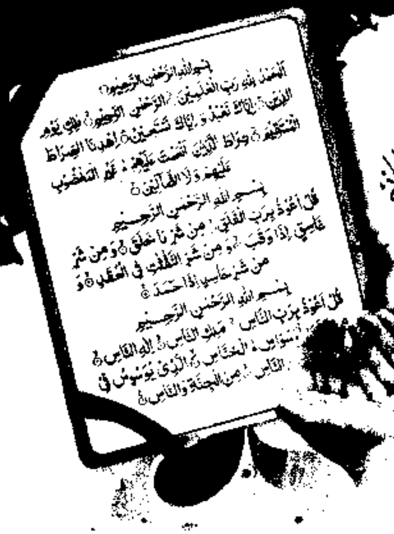
اور اب اے میری عظیم بہن:
جب کہ تم یہ کتاب پڑھ چکی ہوتو......
حزن وملال کو الوداع کہہ دو......
رنج و الم کی دنیا سے ہجرت کر جاؤ، تکلیف و مصیبت کے مقام سے جدائی اختیار کرو اور ناامیدی اور مایوسی کے خیمے سے رحلت کر جاؤ......
ایمان ویقین کے محراب کے نیچے آ جاؤ اور کعبۂ حب اللہ اور رضا بالقضائے الٰہی کی طرف پلٹ آؤ اور نئی لیکن خوشیوں بھری زندگی کا آغاز کرو......
ایک نئے عہد کو شروع کرو جو بے حد خوبصوت ہے اور ایک نئی زندگی جو تردد، قلق اور پریشانیوں سے خالی ہو......
رنج وملال، برائی اور نحوست اور تفکرات سے پاک ہو......
آؤ ادھر آؤ کہ ایمان کا منادی تمہیں پکار رہا ہے، امیدوں اور تمناؤں کی بلند چوٹی سے راضی برضا کی وادی میں بلا رہا ہے......
تا کہ تم کو یہ مژدۂ جاں فزا سنائے:

''تم! دنیا کی سب سے خوش نصیب عورت ہو!!!''

ہر مرض کا

# دعا اور دم سے علاج

قرآن و حدیث کی روشنی میں




تالیف

فضیلۃ الشیخ سعید بن علی بن وہف القحطانی

ترجمہ

فضیلۃ الشیخ ابو المکرم عبدالجلیل


دار الابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان

فون: 0300-4453358

# غم نہ کریں

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا

یہ کتاب ذہن وفکر کی تربیت' انسانی نفسیات کو بالیدہ اور انسانی شعور کو بیدار کرتی ہے۔اس کے موضوعات میں اسلامیات' نفسیات' سماجیات' نفس انسانی اور مداوائے غم وغیرہ سبھی کچھ ہے۔ آسان' رواں' شگفتہ اور دل نشیں اسلوب میں قاری کے سامنے وہ مباحث پیش کرتی ہے جن سے اس کے ذہن کو جلا ملے' رنج وغم دور ہوں' حزن وملال کے بادل چھٹیں' ماضی کی یاد میں کھوئے رہنے سے نجات ملے اور انسان مستقبل کی تعمیر کیلئے تازہ دم ہو جائے۔ تلخیوں کو فراموش کر کے مسائل ومشکلات کا سامنا خندہ پیشانی سے کر سکے۔

یہ کتاب بتاتی ہے کہ دنیا کی زندگی اصل اور دیرپا نہیں ہے بلکہ یہ چند روزہ ہے۔قرآنی آیات' احادیث شریفہ' واقعاتِ عالم اور احوالِ سلف کے ذریعہ دنیا کی بے ثباتی واضح کرنے کے ساتھ ساتھ بتاتی ہے کہ یہ چند روزہ زندگی انسان کو ہنس کھیل کے گزارنی چاہئے نہ کہ رنج وغم اور تفکرات کے سائے میں۔ یہ تقدیر پر ایمان کے ساتھ اپنی تقدیر آپ بنانے' کامیاب وبامراد زندگی جینے کے ڈھنگ اور توکل کی حقیقت بتاتی ہے۔''توکل' نکمے پن' بے عملی اور بے کاری کا نام نہیں بلکہ انسان کے اللہ پر کامل توکل اور دعا ومناجات کے ساتھ ساتھ اللہ کریم کے پیدا کردہ وسائل' امکانات' مواقع اور صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا کر عمل کی دنیا میں سرگرم ہونے کا نام ہے۔ دنیا چند روزہ اور آنی جانی ہے، اس لئے آخرت کی جاوداں زندگی کے لئے کام کرے۔ یہ کتاب اچھی عادتوں کو اختیار کرنے کی دعوت دیتی ہے۔اس میں کثرت سے قرآنی آیات' احادیث نبوی ﷺ' آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور اقوال ائمہ وبزرگان دین نیز حکماء ودانشوروں کے خیالات وافکار نقل کئے گئے ہیں۔مگر اس میں صدق بیانی کا پورا خیال رکھا گیا ہے اور تاریخ کے غیر ثابت شدہ قصوں' متصوفین کے تذکروں اور من گھڑت داستانوں سے احتراز کیا گیا ہے۔ یہ کتاب خوش نما رنگوں کی ایک حسین قوس قزح' گلہائے رنگا رنگ کا ایک حسین گلدستہ' ایک خوبصورت مرقع اور ایک دل کش انتخاب ہے۔

دَارُالْاِبْلَاغ
کتاب وسُنّت کی اشاعت کا مثالی ادارہ
دارالابلاغ
DARULIBLAGH

# مثالی مسلمان عورت




❀ ایک عورت ایک مثالی مسلمان عورت کیسے بن سکتی ہے؟ کہ ہر جگہ اس کی راہوں میں آنکھیں بچھائی جائیں، اس کی بات مان کر خوشی محسوس کی جائے۔

❀ ایک مثالی عورت اپنے رب کو کیسے مناتی ہے؟ کہ ہر دکھ و تکلیف سے اس کی مدد پا کر نجات پا جائے۔

❀ مثالی مسلمان عورت اپنی ذات کو دوسروں کے سامنے کس طرح پیش کرتی ہے؟ کہ اس کے عزت و وقار میں اضافہ ہی اضافہ ہو۔

❀ مثالی عورت اپنے والدین سے کس طرح کا سلوک کرتی ہے؟ کہ لوگ عش عش کر اٹھیں۔

❀ مثالی عورت کا تعلق اپنے خاوند کے ساتھ کیسا ہوتا ہے؟ جو اس کی دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ضامن ٹھہرے۔

❀ مثالی عورت اپنی اولاد کے ساتھ کس طرح کا برتاؤ کرتی ہے؟ کہ جو بڑھاپے میں اس کے لیے سکون کا جھونکا ثابت ہو۔

❀ مثالی عورت کا تعلق اپنی بیٹی اور داماد کے ساتھ کیسا ہوتا ہے؟ کہ جس سے گھر رشک چمن بن کر مہک اٹھے۔

❀ مثالی عورت کا تعلق اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے ساتھ کیسا ہوتا ہے؟ جو خاندان بھر میں اس کو سر بلند کر دے۔

❀ مثالی عورت کا تعلق اپنے قرب و جوار میں محلے داروں اور پڑوسیوں کے ساتھ کیسا ہوتا ہے؟ کہ جو پڑوس سے ہی اس کے مددگار و غمگسار پیدا کرنے کا باعث بنے۔

❀ مثالی عورت کا تعلق اپنی سہیلیوں اور بہنوں کے ساتھ کیسا ہوتا ہے؟ کہ جو اس کے متعلق ہر سو نیک نامی کی خوشبو بانٹتی پھریں۔

❀ مثالی عورت کا تعلق و رابطہ اپنے معاشرے کے ساتھ کیسا ہوتا ہے؟ کہ جس کی بنا پر وہ اس کی آئیڈیل و رہنما اور قابل تعظیم ہستی بن جائے۔

اگر آپ یہ سب کچھ جاننا چاہتی ہیں!!
اگر آپ بھی معاشرے کی مثالی خاتون بننا چاہتی ہیں کہ جس کی ہر جگہ عزت ہو، اگر آپ چاہتی ہیں کہ لوگ آپ کو اپنا آئیڈیل بنائیں۔ یوں آپ دنیا میں بھی کامیاب و کامران ہوں اور آخرت میں جنتوں کی وارث بن سکیں تو آج ہی اس کتاب "مثالی مسلمان عورت" کا مطالعہ خود بھی کریں، اپنی بچیوں، بہنوں اور سہیلیوں کو بھی کروائیں۔
یقیناً آپ دنیا و آخرت میں آئیڈیل بن جائیں گی۔ ان شاء اللہ

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان
فون: 0300-4453358 042-7361428

## پُرسکون زندگی اور کامیاب آخرت کی متلاشی بہنیں اسے ضرور پڑھیں

یہ کتاب ڈاکٹر عائض القرنی کی مشہور عربی کتاب، **اسعد المرأة فی العالم**، کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ کتاب قرآن وحدیث کی روشنی میں عورت کو دنیا کی سب سے خوش نصیب عورت بننے کے گن اور گر سکھاتی ہے۔ اسلام، مرد وعورت دونوں کو ایسی راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے جس پر چل کر وہ دنیا وآخرت میں خوشی وسلامتی کے ساتھ زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

اس کتاب میں مصنف نے عورتوں سے خطاب کیا ہے اور بتایا ہے کہ کیسے دین اسلام کی تعلیمات پر عمل کر کے ایک عورت خوش وخرم رہ سکتی ہے اور اسی طرح اس عورت کے گھر کے لوگ بھی ان شاء اللہ۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ کیسے عورت اپنے منفی پہلوؤں سے ابھر کر مثبت پہلوؤں کو اجاگر کر سکتی ہے بفضل اللہ۔

انسان کے سوچ اور جذبات کی بگاڑ کئی مصائب و پریشانیوں کو دعوت دیتی ہے۔ اس کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں عورت کی سوچ کی اصلاح کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کے جذبات کو ایک صحیح سمت دکھائی گئی ہے۔

میری گزارش ہے کہ اس عظیم الشان کتاب کو ہر مدرسہ، اکیڈمی، کالج یونیورسٹی اور کسی بھی طرح تعلیمی میدان میں سرگرداں ہر ادارہ میں بطور نصاب شامل کیا جائے ......آپ دیکھیں گے کہ دنوں میں حیرت انگیز مثبت تعمیری اور سکون و راحت بخش اثرات ونتائج برآمد ہوں گے۔ ان شاء اللہ

محمد طاہر نقاش


دارُالابلاغ

دارالابلاغ DARULIBLAGH

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

NoonPrinters +92-321-4167895, 4503606